تذکرہ خواتین صوفیاء

مصنف

ابوعبدالرحمان السلمی

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاوری

297.69
ا 1575 ت
160208

Marfat.com

تذکرہ خواتین صوفیہ

ابو عبد الرحمٰن السلمی

ترجمہ و تحقیق

مفتی محمد مشتاق تجاروی

ملک اینڈ کمپنی

Marfat.com

297.64
C-15759
140208

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	تذکرہ خواتین صوفیہ
مصنف:	ابوعبدالرحمٰن السلمی
ترجمہ و تحقیق:	مفتی محمد مشتاق تجاروی
اہتمام:	ملک غلام قادر
مینیجر:	ملک اسد علی قاسمی
مطبع:	گنج شکر پرنٹرز
سن اشاعت:	2017
قیمت:	300 روپے

ملک اینڈ کمپنی

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 54000

042 -37248209 -03214021415

Marfat.com

انتساب

نانی مرحومہ محترمہ ’مہکی‘

کے نام

شمع نظر، خیال کے انجم، جگر کے پھول
جتنے چراغ ہیں تری محفل سے آئے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

فہرستِ مضامین

○	تقدیم: پروفیسر اختر الواسع	۹
○	مقدمہ: مفتی محمد مشتاق تجاروی	۱۱
○	صاحب کتاب	۱۵
○	کتاب پر ایک نظر	۲۹
۱	رَابِعَة اَلْعَدَوِیَّةؒ	۴۳
۲	لُبَابَة المُتَعَبِّدَةؒ	۴۹
۳	مَرْیَمُ البَصرِیَّةؒ	۵۰
۴	مُؤمِنَة بِنتِ بَهلُولؒ	۵۲
۵	مُعَاذَة بِنتِ عَبدُالله العَدَوِیَّة	۵۳
۶	شَبکَةالبَصرِیَةؒ	۵۵
۷	نُسَیَةبِنتِ سَلْمانؒ	۵۶
۸	رَیحَانَة اَلوَالِهةؒ	۵۷
۹	غُفَیرَة العَابِدَةؒ	۵۸
۱۰	عَافِیَةَالمُشتَاقَة	۶۰
۱۱	اُمّ عَبدُالله	۶۱
۱۲	اُنیسَة بنت عَمرو العَدویّةؒ	۶۲
۱۳	اُمُّ الاَسوَدؒ	۶۳
۱۴	شَعوَانةؒ	۶۴

Marfat.com

۱۵	سَعِیدَہ بِنتِ زَیدؒ	۶۵
۱۶	عَثَامَہ بِنتِ بِلَال بِن اَبی الدَّرْداءؒ	۶۶
۱۷	اُمُّ سَعِیدبِنتِ عَلقَمَہ النَخعیّةؒ	۶۸
۱۸	کُرْدِیَة بِنتِ عَمروؒ	۶۹
۱۹	اُمّ طَلقؒ	۷۰
۲۰	حَسنَابِنتِ فِیرُوزؒ	۷۱
۲۱	حَفصَة بِنتِ سِیرِینؒ	۷۲
۲۲	لُبَابَة العَابِدَةؒ	۷۴
۲۳	حُکَیمَةالدِمَشقِیَّةؒ	۷۵
۲۴	رَابعہ الاَزْدِیةؒ	۷۷
۲۵	عَجُرَدَة العَمِیَّةؒ	۷۸
۲۶	اُمّ سَالِم الرَّاسِبِیّةؒ	۷۹
۲۷	عُبَیدَة بِنتِ اَبی کِلَابؒ	۸۰
۲۸	هِند بِنت مُهَلّبؒ	۸۱
۲۹	رَابِعَة بِنتِ اِسمَاعِیلؒ	۸۲
۳۰	فَاطِمَہ نِیشَاپُورِیّةؒ	۸۴
۳۱	اُمّ هَارُون الدِمَشقِیّةؒ	۸۷
۳۲	بَحرِیّةؒ	۸۸
۳۳	فَاطِمَة اَلبرِدَعِیَّةؒ	۸۹
۳۴	عَائِشَة اَلدِینُورِیَّةؒ	۹۰
۳۵	اَمَةُ الحَمِید بِنتِ القَاسِمؒ	۹۱
۳۶	عَائِشَةؒ	۹۲
۳۷	فَاطِمَة (زَیتُونَةؒ)	۹۳

Marfat.com

۳۸	صَفراء الرَّازِيّۃ	۹۵
۳۹	اُنَیسَہ بِنتِ عَمروؒ	۹۶
۴۰	اُمّ الاَسوَد بنتِ زَید العَدوِیَّۃ	۹۷
۴۱	اُمّ عَلِی زَوجَہ اَحمَد بن خَضرَوَیہ البَلخِیؒ	۹۸
۴۲	فَاطِمَۃ بِنتِ عَبدُاللہ المعروفۃ بِجُوَیرِیَّۃ	۱۰۰
۴۳	مؤنِسَۃ الصُوفِیّۃ	۱۰۲
۴۴	فَخرَویۃ بِنتِ عَلِیؒ	۱۰۳
۴۵	فَاطِمَۃ بِنتِ اَحمدالحَجافِیَّۃ	۱۰۵
۴۶	ذَکّارَۃ	۱۰۷
۴۷	عَائِشَۃ بِنتِ اَبی عُثمانؒ	۱۰۹
۴۸	فَاطِمَہ اُمّ الیُمنؒ	۱۱۱
۴۹	عَمرَۃ الفَرغَانِیّۃ	۱۱۳
۵۰،۵۱	زَبُدَۃ اور مُضغَۃ،	۱۱۴
۵۲،۵۳	عَبُدَۃ اور آمِنَۃ	۱۱۶
۵۴	عَائِشَۃ اَلمَروَزِیّۃ	۱۱۷
۵۵	فَاطِمَۃ بِنت اَحمَد بِن ھَانی	۱۱۹
۵۶	اُمّ عَبدُاللہ	۱۲۰
۵۷	حَبِیبَۃ العَدوِیَّۃ	۱۲۱
۵۸	فَاطِمَۃ الدِمَشقِیۃ	۱۲۲
۵۹	فُطَیمَۃ	۱۲۳
۶۰	اَمَۃُاللہِ الجَبَلِیَّۃ	۱۲۴
۶۱	قُسَیمۃ	۱۲۶
۶۲	مَرُھَاء اَلنَصِیبِیَّۃ	۱۲۸

Marfat.com

۶۳	فَاطِمَة بِنتِ اَحمَدؒ	۱۲۹
۶۴	مَیمُونةؒ	۱۳۰
۶۵	اُمّ اَحمَد بِنتِ عَائِشَه بِنتِ اَبی عُثمَانؒ	۱۳۲
۶۶	عَوْنَة النِیشَاپُورِیَّةؒ	۱۳۳
۶۷	اَمَةُ العَزِیزؒ	۱۳۴
۶۸	قُرَیشِیّة النسوِیّةؒ	۱۳۵
۶۹	اُمّ الفَضل الوَهَطِیّةؒ	۱۳۷
۷۰	زِیَادَة بِنتِ الخَطّاب الطّزَرِیَّةؒ	۱۴۰
۷۱	مَلِکَة بِنتِ احمدبن حَیُّوِیة	۱۴۱
۷۲	فَاطِمَة بِنتِ عِمرَانؒ	۱۴۲
۷۳	عَبدُوسَة بِنتِ الحَارِثؒ	۱۴۳
۷۴	اُمّ الحُسَین بِنتِ اَحمَدبن حَمدَانؒ	۱۴۴
۷۵	اُمّ کُلثُومؒ	۱۴۵
۷۶	عَزِیزَة اَلھِروِیةؒ	۱۴۶
۷۷	اُمّ عَلِیؒ	۱۴۷
۷۸	سُرَیرَة اَلشَّرقِیَّةؒ	۱۴۸
۷۹	عُنَیزَة اَلبغدَادِیّةؒ	۱۴۹
۸۰	جُمعَة بِنتِ اَحمَداَلقُرشِیّةؒ	۱۵۰
۸۱	اُمّ الحُسَین اَلوَرّاقةؒ	۱۵۲
۸۲	آمنة اَلمَرجِیّةؒ	۱۵۳
۸۳	فَاطِمَة اَلخَانقَهِیَّةؒ	۱۵۴
۸۴	عَائِشة بِنتِ اَحمَدالطَّوِیل اَلمَروَزِیّةؒ	۱۵۵
○	مراجع ومصادر	۱۵۷
○	اشاریہ	۱۵۹

Marfat.com

تعارف

جس طرح قبولِ حق، فہمِ دین اور اشاعتِ اسلام کے معاملے میں مسلم خواتین مسلم مردوں سے پیچھے نہیں رہی ہیں، اسی طرح علوم وفنون کے میدان میں بھی ان کا حصہ مردوں سے کم نہیں ہے۔ تفسیر، حدیث، سیرت وسوانح، فقہ، تاریخ، ادب، تصوف، غرض علم کی کوئی بھی شاخ ہو، اس میں مسلم خواتین کی عطایا قابلِ قدر ہیں۔ لیکن علوم وفنون کی تاریخ مرتب کی گئی تو بعض اسباب سے ان کی خدمات کو نمایاں نہ کیا جا سکا اور ان کے تذکرے بھی الگ سے مرتب نہ ہو سکے۔ ماضی قریب میں اس پہلو کی جانب محققین و مصنفین کی توجہ ہوئی ہے اور خواتین کی خدمات کو نمایاں کرنے والی بعض کتابیں منظر عام پر آئی ہیں۔

اسلامیات کا ایک اہم میدان 'تصوف' ہے۔ اس کا تعلق علم سے بھی ہے اور عمل سے بھی۔ چودہ سو سالہ تاریخ میں صوفیۂ کرام کی ایک کہکشاں رہی ہے جس نے معرفتِ الٰہی، تزکیہ واحسان اور صفائے قلب کے میدان میں شہرت حاصل کی ہے اور اپنی ذات اور اپنے علم سے کثیر تعداد میں خلقِ خدا کو فیض پہنچایا ہے۔ صوفیہ کے جو تذکرے مرتب کیے گئے ہیں وہ بھی صرف مردوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ خواتین کا تذکرہ یا تو ان میں بالکل نہیں ہے یا اگر ہے تو شاذ ونادر۔ اس معاملے میں صرف ایک استثناء ہے، وہ یہ کہ مشہور صوفی ابوعبد الرحمن السلمی (۳۲۵-۴۱۲ھ) نے آج سے ایک ہزار سال پہلے صوفی خواتین کا تذکرہ مستقل ایک کتاب کی صورت میں کیا تھا۔ ان کی کتاب ذکر النسوة المتعبّدات الصوفیات ڈاکٹر محمود محمد الطناحی کی تحقیق وتشریح کے ساتھ ۱۹۹۳ء میں مکتبہ الخانجی قاہرہ سے طبع ہوئی تھی۔ اللہ جزائے خیر دے برادرِ عزیز ڈاکٹر محمد مشتاق تجاروی کو کہ انھوں نے اردو زبان میں اس کا رواں اور شستہ

Marfat.com

ترجمہ کر دیا ہے۔

ڈاکٹر مشتاق تجاروی اپنی علمی خدمات کی بنا پر اہلِ علم کے حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ انھوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ سے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا ہے اور وہیں سے ڈاکٹریٹ کی ہے۔ کچھ عرصہ علی گڑھ کے علمی ادارے 'سینٹر فار اسٹڈیز آن سائنس' سے وابستہ رہے ہیں اور اس کے ترجمان مجلّہ 'آیات' کی ادارت میں معاونت کی ہے۔ اسلامی اکیڈمی علی گڑھ و دہلی میں بھی کئی برس تدریس کی خدمت انجام دی ہے۔ اب ادھر ایک دہائی سے وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ اسلامک اسٹڈیز میں موقر استاذ ہیں۔

ڈاکٹر تجاروی کا علمی کام اگرچہ اسلامیات کے مختلف میدانوں میں ہے، لیکن تصوف کا وہ خاص ذوق رکھتے ہیں۔ یہ ذوق اگرچہ ان کی فطرت میں ودیعت ہے، لیکن غالباً اس کو جلا ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری مرحوم کی صحبت سے ملی، جن کے ساتھ انھیں کئی برسوں تک کام کرنے کا موقع ملا تھا۔ انھوں نے مرحوم کی انگریزی کتاب Sufism and Shariya کا دو جلدوں میں اردو ترجمہ کیا ہے۔ مشہور صوفی شیخ جنید بغدادی پر ان کی تصنیف کو علمی حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ تصوف اور صوفیہ پر ان کے بہت سے مقالات ملک و بیرون ملک کے مقتدر علمی و تحقیقی مجلات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تصوف کے علمی پہلو پر کام کرنے والوں میں ان کا نام قدر و اعتبار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

زیر نظر اردو ترجمہ کو بھی ان شاء اللہ ڈاکٹر تجاروی کی علمی 'فتوحات' میں شمار کیا جائے گا اور علمی حلقوں میں اور خاص طور پر تصوف سے دل چسپی رکھنے والوں میں اس کی پزیرائی ہوگی۔

۲۳ر رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ
۳۰ر جون ۲۰۰۶ء

محمد رضی الاسلام ندوی
سکریٹری تصنیفی اکیڈمی جماعت اسلامی

Marfat.com

تقدیم

اسلام اور مسلمانوں پر جانے انجانے اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ان کے دائرے میں خواتین کو وہ رول ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا جن کا موقع مردوں کو حاصل ہے، اور نہ ہی عورتوں کو امتیازی تشخص اور شناخت ملتی ہے۔ یہ الزام اس لیے لگایا جاتا ہے کہ لوگوں نے اپنے تعصب یا تن آسانی کے تحت اسلامی تاریخ کے مطالعہ کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ ورنہ عہد نبوی سے لے کر آج تک کون سا ایسا دور ہے جس میں مسلم خواتین نے ہر میدان میں نمایاں کارنامہ انجام نہیں دیا۔ بعثت نبوی سے لے کر حیات نبوی ﷺ کا کون سا مرحلہ ہے جس میں آپؐ نے خواتین کی بصیرت سے بہرہ مند ہونے سے گریز کیا ہو۔ صلح حدیبیہ کی نازک گھڑیوں میں حضرت ام سلمہؓ کی فراست سے تاریخ آج بھی روشن ہے۔ علم حدیث میں حضرت عائشہؓ کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ ان کا تبحر علمی اور رسالت سے رفاقت کا فیضان تھا کہ ایک تہائی شریعت ان سے ملی۔ اسی طرح سیدہ زینب کے عزم وحوصلہ کی گواہی کربلا کے میدان سے دمشق کے دربار تک دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔

علم حدیث کے میدان میں خواتین کی خدمات پر وقیع کام سامنے آچکے ہیں۔ ہمارے عہد میں ڈاکٹر اکرم ندوی نے اس موضوع پر بڑا علمی کام کیا ہے۔ زبان وادب کے میدان میں بھی خواتین نے سخن شناسوں سے جائز طور پر داد تحسین پائی ہے۔ صاحب کتاب الاغانی ابوالفرج اصفہانی نے تو خواتین کا ایک مستقل تذکرہ ہی لکھ ڈالا۔

علم وفضل کے میدانوں کے ساتھ ساتھ عرفان وتصوف کا افق بھی مرد صوفیہ کے ساتھ صوفی خواتین سے روشن ہے۔ شہر بصرہ امام حسن بصریؒ کے ساتھ حضرت رابعہ بصریؒ

Marfat.com

سے اپنی نسبت پر بھی یکساں طور پر فخر کرتا ہے۔ عام طور پر ہمارے یہاں خواتین صوفیہ کے بارے میں برائے نام ہی جانکاری ملتی ہے اور خال خال نام ہیں جن سے ہم واقف ہیں۔ لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہر بڑے صوفی کا شرار تصوف ان کی جلیل القدر ماؤں کے ایمان کی شعلگی کا ہی نتیجہ رہا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ خواتین باضابطہ طور پر عرفان کا لبادہ اور تصوف کی ردا سے بہرہ مند نہیں تھیں۔

مجھے خوشی ہے کہ ابو عبدالرحمٰن السلمی نے صرف خواتین صوفیہ کا جو تذکرہ تقریباً ایک ہزار سال قبل مرتب کیا تھا اور دو دہائی پہلے جس کو مقدمہ اور حواشی کے ساتھ ڈاکٹر محمود محمد الطناحی نے شائع کیا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ میرے دوست اور ہم کار ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی نے کیا جو اس وقت منظر عام پر آرہا ہے۔ اس ایک تذکرہ کے علاوہ ابھی مختلف کتابوں میں ضمناً جن تقویٰ و تقدس کی حامل عصمت و عفت کی پیکر عرفان الٰہی سے مزین صوفی خواتین کے تذکرے بکھرے ہوئے ہیں ان کو بھی یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اردو زبان میں انھوں نے اس اہم رسالہ کا ترجمہ کر کے ہم سب کو عرفان و تصوف کی اس دنیا میں پہنچا دیا ہے جس کی ساری زیب وزیبائش وجود زن سے ہی عبارت ہے اور زندگی کا سوز دروں اس کے ساز کا رہین منت ہے۔

اس رسالہ کا ترجمہ دوسری زبانوں میں بھی ہونا چاہیے اور جہاں جہاں اسلامیات کی تعلیم ہو رہی ہے، یونیورسٹی سے لے کر مدرسوں تک، وہاں وہاں اس کو تصوف کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔

پروفیسر اختر الواسع
کمشنر فار لنگوئسٹک مائنارٹیز

12 اکتوبر 2014

Marfat.com

مقدمہ

تصوف کے تذکرہ نگاروں نے بالعموم مرد صوفیہ کے احوال لکھے ہیں۔خواتین صوفیہ کی طرف ان کی توجہ بہت کم رہی ہے۔اس کے مختلف اسباب ہیں۔ان میں ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ تذکرہ نگاروں کی رسائی درون خانہ تک نہیں ہو پاتی اس لیے صوفی خواتین کے احوال تذکرہ نگاروں کی نظر سے مخفی رہے اور اسی لئے خواتین صوفیہ کے مستقل تذکرے نہیں لکھے گئے، اگر کہیں کسی خاتون صوفی کا تذکرہ مل جاتا ہے تو اس کو مردوں کے تذکرے میں ہی شامل کر لیا جاتا ہے، الگ سے ان کے مستقل تذکرے نہیں لکھے جاتے۔اس موضوع پر دستیاب واحد مستقل تصنیف ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ کی ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات ہے۔پوری اسلامی میراث میں اس کے علاوہ اس موضوع پر کوئی دوسری مستقل کتاب نہیں ملتی۔

زیر نظر کتاب کا اصل عربی متن سب سے پہلے ۱۹۹۳ء میں محمود محمد الطناحی نے حواشی اور مشکل مقامات کی تشریح کے ساتھ شائع کیا۔اس کے بعد مصطفیٰ عبدالقادر عطا نے اس کو طبقات الصوفیہ کے ضمیمہ کے بطور شائع کیا۔ ۱۹۹۹ء میں R.Kia Elaroui Cornell نے اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔اردو زبان اس اہم مرجع سے ابھی تک محروم تھی۔اس کی عربی اشاعت کے کم و بیش بیس سال بعد اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اردو ترجمے میں حتی الامکان الفاظ کی پابندی کے ساتھ با محاورہ ترجمہ کرنے کی

Marfat.com

کوشش کی گئی ہے کہیں کہیں قوسین میں معنی کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ اس کتاب میں مذکور متعدد شخصیات ایسی ہیں جن کا تذکرہ کسی اور مرجع میں موجود نہیں ہے یہی کتاب ان کے بارے میں معلومات کا واحد ذریعہ اور مرجع ہے، اس لیے اس کتاب کی غیر معمولی تاریخی اہمیت ہے۔ اس کتاب میں عالم عرب کے علاوہ مشرق وسطی اور ماوراء النہر کی متعدد خواتین کا بھی تذکرہ شامل ہے، جو مصنف کی دیدہ ریزی اور موضوع پر ان کی وسعت نظر کا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں مذکور جن خواتین کا تذکرہ کسی دوسرے مرجع میں مل سکا، اس کا حوالہ حاشیہ میں دے دیا ہے۔ اصل عربی کتاب میں بعض خواتین کا تذکرہ مکرر آگیا ہے اسے علی حالہ باقی رکھا گیا ہے۔ مصنف نے محدثین کے طریقے کے مطابق روایات کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ترجمے میں وہ اسناد بھی باقی رکھی گئی ہیں تاکہ کتاب کی روایتی اہمیت اردو میں بھی باقی رہے۔ کتاب کا اصل نام ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات ہے اس کا پورا ترجمہ 'صوفی عبادت گزار خواتین کا تذکرہ' ہوتا ہے لیکن ترجمہ کی روانی کی خاطر اس کا نام 'تذکرہ خواتین صوفیہ' کر دیا ہے۔

راقم الحروف نے اس ترجمہ کا انتساب اپنی نانی مہکی صاحبہ کے نام کیا ہے۔ نانی صاحبہ کی شخصیت میں دین سے وابستگی، اوقات کی پابندی، نمازوں کا ذوق، تقوی و طہارت اور ذکر و اذکار جیسا التزام دیکھا، وہ بڑا غیر معمولی تھا۔ اس نے بچپن سے ہی دل میں اسلام اور ایمان کی عظمت کا نقش پیدا کر دیا، جو نقش بقیہ زندگی کے لئے گراں بہا سرمایہ ہے۔ نانی صاحبہ انتہائی مخیر اور فیاض بھی تھیں خاص طور پر تبلیغی جماعتوں کی دعوت اور اصحاب مدارس کی خاطر و مدارات اور امداد و تعاون میں سب سے بڑھ کر حصہ لیتی تھیں، اور نانا مرحوم میانجی احمد خاں کا بھی ان کو پورا تعاون رہتا تھا اللہ تعالی ان دونوں کی قبروں کو نور سے منور فرمائے، اور ان کو جنت الفردوس میں اعلی مقامات سے سرفراز فرمائے۔

ترجمہ کی تکمیل اور ضروری اصلاح کے لیے برادر مکرم ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کا شکر گذار ہوں انہوں نے اس سلسلے میں بڑا تعاون کیا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر غطریف شہباز ندوی

Marfat.com

اور ڈاکٹر تابش مہدی کے تعاون کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر انعام الحق علمی کا خصوصی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے انہوں نے پورے ترجمے کو پڑھا اور مفید مشورے دیے۔ اس موقع پر والدہ محترمہ حنا زاہدہ کی دعاؤں اور اہلیہ شمشاد بیگم کے تعاون کا ذکر نہ کرنا ناسپاسی ہوگی۔ مجھے اپنے تمام علمی کاموں میں اول دن سے ہی ان کا بڑا تعاون حاصل رہا۔ مسودہ کی پروف ریڈنگ اور ضروری کمپوزنگ میں میرے دو چھوٹے بھائیوں مفتی محمد فاروق تجاروی اور مولانا صلاح الدین احمد اور میرے بچوں بشریٰ خانم، ممتاز جہاں، سنبل افشاں اور وارث سہیل خاں کا بھی تعاون رہا۔ کتاب کی اشاعت جو سب کے بعد لیکن سب سے بڑا مرحلہ ہوتا ہے اس کو جناب فراست علی صاحب نے اپنے ذمہ لیا، میں ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب کے لیے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دونوں جہاں کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

مفتی محمد مشتاق تجاروی

اسسٹنٹ پروفیسر

ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ،

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۵

مطابق ۱۴ جولائی ۲۰۱۴

Marfat.com

Marfat.com

صاحب کتاب

ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات کے مصنف کا پورا نام محمد بن الحسین بن محمد بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن السلمی، الازدی تھا۔ نیشا پور کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد قبیلہ بنی ازد سے تھے اور ان کی والدہ کا تعلق بنوسُلیم سے تھا۔ اس زمانے میں نیشا پور کے اندر بنوسلیم انتہائی معزز خاندان مانا جاتا تھا۔ بنوسلیم کے لوگ دولت و سیادت اور علم و فضل ہر اعتبار سے صاحب حیثیت تھے۔ ایک زمانہ میں وہ نیشا پور کے حاکم بھی رہ چکے تھے۔ ابوعبدالرحمٰن کے نانا ابوعمرو اسمٰعیل بن نُجیدؒ بڑے عالم اور صوفی تھے۔ انھوں نے ہی ابوعبدالرحمٰن کی پرورش کی تھی۔ اس لیے باپ کی نسبت الازدی کے مقابلے میں نانا کی نسبت السُلمی سے زیادہ مشہور ہوئے۔

ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ کے والد حسین بن محمد بھی بڑے عالم اور زاہد وصوفی تھے۔ ان کے بارے میں امام حاکمؒ نے تاریخ نیشا پور میں لکھا ہے کہ: قلما ما رائت فی اصحاب المعاملات مثل ابیه[1]۔ (میں نے اصحاب معاملات میں ان کے والد جیسا کوئی دوسرا نہیں دیکھا) علامہ جامیؒ نے اپنی کتاب نفحات الانس میں ان کا مستقل تذکرہ لکھا ہے اور ان کی بڑی تعریف کی ہے[2]۔ راہ سلوک کی تعلیم وتربیت انھوں نے عبداللہ المنازلؒ اور ابوعلی الثقفیؒ کی صحبت میں رہ کر حاصل کی اور متعدد دیگر کبار صوفیہ سے استفادہ کیا۔ ابوبکر شبلیؒ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ تصوف سے لگاؤ کے ساتھ ان کو علمی تصوف سے بھی دلچسپی تھی اور انھوں نے صوفیہ کے احوال سے متعلق کچھ چیزیں بھی تحریر کی تھیں لیکن اب ان کی کسی

Marfat.com

تحریر کا سراغ نہیں ملتا، کہیں کہیں خود ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ ان کے حوالے دیتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی تحریر میں ایسا لکھا دیکھا[3]۔ ان کی وفات ۳۴۸ھ مطابق ۹۵۹ء میں ہوئی۔

ابو عبد الرحمٰن السلمی کی والدہ بھی بڑی صاحب تقویٰ اور فاضلہ خاتون تھیں ان کے والد ابو عمرو اسمٰعیل بن نجیدؒ کی تربیت وصحبت اور صوفی منش شوہر کی رفاقت نے ان کے ذاتی خصائل کی مزید پرورش کی ہوگی۔ ان کے بارے میں تفصیلات کم ملتی ہیں، ان کی ایک نصیحت خود ابو عبد الرحمٰن نے روایت کی ہے، جس سے ان کے ذوق ومزاج کا پتہ چلتا ہے۔ السلمی سے روایت ہے کہ جب شیخ ابو القاسم النصر آبادی نے حج کا ارادہ کیا تو ان کے ساتھ السلمی نے بھی اپنی والدہ سے حج پر جانے کی اجازت مانگی۔ والدہ نے اجازت بھی دی اور یہ نصیحت بھی کی :توجهت الی بیت اللہ فلا یکتبن علیک حافظاک شیئا تستحی منه غداً[4] (تم بیت اللہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہو۔ اس کا دھیان رکھنا کہ فرشتے تمھاری کسی ایسی بات کو نہ لکھنے پائیں، جس کی وجہ سے تم کو کل شرمندہ ہونا پڑے)۔ شیخ فرید الدین عطارؒ نے تذکرۃ الاولیاء میں بھی ضمناً ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے اقوال بھی نقل کیے ہیں جن سے ان کے مزاج ورجحان کا اندازہ ہوتا ہے۔

ولادت

ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ بروز منگل، ۱۰ جمادی الآخر ۳۲۵ھ مطابق ۲۵ اپریل ۹۳۷ء کو نیشا پور میں پیدا ہوئے[5]۔ ان کے والد جن کا اوپر ذکر آیا بہت امیر نہ تھے۔ لیکن بیٹے کی ولادت کی خوشی میں انھوں نے اپنا تمام اثاثہ بیچ کر صدقہ کر دیا[6]۔

ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ کے ایک شاگرد اور جلیل القدر صوفی محمد بن علی الخشابؒ نے اپنے شیخ کی سوانح حیات لکھی تھی۔ وہ کتاب تو ضائع ہوگئی، لیکن امام ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء اور تاریخ الاسلام میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کتابیں سلمی کے

Marfat.com

حالات کے لیے بڑی حد تک مستند مراجع ہیں۔ ذہبی نے عبدالغافر بن اسماعیل الفارسیؒ کی کتاب 'سیاق التاریخ' کو بھی بطور مرجع استعمال کیا ہے۔ اس کتاب میں السلمی کا سنہ ولادت ۳۳۰ھ/۹۴۱ء لکھا ہے۔ لیکن السلمی کے شاگرد محمد بن علی الخشابؒ کی تحریر کردہ تاریخ جو اوپر مذکور ہے وہ زیادہ معتبر ہے چونکہ وہ براہ راست ان کے شاگرد کی بیان کردہ ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی رائے نقل کرنے کے بعد اس کے حق میں دلائل بھی دیے ہیں۔ ذہبی کی ایک دلیل یہ ہے کہ ۳۳۳ھ/۹۴۴ء میں ابوعبدالرحمٰنؒ نے ابوبکر الصبغیؒ سے حدیث لکھنی شروع کی تھی۔[7] اس لیے اس وقت ان کی عمر کم از کم ۷ یا ۸ سال ہوگی جو بالعموم تعلیم کے آغاز کا سن ہوتا ہے، جبکہ عبدالغافر کی بیان کردہ روایت کے اعتبار سے اس وقت ان کی عمر ۳ سال قرار پاتی ہے، ۳ سال کے بچے سے حدیث نقل کرنا متصور نہیں ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ابوعبدالرحمٰن کی ولادت مکی بن عبدان النیشاپوریؒ کی وفات کے ۶ دن بعد ہوئی تھی اور مکی بن عبدان النیشاپوریؒ کا انتقال جیسا کہ خطیب بغدادی نے صراحت سے لکھا ہے، ۴ جمادی الآخر ۳۲۵ مطابق ۱۸ اپریل ۹۳۷ء میں ہوا تھا[8] اس لیے اس کے چھ دن بعد یعنی ۱۰ جمادی الآخر ۳۲۵ مطابق ۲۴ اپریل ۹۳۷ء میں ہی السلمی کی ولادت زیادہ قرین قیاس ہے۔

تعلیم و تربیت

ابوعبدالرحمٰن السلمی کا گھریلو ماحول علمی و دینی تھا۔ چنانچہ بالکل ابتدا میں ہی ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوگیا۔ جب ان کی عمر صرف ۷ یا ۸ سال تھی اس وقت سے انھوں نے نیشاپور کے جید عالم ابوبکر الصبغیؒ کے سامنے زانوے تلمذ تہ کیا[9] اور یہاں سے تعلیم کی تکمیل کے بعد بلاد اسلامیہ کا سفر کیا اور عراق، بغداد، رے، ہمدان، مرو، حجاز وغیرہ کے مشائخ سے حدیث، فقہ اور تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ خطیب بغدادی نے صرف بغداد کے متعدد اسفار کا تذکرہ کیا ہے۔[10]

Marfat.com

اساتذہ

سلمیؒ نے بلاد اسلامیہ کے اپنے علمی سفر میں بے شمار علماء سے استفادہ کیا، خاص طور پر تصوف اور حدیث کے ائمہ سے انھوں نے زیادہ استفادہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سب سے مشہور شخصیت امام دار قطنیؒ کی ہے جو حدیث کے جلیل القدر امام ہیں، ان کی کتاب سنن دار قطنی صحاح ستہ کے بعد حدیث کی سب سے معتبر کتاب مانی جاتی ہے۔ السلمی نے ان سے طویل عرصے تک استفادہ کیا اور ان کی خدمت میں رہ کر جرح وتعدیل رواۃ کے موضوع پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی اس کتاب میں انہوں نے صرف امام دار قطنی کے اقوال جمع کیے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب سوالات وجوابات کی شکل میں ہے، اس لیے اس کا نام ہی 'کتاب السوالات' ہے۔ ان کے دوسرے مشہور استاد ابونصر السراجؒ ہیں جن کی کتابُ اللمع فی التصوف، تصوف کی سب سے پہلی باضابطہ تصنیف مانی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ ابوالقاسم النصر آبادی، احمد بن علی بن شاذان ابن حسنویہؒ، حلیۃ الاولیاء کے مصنف ابونعیم اصفہانیؒ، ابوبکر القفال شاشیؒ، ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الشیبانیؒ اور بہت سے اساتذہ سے انھوں نے اکتساب فیض کیا۔

نورالدین شریبہ نے السلمیؒ کے ۱۲۸ اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے[۱۱] السلمی کی مختلف کتابوں میں جو روایات ہیں، ان میں کم وبیش سو اساتذہ کا تو یقیناً تذکرہ مل جائے گا۔

السلمیؒ نے ابوالقاسم نصر آبادیؒ کے ساتھ بہت وقت گزارا۔ سفر وحضر میں ان کے ساتھ رہے۔ انھوں نے ابوالقاسم کے بارے میں لکھا ہے کہ جب بھی ہم کسی نئے شہر میں پہنچتے تو ابوالقاسم مجھ سے کہتے چلو یہاں کے علماء سے حدیث سنتے ہیں۔[۱۲]

تلامذہ

السلمیؒ کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت ہے ان کے بعض تلامذہ کو تو شہرت لازوال حاصل ہوئی اور وہ اپنے اپنے علم وفن کے میدان میں امام تسلیم کیے گئے۔ ان کے تلامذہ

Marfat.com

میں حدیث کے مشہور امام امام بیہقیؒ بھی ہیں۔ ان کے علاوہ تصوف کے امام امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن القشیریؒ بھی ان کے شاگرد ہیں۔ امام ابوالمعالی جوینی نیشاپوریؒ بھی ان کے شاگرد ہیں۔ تصوف کے جلیل القدر امام شاہ ابوسعید ابوالخیرؒ بھی ان کے شاگرد ہیں۔ المستدرک علی الصحیحین کے مصنف امام حاکمؒ اصلاً تو ان کے ساتھی ہیں، لیکن تاریخ نیشاپور میں انھوں نے السلمی سے روایات لی ہیں، اس لیے ان کو بھی ان کے تلامذہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ نورالدین شریبہ نے اور بھی بعض اصحاب کا تعارف کرایا ہے، جنھوں نے السلمی سے روایات لی ہیں اور اس طرح وہ ان کے حلقہ تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

علمی مقام و مرتبہ

امام ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ تفسیر اور تصوف کے بڑے امام تھے۔ اگرچہ ان کے زمانے میں متداول دیگر علوم پر بھی ان کی اچھی نظر تھی لیکن ان کو زیادہ شہرت انھی دو علوم کی وجہ سے ملی اور ان کی اکثر تصانیف بھی تصوف سے ہی متعلق ہیں۔ ان کے بارے میں ان کے معاصرین اور تلامذہ نے جو کچھ لکھا ہے اور بعد کے علما میں جس طرح ان کے علوم اور ان کی کتابوں کو مقبولیت ملی ہے، اس سے ان کے علمی مقام و مرتبے کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے ایک معاصر اور استاد اور اپنے وقت کے جید عالم ابونعیم اصفہانیؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے:

> ”سلمی ان لوگوں میں سے تھے جن کو تصوف میں کامل درک حاصل تھا، انھوں نے تصوف کو اسلاف اولین کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا۔ ان کے طریقے کا اتباع کیا اور ان کے آثار و کتب سے وابستہ رہے۔ جاہل اور نفس پرست صوفیہ نے تصوف میں جو اضافے کیے ہیں وہ ان سے دور تھے اور ان پر تنقید بھی کرتے تھے۔ اس لیے کہ ان کی نظر میں تصوف کی حقیقت اتباع رسول ﷺ میں مضمر تھی۔“[۱۳]

Marfat.com

خطیب بغدادیؒ نے لکھا ہے:

"ابو عبدالرحمٰن کا مقام و مرتبہ ان کے اہل شہر میں بہت بلند تھا اور صوفیہ کے درمیان ان کی بڑی قدر تھی۔ ساتھ ہی وہ حدیث کے بھی عالم تھے۔ انھوں نے مشائخ حدیث سے روایات جمع کیں اور کتابیں لکھیں۔ نیشاپور میں ان کا ایک دائرہ [خانقاہ] اب بھی موجود ہے جس میں صوفیہ رہتے ہیں، میں خود وہاں گیا تھا اسی دائرہ میں ان کی قبر ہے۔ میں نے قبر کی زیارت بھی کی۔[۱۴]

امام ذہبیؒ نے لکھا ہے:

"سلمی خاص و عام، موافق و مخالف، حکمراں و رعایا، سب کے درمیان اور ان کے اپنے شہر میں اور بلاد اسلامیہ کے ہر شہر میں یکساں مقبول تھے اور اسی حالت میں وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔"[۱۵]

حافظ عبدالغافرؒ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے:

"ابو عبدالرحمٰن اپنے عہد میں طریقہ تصوف کے شیخ تھے۔ ان کو تمام علوم کے حقائق اور طریقہ تصوف کی معرفت حاصل تھی۔ انھوں نے فن تصوف میں بڑی نادر کتابیں لکھیں اور انھوں نے ایسا کتب خانہ تشکیل دیا تھا کہ ان سے قبل کوئی بھی ایسا کتب خانہ تیار نہ کر سکا۔"[۱۶]

السلمیؒ پر اہل علم کی تنقید

السلمیؒ کے بارے میں ان کے بعض معاصرین اور خاص طور پر محدثین نے تنقید بھی کی ہے۔ محمد بن یوسف النیشاپوری القطانؒ کہتے ہیں کہ "ابو عبدالرحمٰنؒ غیر ثقہ ہیں، انھوں نے اصم سے صرف چند باتیں ہی سنی تھیں لیکن امام حاکم کی وفات کے بعد تاریخ یحییٰ بن معین کی مدد سے اصمؒ کی روایات بیان کرنے لگے اور ان کے سوا بھی بہت سی باتیں بیان کرنے لگے اور وہ صوفیہ کے لیے حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔"[۱۷]

Marfat.com

شذرات الذہب میں بھی یہی بات اختصار کے ساتھ آئی ہے۔[۱۸]

امام ذہبیؒ بھی حدیث کے معاملے میں ان کو ضعیف مانتے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اگرچہ امام بیہقیؒ، قاسم بن الفضل الثقفیؒ اور محمد بن یحییٰ المزکیؒ نے ان سے روایات لی ہیں، لیکن حدیث کے معاملے میں وہ ضعیف ہیں۔[۱۹] لیکن امام ذہبیؒ ان کو حدیث گھڑنے کا الزام نہیں دیتے اور انھوں نے اس معاملے میں ان کا دفاع بھی کیا ہے اور محمد بن یوسف القطانؒ کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سلمی نے سوالات دار قطنی لکھی ہے جس میں رواۃ اور مشائخ کے بارے میں ماہرانہ سوالات کیے ہیں۔[۲۰] جہاں تک ان کی کتابوں میں موضوع احادیث کے در آنے کا سوال ہے تو ذہبی نے لکھا ہے کہ السلمی جھوٹی روایات خود بیان نہیں کرتے بلکہ محمد بن عبداللہ الرازی الصوفیؒ وغیرہ کی جو روایات لی ہیں ان میں موضوع روایات بھی آ گئی ہیں۔[۲۱]

السلمی پر دوسری تنقید ان کی تفسیر کے حوالے سے کی گئی ہے۔ ذہبی نے حدیث کے معاملے میں یک گونہ ان کی حمایت کی ہے۔ لیکن تفسیر کے سلسلے میں لکھا ہے کہ اس میں کوئی بات درست نہیں ہے اور بعض ائمہ نے اس کو زندقہ کہا ہے۔ امام ابوالحسن الواحدیؒ جو خود بھی بڑے مفسر قرآن ہیں، ان کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

"فانْ کان اعتقدان ذلک تفسیر فقد کفر." [۲۲]

(اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تفسیر ہے تو گویا اس نے کفر کیا)

امام واحدیؒ کی تنقید بہت سخت ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حقائق التفسیر میں مذکور تفسیری آرا اول تو السلمی کی نہیں ہیں، بلکہ وہ دیگر صوفیہ کی آرا ہیں۔ السلمی نے ان کو جمع کر دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کوئی بات کفریہ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تفسیر بالرائے ہے۔

حقائق التفسیر پر جس طرح بعض علما نے سخت تنقید کی ہے۔ اس کے ساتھ ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ ہر زمانے میں علما کی ایک جماعت نے اس تفسیر کو قبولیت کی نظر

Marfat.com

سے بھی دیکھا ہے اور بڑے اہتمام سے اس کے مطالعے کی روایت رہی ہے۔ مصنف کی حیات میں ہی بغداد و مصر میں اس کا باضابطہ سماع ہوتا تھا۔ کئی دوسرے علما اور بعض امرا نے اس کتاب کے نسخے تیار کروائے اور مصنف کو انعام و اکرام سے بھی نوازا۔ ان کی وفات کے بعد بھی یہ تفسیر لوگوں کے درمیان متداول رہی۔ ماضی قریب میں نورالدین شریبہ نے اس کو ایڈٹ کر کے شائع کر دیا ہے۔

السلمی پر تنقید کے حوالے سے آخری بات یہ ہے کہ ان پر حدیث وضع کرنے کا الزام محمد بن یوسف القطانؒ نے لگایا ہے لیکن ان کا الزام مبہم ہے ان کی تنقید ہے "و كان يضع للصوفيه احاديث" (اور وہ صوفیہ کے لئے حدیث وضع کیا کرتے تھے) اس طرح کی مبہم تنقید کسی کو متہم کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اسی لیے خطیب بغدادی جنھوں نے یہ تنقید سب سے پہلے نقل کی ہے، انھوں نے بھی لکھا ہے: و قد كان مع ذلك صاحب حديث مجوداً [۲۳]۔ (اس کے ساتھ وہ حدیث کے جید عالم تھے) اور طبقات الشافعیہ کے مصنف نے لکھا ہے وابو عبدالرحمن ثقه ولا عبرة بهذ الكلام (اور ابوعبدالرحمٰن ثقہ ہیں اور اس قول (قطان کے قول) کا کوئی اعتبار نہیں۔) [۲۴]

القطانؒ نے السلمی پر دوسرا الزام یہ لگایا ہے کہ وہ امام حاکمؒ کی وفات کے بعد یحییٰ بن معینؒ کی تاریخ سے اصم کی روایات بیان کرنے لگے۔ [۲۵] امام حاکمؒ کا انتقال ۴۰۵ھ/۱۰۱۲ء میں ہوا۔ اس وقت ابوعبدالرحمٰن السلمی کی عمر ۸۰ سال تھی۔ کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ایک شخص ساری زندگی زہد و تقوی کی زندگی گزارتا رہے اور بڑھاپے میں ایک معمولی بات کے ذریعے اپنے تمام نامہ اعمال کو سیاہ کر لے؟ اس لیے بظاہر السلمی کو وضع حدیث سے متہم کرنے کی کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

تصانیف

ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ کے والد بہت کشادہ حال نہیں تھے۔ لیکن ان کے نانا ابوعمرو بن نجیدؒ

۱۶۰۲۰۸
Marfat.com

امیر آدمی تھے اور ابو عبدالرحمٰن کی پرورش دراصل ان کے نانا نے کی اور سوائے ابوعبدالرحمٰنؒ کی والدہ کے ان کے نانا کا کوئی اور وارث نہیں تھا۔ اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کے وارث ابوعبدالرحمٰنؒ ہی ہوئے۔ ابوعمرو بن نجیدؒ کے اثاثے کا تخمینہ تین ہزار دینار لگایا گیا ہے۔[۲۶] ابوعبدالرحمٰن نے اس اثاثے کو علم کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھا۔ انھوں نے اپنے لئے ایک بڑا کتب خانہ جمع کیا تھا۔ ذہبی نے لکھا ہے کہ ایسا کتب خانہ ان سے قبل کسی نے جمع نہیں کیا تھا[۲۷] اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ ذہبی نے ہی اپنی دوسری کتاب سیر اعلام النبلا میں لکھا ہے کہ: السلمی نے ۳۵۵ھ مطابق ۹۶۵ء کے قریب تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اور سات سو اجزا لکھے اور تین سو اجزا احادیث نبویؐ کے لکھے۔ ان کی تصانیف بہت مقبول تھیں۔[۲۸] اور تاریخ الاسلام میں لکھا ہے کہ: السلمی چالیس سال سے زیادہ تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔[۲۹]

سلمی کی تصانیف کی تعداد سوانح نگاروں نے مختلف لکھی ہے۔ اکثر مؤرخین نے تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے سو کتابیں لکھیں تھیں۔ ابن العماد نے بھی ان کی تصنیفات کی تعداد سو لکھی ہے۔[۳۰] تاریخ الاسلام میں ذہبی نے لکھا ہے کہ انہوں نے سو سے زیادہ کتابیں لکھی۔

السلمی کی تصانیف ان کی زندگی میں ہی بہت مقبول ہوگئی تھیں۔ ان کی تفسیر کو لوگ باضابطہ منبر قائم کر کے سنا کرتے تھے۔ ذہبی نے لکھا ہے:

> ''ان کی تصنیفات بہت مقبول تھیں اور لوگ ان کو بہت پسند کرتے تھے اور بڑی گراں قیمت پر خریدتے تھے اور ان سے ان کی تصنیفات روایت کرتے تھے۔''[۳۱]

فواد سیزگین نے ابوعبدالرحمٰن السلمی کی حسب ذیل کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔

۱. **حقائق التفسیر**: صوفیانہ انداز کی تفسیر ہے۔

۲. **طبقات الصوفیه**: یہ تصوف کی اہم ترین کتابوں میں سے ہے اور اکابر تصوف کے ملفوظات کا سب سے مستند مرجع ہے۔ شیخ الاسلام عبداللہ انصاریؒ نے اس کا آزاد فارسی

Marfat.com

ترجمہ اور اس پر اضافے کیے۔ یہ ترجمہ بھی طبقات الصوفیہ کے نام سے شائع ہوا ہے۔

۳. مناهج العارفين: یہی کتاب سلوک مناہج العارفین کے نام سے بھی ملتی ہے۔

۴. جوامع آداب الصوفيه.

۵. عيوب النفس و مداواتها: ابن زروق البرنسی نے اس کی منظوم شرح بعنوان 'الانس فی عیوب النفس' لکھی ہے۔

۶. رسالة الملامتية

۷. درجات المعاملات

۸. آداب الصحبة و حسن العشيرة

۹. آداب الفقر و شرائطه

۱۰. الفرق بين علم الشريعة والحقيقة

۱۱. مسألة درجات الصالحين

۱۲. غلطات الصوفيه

۱۳. بيان زلل الفقراء و مواجب آدابهم

۱۴. كتاب الفتوة

۱۵. سلوک العارفين

۱۶. مقدمه فی التصوف

۱۷. بيان احوال الصوفيه

۱۸. تهذيب الناسخ والمنسوخ فی القرآن لابن شهاب زهریؒ

۱۹. الاربعون فی اخلاق الصوفيه

۲۰. مسائل وردت من مكه

۲۱. وصية

۲۲. آداب الصوفيه

Marfat.com

۲۳. کتاب السماع

۲۴. حدیث السلمی

۲۵. سوالات للدارقطنی عن احوال المشائخ والرواة

۲۶. مقامات الاولیاء

۲۷. الرد علی اهل الکلام

۲۸. الفرق بین الشریعة و الحقیقة

ان کے علاوہ سلمیؒ کی بعض تصانیف اور بھی تھیں لیکن وہ ضائع ہو گئیں۔ ان کی ضائع شدہ تصانیف میں سے حسب ذیل کے نام ملتے ہیں۔

۱. کتاب الزهد: اس کا تذکرہ خود سلمی نے طبقات الصوفیہ میں کیا ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ارباب الاحوال یعنی صوفیہ سے قبل کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں سے زہاد کا تذکرہ کیا ہے۔ (۳۲)

۲. آداب التغازی: اس کا تذکرہ حاجی خلیفہ نے کیا ہے۔

۳. الاستشهادات: اس کا تذکرہ ابن الجوزیؒ نے مرأة الزمان میں کیا ہے۔

۴. امثال القران: اس کا تذکرہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون ص ۱/۲۳۶ میں اور ابن الجوزی نے کیا ہے۔

۵. تاریخ اهل الصفه: ابونعیم اصفہانی نے اس کو اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں پورا نقل کر دیا ہے۔ اور الہجویری نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶. تاریخ الصوفیه: طبقات الصوفیہ کے علاوہ السلمی کی ایک اور کتاب تھی جو اس سے پہلے لکھی تھی۔ اس کے اقتباسات بعض کتابوں جیسے ذہبی کی تاریخ الاسلام اور جامی کی نفحات الانس میں ملتے ہیں۔

۷. جوامع آداب الصوفیة

۸. محن الصوفیه: اس کا تذکرہ ذہبی نے ذوالنون مصریؒ کے ضمن میں کیا ہے۔

Marfat.com

۹. مقامات الاولیاء: اس کا تذکرہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور ابن عربی نے محاضرات الابرار میں کیا ہے۔

۱۰. الاخوۃ والاخوات من الصوفیہ: اس کتاب کا تذکرہ خطیب بغدادی نے بکیر بن دراج کے ضمن میں کیا ہے۔

۱۱. سنن الصوفیہ: ابن جوزی نے تلبیس ابلیس میں اس کا ذکر کیا ہے۔

وفات

ابوعبدالرحمٰن السلمی کی وفات اتوار کے دن ۳ شعبان ۴۱۲ھ مطابق ۱۰۲۱ء میں ہوئی۔ [۳۴]

ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات

تاریخ تصوف میں سلمی کا ایک معرکہ آرا کام 'ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات' ہے یہ مختصر سی کتاب دراصل صوفی خواتین کے تذکرے کے لیے مختص ہے۔ اس میں انھوں نے کم وبیش ۸۰ صوفی خواتین کا تذکرہ کیا ہے۔ خاص صوفی خواتین کے تذکرے پر پوری میراث اسلامی کی یہ واحد دستیاب کتاب ہے۔ اس سے قبل شاعرات کے تذکرے پر ابو الفرج اصفہانی کی کتاب الاماء الشواعر تو ملتی ہے لیکن اور کسی موضوع پر صرف خواتین کے بارے میں کوئی مستقل تصنیف نہیں ملتی۔ یہ کتاب اگرچہ محققین کے سامنے ہمیشہ رہی اور تاریخ کے پورے دورانیہ میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔ لیکن عوام کے درمیان اس کا ذکر زیادہ نہیں رہا۔ اس کتاب کا واحد دستیاب مخطوطہ جامعۃ الملک محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض (سعودیہ عربیہ) کے کتاب خانے میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ ۴۷۴ھ ۱۰۸۱ء کا لکھا ہوا ہے۔ یعنی اس مخطوطہ کی کتابت کم وبیش ایک ہزار سال پہلے ہوئی تھی۔ اس نسخے کو سامنے رکھ کر ڈاکٹر محمود محمد الطناحی نے اس پر مفید حواشی کے اضافے کے ساتھ اس کو شائع کیا۔ اس کے بعد مصطفیٰ عبدالقادر عطا نے طبقات الصوفیہ کے ساتھ شامل کر کے اس کو دوبارہ شائع کردیا ہے۔

Marfat.com

حواشی:

۱۔ شمس الدین ذہبی: سیر اعلام النبلا، مؤسسۃ الرسالۃ، بدون سنہ ۲۴۸/۱۷
۲۔ عبدالرحمٰن جامی: نفحات الانس، تحقیق محمود عابدی، طبع اصفہان ص ۳۱۷
۳۔ ابو عبدالرحمٰن السلمی: ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات، ڈاکٹر محمود محمد الطناحی، مکتبہ الخانجی قاہرہ، ۱۹۹۳ء ص ۳۴
۴۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۹/۱۷
۵۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۷/۱۲
۶۔ نفحات الانس، ص ۳۱۷
۷۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۱۷/۱۷
۸۔ خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، تحقیق الدکتور بشار العواد، ص ۱۴۹/۱۵
۹۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۷/۱۷
۱۰۔ تاریخ بغداد، ص ۴۲/۳
۱۱۔ ابو عبدالرحمٰن السلمی: طبقات الصوفیہ، تحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا، طبع دوم ۲۰۰۳ء مقدمہ ۱۹۔۲۴
۱۲۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۹/۱۷
۱۳۔ ابو نعیم اصفہانی: حلیۃ الاولیاء، دار الفکر، بیروت، بدون سنہ، ص ۲۵/۲
۱۴۔ تاریخ بغداد، ص ۴۳/۳
۱۵۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۸/۱۷
۱۶۔ شمس الدین ذہبی: تاریخ الاسلام، ڈاکٹر عمر عبدالسلام تدمری، طبع دوم ۱۹۹۰ء ص ۳۰۵/۲۸
۱۷۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۵۰/۱۷

Marfat.com

۱۸۔ ابن العماد: شذرات الذھب، دارالمسیرۃ، بیروت، طبع دوم ۱۹۷۹، ص ۱۹۶/۳
۱۹۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۵۰/۱۷
۲۰۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۵۲/۱۷
۲۱۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۵۵/۱۷
۲۲۔ ایضا (بحوالہ فتاوی ابن الصلاح، ص ۲۹)
۲۳۔ تاریخ بغداد، ص ۴۳/۳
۲۴۔ طبقات الشافعیہ، ص ۶۱/۳
۲۵۔ تاریخ بغداد، ص ۴۳/۳۷
۲۶۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۹/۲۷
۲۷۔ تاریخ الاسلام، ص ۳۰۵/۲۸
۲۸۔ سیر اعلام النبلا، ص ۲۴۷/۱۷
۲۹۔ تاریخ الاسلام، ص ۳۰۵/۲۸
۳۰۔ شذرات الذھب، ص ۱۹۶/۳
۳۱۔ سیر اعلام النبلاء، ص ۲۴۸/۱۷
۳۲۔ طبقات الصوفیۃ، ص ۳
۳۳۔ سیر اعلام النبلا، ص ۵۳۴/۱۱
۳۴۔ تاریخ بغداد، ص ۴۴/۳

Marfat.com

کتاب پر ایک نظر

ایک مشہور صوفی کا قول ہے کہ "پہلے تصوف ایک بے نام حقیقت تھا، مگر آج حقیقت سے خالی محض ایک نام ہے۔" یہ درست ہے کہ لفظ تصوف یا صوف قرآن وسنت میں وارد نہیں ہوا بلکہ قرآن میں لفظ تزکیہ اور حدیث میں لفظ احسان استعمال ہوا ہے۔ صوفیہ کرام اسی تزکیہ واحسان کے حصول کے لیے جو طریقے اختیار کرتے ہیں، صوفیہ کے نزدیک دراصل اسی کا نام تصوف ہے اور چونکہ تزکیہ واحسان ہمیشہ مطلوب رہا ہے، اس لیے قرون مشہود لہا بالخیر یعنی اسلام کی ابتدائی صدیوں میں یہ ایک بے نام حقیقت تھی۔ البتہ اس کو تصوف یا سلوک کے نام سے نہیں جانا جاتا تھا۔ بعد کے زمانے میں خاص طور پر جب تصوف باضابطہ مدون و مروج ہو گیا اور تصوف کا باضابطہ چلن شروع ہو گیا اور معاشرے میں صوفیہ کا خصوصی احترام کیا جانے لگا تو ایسے بہت سے لوگ بھی پیدا ہو گئے، جو ظاہر میں صوفی تھے، لیکن ان کا باطن دنیوی آلائش وغفلت سے پاک نہیں تھا۔ شاید ان کو دیکھ کر ہی کسی نے مذکورہ جملہ کہا ہوگا۔

تزکیہ واحسان یا تصوف وسلوک کی جتنی ضرورت مردوں کو ہے اتنی ہی عورتوں کو بھی ہے اور اسلام نے روحانی ترقی کا جو موقع مردوں کو دیا ہے، وہی عورتوں کو دیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ آیا ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ.(آل عمران. ۱۹۵)

Marfat.com

''ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کرنے والا ہوں۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے سے ہو۔

ایک اور آیت میں فرمایا گیا:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ. (النساء۔ ۳۲)

''مردوں کے لیے ان کی اپنی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی اپنی کمائی کا حصہ ہے۔

یہاں اس کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں ہے، ورنہ قرآن مجید میں متعدد جگہ اس کا تذکرہ آیا ہے کہ مرد اور عورت خدا کے سامنے بالکل برابر ہیں جو بھی نیک کام کرے گا، عمل صالح کرے گا، اچھائی کا حکم دے گا، صدقہ و خیرات کرے گا، اس کو پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ صنفی تفریق کی بنیاد پر اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

احادیث مبارکہ میں بھی یہی بات مبرہن کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے:

"انما النساء شقائق الرجال"

(بے شک عورتیں مردوں کے برابر ہیں)

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں ہمیں اس کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ عرب کا بدوی معاشرہ کس طرح تبدیل ہو کر ایک متمدن معاشرہ بن گیا اور کس طرح عورت اور مرد دونوں نے یکساں طور پر اپنی آخرت کی منزل کو آسان کرنے کی اور اپنے روحانی ارتقا کی کوشش کی۔ ایسی خواتین جنہوں نے اس میدان میں امتیاز پیدا کیا ان کی ایک بڑی تعداد کا تذکرہ، حدیث اور طبقات کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ ابن سعد نے الطبقات میں اور ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں صرف عورتوں کے تذکرے کے لیے ایک ایک جلد مخصوص کی ہے۔ ان میں عبادات، اوراد و اذکار، خیرات و زکوۃ، غلام آزاد کرنے اور درس و تدریس جیسے امور میں خواتین کی خدمات کا بھی مفصل تذکرہ ہے۔

جیسا کہ شروع میں کہا گیا تصوف اس وقت ایک بے نام حقیقت تھا۔ لفظ تصوف کا

Marfat.com

استعمال نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے کسی صحابی کو صوفی نہیں کہا جاتا اور اسی لیے اس عہد کی وہ خواتین جو عبادت واطاعت اور زہد وتقویٰ میں سبقت لے گئیں ان کو بھی خواتین صوفیہ یا الصوفیات نہیں کہا جاتا۔ یہ فرق صوفیہ کرام نے خود روا رکھا ہے۔ صوفیہ کے سب سے بڑے تذکرہ نگار ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے صحابہ وتابعین کے عہد کے لوگوں کے لیے لفظ 'نساک' استعمال کیا ہے اور فضیل بن عیاضؒ کے بعد سے نساک کا ذکر لفظ صوفی سے کیا ہے۔

تصوف وسلوک کی اس روایت میں حضرت حسن بصری کو پیشوائی حاصل ہے۔ اگرچہ وہ بھی صوف (اون) نہیں پہنتے تھے اور انھوں نے بعض اوقات اون پہننے کو ناپسند بھی کیا ہے، لیکن ان کے بعض تلامذہ اون پہنتے تھے۔ حالانکہ وہ خود معروف معنوں میں صوفی نہیں تھے، لیکن صوفیہ ان کو ہی اپنا سرخیل اور امام تسلیم کرتے ہیں۔

تصوف کی تاریخ اور صوفیہ کے احوال پر شروع سے ہی متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ ان میں سب سے اہم السلمی کی طبقات الصوفیہ ہے۔ اس کتاب میں صرف مرد صوفیہ کے احوال ہیں۔ السلمی نے ہی ایک دوسری کتاب خواتین صوفیہ کے حالات پر بھی لکھی انہوں نے اس کتاب میں چوتھی صدی ہجری یعنی دسویں صدی عیسوی تک کی معروف صوفی خواتین کا تذکرہ لکھا ہے، زیرنظر سطور میں اس کتاب کا تعارف کرایا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ خواتین نے اس دور میں تصوف کے آغاز اور اس کے ارتقاء میں کیا کردار ادا کیا۔

تصوف کی روایت میں جس طرح حضرت حسن بصریؒ کا نام اساطین میں لیا جاتا ہے، اسی طرح خواتین صوفیہ میں حضرت رابعہ بصریہؒ کا نام لیا جاتا ہے۔ حضرت رابعہ اپنے وقت کی اور ہر زمانے کی سب سے مشہور صوفی خاتون ہیں۔ السلمی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ان کے عہد کے بہت سے علما وصلحا ان سے استفادہ کرتے تھے۔ سلمی نے لکھا ہے کہ امام سفیان ثوریؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور ان کو اپنی مؤدبہ کہتے تھے۔ سلمیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ رابعہؒ کے علوم وحکمت کو سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ نے روایت کیا

Marfat.com

ہے۔ حضرت رابعہ کے علاوہ اور بھی بہت سی صوفی خواتین تھیں جن کا تذکرہ السلمی نے کیا ہے مثلاً حضرت شعوانہ کے بارے میں لکھا ہے کہ زاہد، عابد اور ارباب قلوب ان کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور ان کے علوم سے استفادہ کرتے تھے۔ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتی تھیں۔ ابراہیم بن شیبانؒ نے عائشہ الدینوریہؒ سے تربیت حاصل کی اور وہ ان کے وصایا کو روایت کیا کرتے تھے۔ اس طرح بہت سی صوفی خواتین کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مرد صوفیہ سے اخذ و استفادہ کرتی تھیں۔ جیسے بحریہؒ شقیق بلخیؒ کی مرید تھیں۔ امۃ الحمید بن القاسمؒ ابوسعید الخرازؒ کی شاگرد اور خادمہ تھیں۔ فاطمہ بنت احمدؒ ابوعثمان کی شاگرد اور مرید تھیں۔

السلمی نے بعض مرد صوفیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے بہت سی صوفی خواتین کی عظمت اور ان کے مقام کا اعتراف کیا ہے۔ مثلاً ابوسلیمان دارائیؒ نے ام ہارون الدمشقیہؒ کی بڑی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے شام میں ان سے بہتر کوئی نام نہیں معلوم۔ اسی طرح فاطمہ نیشاپوریؒ کی ابویزیدؒ نے بہت تعریف کی ہے۔

السلمی نے بعض ایسی خواتین کا بھی ذکر کیا ہے جن کا تعلق علمی یا سیاسی اعتبار سے بڑے گھرانوں سے تھا جیسے اسماعیل بن عیاشؒ ایک عظیم محدث اور امام تھے۔ ان کی والدہ بڑی متقی پرہیزگار اور صوفی خاتون تھیں (ان کا تذکرہ آگے آ رہا ہے)۔ مہلب بن ابی صفرہؒ جو عہد بنی امیہ کے بڑے سرداروں میں تھے، ان کی بیٹی ہند بنت مہلبؒ بھی بڑی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔ ان کی شادی حجاج بن یوسف الثقفی سے ہوئی تھی۔ ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے خود ان کے والد مہلب بھی ان کا بڑا اکرام کرتے تھے۔ (اعلام النساء ۲۰۴/۵-۲۵۶) انھوں نے فرمایا کہ: جب اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ملے تو اس کو شکر کے ساتھ آگے بڑھ کر قبول کرو قبل اس کے کہ اس نعمت پر زوال آ جائے۔

السلمی نے صوفی مردوں کے پہلو بہ پہلو ان میں سے بعض کے گھرانے کی خواتین کا بھی تذکرہ کیا ہے جو بڑی عبادت گذار اور متقی گزری ہیں۔ ابوعثمان الحیریؒ کی بیٹی عائشہؒ

Marfat.com

بہت مشہور صوفی تھیں۔ امام محمد بن سیرینؒ کی بہن حفصہؒ بھی بہت مشہور صوفی خاتون تھیں۔ بشر حافیؒ کی دو بہنیں زبدہؒ اور مضغہؒ بھی بڑی مشہور صوفی خواتین تھیں اور ابو سلیمان دارانیؒ کی دو بہنیں عبدہؒ اور آمنہؒ بھی بڑی پائے کی صوفیہ تھیں۔ ان کا تذکرہ السلمی کے علاوہ بعض دوسرے تذکروں میں بھی موجود ہے۔ احمد بن ابی الحواریؒ کی اہلیہ رابعہ بنت اسماعیلؒ بہت مشہور صوفی خاتون تھیں۔ اسی طرح فاطمہ ام الیمنؒ ابو علی الروذباریؒ کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ وزاہدہ اور اعلیٰ پایے کی صوفی خاتون تھیں۔

صوفی خواتین کی خدمات کا ایک خاص پہلو ان کا وعظ ونصیحت اور درس وتدریس رہا ہے۔ سلمیؒ نے ایسی متعدد صوفی خواتین کا تذکرہ کیا ہے، جنھوں نے عام لوگوں میں وعظ وارشاد کی محفل آراستہ کی۔ مثلاً عبیدہ بنت ابی کلاب البصریہؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ طفاۃ نام کے قبیلے میں آتیں اور وعظ وارشاد کرتی تھیں۔ سلمیؒ نے ان کو جید المواعظ لکھا ہے۔ ام الاسودؒ اور فاطمہؒ کے بارے میں سلمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر بیان کیا کرتی تھیں۔

سلمی نے مختلف مذہبی اور عام انسانی زندگی کے مسائل پر بھی خواتین کی آراء نقل کی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت خواتین کا مذہبی شعور کتنا بیدار تھا اور مختلف مسائل پر وہ کتنی بصیرت کے ساتھ اظہار خیال کرتی تھیں مثلاً فاطمہ ام الیمن کے بارے میں لکھا ہے کہ انھوں نے زاہدوں پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان کا زہد بھی راہ فرار ہے وہ دنیا کمانے کی مشقت سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے زہد کی راہ اختیار کرتے ہیں۔'' غالباً زہد کے اس پہلو کی طرف کسی مرد صوفی نے بھی کبھی توجہ نہیں دی۔

صوفی خواتین کا ایک پہلو جس کا ذکر بعض تذکرہ نگاروں نے کیا ہے وہ صوفی اور تصوف کی تعریف سے متعلق ہے۔ السلمی نے اس کتاب میں بھی بعض خواتین کی آراء نقل کی ہیں مثلاً فاطمہ بنت احمدؒ جو ابو عبد اللہ الروذباریؒ کی اہلیہ تھیں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میرا بیٹا صوفی نہیں ہے۔ وہ ایک صالح انسان ہے، صوفی تو

Marfat.com

میرے بھائی ابوعلی الروذباریؒ ہیں۔ام الفضل الوھطیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ حقیقی صوفی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو مانگے اور نہ کسی سے امید باندھے۔

بعض صوفی خواتین اپنے شطحات اور مدہوشی کے لیے بھی مشہور رہی ہیں۔بعض صوفی خواتین نے راہ سلوک کے علوم و معارف اور احوال و کیفیات کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے اور انھوں نے مراقبہ، محبت، نفس کی آفات وغیرہ پر بے مثال اہم نکات پیش کیے ہیں۔السلمی نے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

راہ سلوک میں ایک مقام آتا ہے، جب اعلیٰ درجات کے حامل صوفیہ کی نگاہیں ایسے لوگوں پر ٹھہرتی ہیں، جن کے یہاں تصوف حقیقت سے عاری محض ایک رسم ہے تو وہ ان صوفیہ پر تنقید کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وصف جس طرح مرد صوفیہ میں ہے، اسی طرح خواتین صوفیہ کے یہاں بھی اس کی نظیر ملتی ہے۔سلمیؒ نے ایک خاتون کا تذکرہ کیا ہے، جو صوفیہ پر تنقید کے لیے مشہور تھیں۔ ان کا نام فاطمہ الدمشقیہؒ تھا۔

تصوف کی تاریخ میں سب سے عظیم خاتون رابعہ بصریہؒ ہیں۔لیکن حضرت رابعہ بصریہؒ کی شخصیت جتنی اہم ہے اتنے ہی واعظوں اور قصہ گویوں نے ان کی شخصیت کے گرد اساطیری کہانیوں کے ہالے بن دیے ہیں۔ان کی وجہ سے آج ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جو ان کے وجود کو بھی مشکوک سمجھنے لگے ہیں اور اس کی ضرورت پیش آئی کہ دور حاضر کے نامور عالم علامہ یوسف القرضاوی نے ایک مستقل کتابچہ لکھ کر یہ ثابت کیا کہ حضرت رابعہؒ کا وجود اساطیری نہیں، بلکہ حقیقی ہے۔حضرت رابعہ بصریہؒ کے بارے میں مراجع کی کمی ہے۔مثلاً دور اول کے اہم تذکرے جیسے ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے طبقات الصوفیہ، ابونصر السراجؒ نے کتاب اللمع میں سرے سے حضرت رابعہؒ کا ذکر ہی نہیں کیا۔ابوالقاسم القشیریؒ نے الرسالۃ القشیریہؒ میں صرف ضمناً تذکرہ کیا ہے اور بہت غیر واضح انداز میں کیا ہے۔ان وجوہ سے بھی ان کی شخصیت پورے طور پر واضح ہو کر سامنے نہ آسکی۔

Marfat.com

حضرت رابعہ کا سب سے تفصیلی ذکر فرید الدین عطارؒ کی کتاب تذکرۃ الاولیا میں ملتا ہے لیکن اس میں غیر تاریخی واقعات اور بعض کمزور روایتیں ان کی طرف منسوب کردی ہیں۔ اس لیے حضرت رابعہؒ کی شخصیت تاریخی طور پر پردہ ذہول میں چلی گئی اور صوفیانہ روایت میں ان کے گرد کرامات اور مافوق العادت واقعات کا ایسا ہالہ بن گیا کہ ان کی اصل شخصیت ہی دھندلا گئی۔

ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے زیرنظر کتاب میں حضرت رابعہؒ کے جو حالات لکھے ہیں، وہ زیادہ مستند ہیں۔ انھوں نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ وہ بصرہ کی رہنے والی تھیں اور آل عتیک کی آزاد کردہ باندی تھیں۔ سفیان ثوریؒ رحمۃ اللہ علیہ ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ ان کی باتوں پر بھروسا کرتے تھے ان سے نصیحت سنتے تھے اور ان سے دعا کرانے کے متمنی رہتے تھے۔ رابعہ کے علوم و حکمت کو سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ نے روایت کیا ہے۔ (ان کا تفصیلی ذکر اصل کتاب میں آرہا ہے)

حضرت رابعہ بصریہؒ کے سلسلے میں ایک مشکل اور بھی ہے، وہ یہ کہ رابعہ نام کی متعدد خواتین ہیں۔ تذکرہ نگاروں نے ان خواتین کو آپس میں ملتبس کردیا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے اپنی کتاب میں رابعہ نام کی چار صوفی خواتین کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ علامہ جامیؒ نے نفحات الانس میں رابعہ نام کی دو خواتین کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک رابعہ العدویہ اور دوسری رابعہ الشامیہ جو احمد بن ابی الحواریؒ کی اہلیہ تھیں۔ امام ذہبی نے تاریخ الاسلام میں رابعہ العدویہ اور رابعہ بنت اسماعیل دونوں میں التباس کردیا ہے۔ (تاریخ الاسلام ۲۴۱/۸-۳۴۳) ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے زیرنظر کتاب میں حضرت رابعہؒ کے بارے میں صرف اتنا لکھا ہے کہ وہ آل عتیک کی آزاد کردہ باندی تھیں۔ والد کا نام یا خاندان کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے لکھا ہے کہ رابعہ العدویہؒ اور رابعہ الشامیہؒ دونوں کے والد کا نام اسماعیل تھا۔ (صفۃ الصفوۃ ص ۳۴۷) لیکن ابوعبدالرحمٰنؒ کی مطبوعہ کتاب میں اس طرح کی کوئی بات نہیں مل سکی۔

Marfat.com

حضرت رابعہ بصریہ پر مستقل کتابیں موجود ہیں۔ اردو، عربی اور انگریزی میں کئی تحقیقی کتابیں لکھی گئیں۔ لیکن ان سب حضرات نے تذکرۃ الاولیاء پر زیادہ بھروسہ کیا ہے اس لئے ان کا درجہ استناد کمزور ہے۔ قدماء میں سے ابن الجوزی نے ان کے بارے میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی، جس کا تذکرہ انھوں نے صفۃ الصفوۃ میں کیا ہے، لکھا ہے:

قد اقتصرت ها هنا على هذا القدر من اخبار رابعة لانی قد افردت لها كتابا جمعت فيه كلامها و اخبارها. (صفة الصفوة ص ۵۹۶).

(یہاں میں رابعہؒ کے حالات میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے اس کے لیے ایک الگ کتاب لکھی ہے جس میں ان کا کلام اور ان کے احوال جمع کیے گئے ہیں۔)

لیکن ابن جوزی کی مذکورہ کتاب موجود نہیں ہے۔ اس لئے اندازہ کرنا مشکل ہے کہ انھوں نے مزید کیا لکھا ہوگا۔

السلمی کی زیر نظر کتاب میں حضرت رابعہ بصریہؒ کے علاوہ متعدد مشہور صوفی خواتین کا ذکر ہے۔ ان میں ایک نام لبابہ المتعبدہ کا ہے۔ وہ بھی مشہور خواتین میں سے تھیں۔ محمد بن روحؒ نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔ بیت المقدس کے جوار میں رہائش پذیر رہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس کا ذوق پیدا کرتی ہے اور اس کا شوق اس سے انس پیدا کرتا ہے اور اس سے انس اس کی خدمت اور فرماں برداری پر دوام عطا کرتا ہے۔

مومنۃ بنت بہلولؒ کے بارے میں ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ عظیم عابدات میں سے تھیں۔ ان سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ تم نے یہ مقامات کیسے حاصل کیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع، سنت رسول کی پیروی اور مسلمانوں کے حقوق کی تعظیم اور نیک مسلمانوں کی خدمت کے ذریعے۔

رابعہ بصریہؒ کی معاصر مریم البصریہ تھیں جو رابعہ کے بعد بھی زندہ رہیں۔ فرماتی تھیں

Marfat.com

کہ جب سے میں نے سنا ہے کہ:

"وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ" (الذاریات: ۲۲)

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تب سے میں نے نہ رزق کی فکر کی اور نہ اس کی طلب میں پریشان ہوئی۔ ان کے بارے میں السلمی نے لکھا ہے کہ محبت الٰہی میں ایسی سرشار تھیں، کہ ایک دفعہ ایک واعظ محبت الٰہی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اس کو سن کر ان کا پتا پھٹ گیا اور وہ فوت ہوگئیں۔

اس عہد کی ایک صوفی خاتون شبکۃ البصریہؒ تھیں۔ ان کا تذکرہ بھی ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے اس کتاب میں کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ وہ راہِ سلوک میں اپنے بھائی کی ساتھی تھیں۔ لیکن بھائی کا نام نہیں لکھا اور بعد کے کسی تذکرہ نگار نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ اس لیے ان کی شخصیت اور ان کے بھائی کا متعین کرنا مشکل ہوگیا۔ ابوسعید الاعرابیؒ نے اپنی کتاب "الطبقات" میں ان کا تذکرہ کیا تھا، لیکن یہ کتاب مرور ایام سے ضائع ہوگئی۔ حضرت شبکہؒ فرماتی تھیں کہ ریاضتوں کے ذریعے سے اپنے نفس کو پاک کرو، جب نفس پاک ہوجائے گا تو عبادت میں ذوق وشوق پیدا ہوجائے گا۔

رابعہ بصریہؒ کی ہم عصر اور انھی کے پایے کی ایک صوفی خاتون معاذہ بنت عبداللہ العدویہؒ تھیں۔ دونوں میں بڑی دوستی تھی۔ روایات میں ہے کہ انھوں نے چالیس سال تک اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں۔ معاذہ بہت مشہور صوفی خاتون تھیں۔ ان کا تذکرہ بہت سے تذکرہ نگاروں نے کیا ہے۔ طبقات ابن سعد میں بھی ان کا ذکر ہے اور یحییٰ بن معینؒ نے ان کو ثقہ رواۃ میں شمار کیا ہے۔ وہ مشہور تابعی صلہ بن اشیم العدویؒ کی اہلیہ تھیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۵۰۹/۴) ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے ان کو رابعہ کی ہم پلہ اور ان کی دوستوں میں لکھا ہے۔

بصرہ میں صالح المریؒ کے عہد میں ایک اور بزرگ خاتون کا تذکرہ ملتا ہے۔ جن کا

Marfat.com

نام ریحانۃ الوالھۃؒ تھا۔ السلمی نے ان کے کچھ عارفانہ اشعار نقل کیے ہیں۔

یوسف بن اسباطؒ کی بیوی نُسیہ بنت سیلانؒ بھی ایک مشہور خاتون تھیں۔ ان کا ایک مقولہ سلمی نے نقل کیا ہے کہ: انھوں نے اپنے شوہر سے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ تم سے میرے بارے میں سوال کرے گا۔ اس لیے مجھے سوائے حلال کے کچھ مت کھلانا اور میری وجہ سے کوئی مشتبہ چیز حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔''

عافیہ المشتاقۃؒ قبیلہ بنی عبد القیس سے تعلق رکھتی تھیں۔ بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ کثرت سے ذکر کرتیں۔ رات میں جاگتیں، دن میں قبرستان میں جاتیں اور کہتیں: محبت کرنے والے اپنے محبوب سے مناجات سے نہیں تھکتے اور نہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

شام کے محدث حافظ اسمٰعیل بن عیاش کی والدہ جن کا ذکر اوپر آیا ہے ان کے بارے میں ان کے پوتے محمد بن اسماعیلؒ سے روایت ہے کہ میرے والد نے فرمایا کہ ان کی والدہ فرماتی تھیں کہ ''اگر مجھ کو یہ یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ضرور جنت میں داخل کر دے گا تب بھی میں زیادہ سے زیادہ عبادت و اطاعت کرنے کی کوشش کروں گی''۔

رئیسہ بنت عمرو العدویہؒ بصرہ کی رہنے والی تھیں اور معاذہ العدویہؒ کی شاگرد تھیں۔ فرماتی تھیں کہ عمل کے درست ہونے کے لیے اس کے ساتھ تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اخلاص نیت ہو، عمل درست طریقے پر ہو اور سنت کے موافق ہو۔

ام الاسود بنت زید العدویہؒ ایک عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ معاذہ العدویہؒ نے ان کو دودھ پلایا تھا۔ حضرت معاذہؒ نے ان کو نصیحت کی کہ حرام کھا کر میرے دودھ پلانے کو خراب مت کرنا۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد حلال رزق کے حصول کے لیے حتی الوسع جدوجہد کی اور اگر کبھی میں نے کوئی مشکوک نوالہ کھالیا تو پھر یا تو میرا کوئی فریضہ چھوٹ گیا یا کوئی ورد چھوٹ گیا۔

Marfat.com

حضرت شعوانہؒ ایک عظیم صوفی اور عابدہ خاتون تھیں۔ اُبلہ (ایک شہر کا نام) میں اکثر آتی تھیں، آواز بہت اچھی تھی لوگوں کو وعظ کہا کرتی تھیں۔ عابد، زاہد اور ارباب القلوب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ وہ بہت رونے والی اور محنت و مجاہدہ کرنے والی تھیں۔ ابوعون کہتے ہیں کہ: شعوانہؒ ایک دفعہ اتنی روئیں کہ ہم کو ان کے اندھے ہو جانے کا اندیشہ ہوا۔ ہم نے ان سے کہا کہ: ہمیں ڈر ہے کہ آپ اندھی نہ ہو جائیں تو وہ اور روئیں اور کہا کہ: بخدا دنیا میں اندھا ہونا مجھے آخرت میں اندھے ہونے کے مقابلے میں بہت پسند ہے۔

بصرہ میں حدیث کے مشہور امام حماد بن زیدؒ کی بہن سعیدہ بنت زیدؒ بھی عظیم صوفی خواتین میں سے تھیں۔ سلمی نے ان کو رابعہ کے مثل لکھا ہے۔

عثامہ بنت بلالؒ مشہور صحابی حضرت ابی الدرداءؓ کی پوتی بھی بڑی عابدہ، زاہدہ اور نیک خواتین میں سے تھیں، ان کی بینائی جاتی رہی۔ لیکن وہ اس پر صابر و شاکر رہیں۔

امام محمد بن سیرینؒ کی بہن حفصہؒ کا تذکرہ بھی اپنے عہد کی بڑی عابدہ اور زاہدہ خواتین میں کیا جاتا ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں اور ابن الجوزی نے صفۃ الصفوۃ میں ان کا تذکرہ کیا ہے، سلمی نے بھی ان کا ایک مقولہ نقل کیا ہے۔

رابعہ بنت اسماعیلؒ ایک بڑے امیر گھرانے کی خاتون تھیں۔ ان کی شادی مشہور صوفی احمد بن ابی الحواریؒ سے ہوئی۔ انھوں نے اپنی ساری دولت اپنے شوہر پر قربان کر دی۔ اپنے شوہر سے مخاطب ہو کر فرماتی تھیں کہ: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی تھی کہ میرا مال آپ جیسا کوئی آدمی استعمال کرے۔

رابعہؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں برف کو دیکھتی ہوں تو اعمال ناموں کا تقسیم ہونا یاد آتا ہے۔ جب ٹڈیوں کو دیکھتی ہوں تو میدان حشر یاد آتا ہے اور مؤذن کی اذان سنتی ہوں تو قیامت کی منادی یاد آتی ہے۔

فاطمہ نیشاپوریہؒ بھی اپنے عہد کی عظیم صوفی خواتین میں تھیں۔ ابو یزید بسطامیؒ جیسے

Marfat.com

عظیم صوفی نے فاطمہ کی تعریف کی ہے۔ فرماتے تھے میں نے اپنی زندگی میں بس ایک مرد کو دیکھا اور ایک عورت کو، اس پایے کا کسی اور کو نہیں دیکھا۔ وہ عورت فاطمہ نیشاپوریؒ تھیں۔ ذوالنون مصریؒ فرماتے تھے کہ فاطمہؒ اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولیہ ہیں۔ سلمی نے لکھا ہے کہ اپنے عہد میں فاطمہ سے زیادہ معزز اور بزرگ کوئی خاتون نہیں تھی۔ ابن الجوزی نے النجوم الزاھرہ میں اور صفۃ الصفوۃ بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔

شام میں ایک عظیم صوفی خاتون ام ہارون الدمشقیہ بھی تھیں۔ ابوسلیمان دارانیؒ ان کے بارے میں کہتے تھے کہ میں نے شام میں ام ھارونؒ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ احمد بن الحواریؒ ان سے وعظ و نصیحت سنتے تھے۔

بصرہ کی ایک عارفہ بحریہ بھی تھیں۔ انھوں نے شقیق بلخیؒ کی خدمت میں رہ کر تربیت حاصل کی۔ حضرت شقیق بلخیؒ بھی ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ سلمیؒ نے بصرہ کی ایک بڑھیا کے حوالے سے لکھا ہے کہ بحریہ فرماتی تھیں کہ جب دل شہوات کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر اس کو علم سے انسیت ہو جاتی ہے، وہ اس کا اتباع کرتا ہے اور جو علم اسے حاصل ہوتا ہے اس کو برداشت کرنے کی اس کے اندر صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ابوحمزہؒ، ابوالحسین نوریؒ اور جنید بغدادیؒ کے حالات میں ایک خاتون زیتونہؒ کا نام آتا ہے جو دراصل ان تینوں بزرگوں کی خادمہ تھیں۔ عام طور پر مؤرخین نے ان کا تذکرہ محض ایک خادمہ کی حیثیت سے کیا ہے۔ سلمیؒ نے ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں جو تفصیلات دی ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی بڑی صوفی خاتون تھیں اور زیتونہ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کا اصل نام فاطمہ تھا۔ سلمی نے ان کے ایک واقعے کا ذکر کیا ہے جو دراصل ابوالحسین نوریؒ سے متعلق ہے اور اس کا تذکرہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں بھی کیا ہے۔

صفراء الرازیۃؒ نام کی ایک عابدہ خاتون کا تذکرہ السلمی نے کیا ہے۔ دراصل ابوحفص نیشاپوریؒ نے اپنے رے کے دوران قیام اس خاتون سے نکاح کیا تھا۔ جب

Marfat.com

رے سے جانے کا ارادہ کیا تو اس خاتون سے کہا کہ: چونکہ میں رے سے جا رہا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کب واپس آؤں گا اس لیے تم مجھ سے طلاق لے لو۔ اس خاتون نے اس کو پسند کیا کہ ابو حفص کے نکاح میں رہے اور چلتے ہوئے کچھ نصیحتیں ان سے سنیں۔ ان میں سے کچھ کا تذکرہ سلمی نے کیا ہے۔

احمد بن خضرویہؒ کی اہلیہ ام علیؒ بھی بڑی عابدہ زاہدہ اور عارفہ خاتون تھیں۔ خود بہت بڑے گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ السلمیؒ نے لکھا ہے کہ: کانت من بنات الرؤسا والاجلہ، ابو حفص نیشاپوریؒ اور ابو یزید بسطامیؒ نے ان کی بڑی تعریف کی ہے۔ ابو یزید بسطامیؒ نے کہا کہ جو کوئی راہ تصوف اختیار کرے وہ ام علی کی طرح کرے۔ سلمی نے ان کے بعض اقوال بھی نقل کیے ہیں۔

مشہور صوفی ابو عثمان الحیریؒ النیشاپوری کی بیٹی عائشہؒ بھی عابدہ و زاہدہ خواتین میں شمار ہوتی تھیں۔ السلمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ ابو عثمانؒ کی اولادوں میں سب سے زیادہ عابدہ و زاہدہ تھیں۔ السلمیؒ نے ان کی صاحبزادی ام احمد سے ملاقات کی اور ان کے بارے میں پوچھا، انھوں نے اپنی والدہ کے متعدد اقوال سنائے، ان میں ایک یہ ہے کہ میری والدہ نے مجھے نصیحت کی کہ: ''بیٹی جو فنا ہونے والا ہے اس پر خوش ہونے کی ضرورت نہیں اور جو چیز جانے والی ہے اس پر غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ خوش رہنے کے لیے اللہ کافی ہے اور اصل غم کی بات یہ ہے کہ تم اللہ کی معافی کے فیضان سے محروم ہو جاؤ''۔

ابو علی الروذباریؒ کی اہلیہ فاطمہ ام الیمنؒ بھی عظیم زاہدہ خاتون تھیں۔ سلمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ بڑی بزرگ خاتون تھیں، بڑی صاحب فہم تھیں اور بہترین گفتگو کرتی تھیں۔

فاطمہ دمشقیہؒ بھی ایک عظیم صوفی خاتون تھیں۔ سلمی کے بقول وہ صوفیہ پر تنقید کرتی رہتی تھیں، جب ابو الحسین المالکیؒ دمشق آئے تو انھوں نے جامع دمشق میں تقریر کی اور اچھی تقریر کی۔ اس کے بعد فاطمہؒ ان کی مجلس میں آئیں اور ان سے کہا اے ابو الحسن! آپ نے بلاشبہ اچھی تقریر کی اور آپ اچھی تقریر کرتے ہیں۔ لیکن یہ بتایئے کہ کیا آپ

Marfat.com

اچھی طرح خاموش بھی رہ سکتے ہیں تو ابوالحسن لاجواب ہو گئے۔ اور پھر کبھی نہیں بولے۔

اوپر کے صفحات میں ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ کی کتاب کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے کہ انہوں نے خواتین کے بارے میں کس طرح کی تفصیلات دی ہیں۔ پوری کتاب سامنے ہے۔ کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے خواتین کا تذکرہ جمع کرنے میں کتنی محنت کی اور اپنے عہد نیز متقدمین میں سے ایک خاصی تعداد میں صوفی خواتین کے حالات جمع کر دیے، صرف بصرہ، کوفہ اور شام و عراق ہی نہیں بلکہ ماوراء النہر، فرغانہ اور داغستان کے دور دراز علاقوں میں جو خواتین اپنے زہد وللٰہیت اور تصوف وسلوک کے لئے مشہور تھیں ان کے حالات بھی جمع کر دیئے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین اولا وآخرا. وصلی اللّٰہ علی محمد وآلہ وسلم کثیرا.

(تمام تعریفیں صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی۔ اور بے انتہا درود ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر۔)

١

رَابِعَۃ اَلعَدَوِیَّۃ

رابعہ العدویہؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ وہ آل عتیک کی آزاد کردہ باندی تھیں۔ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ[2] ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ ان کی باتوں پر بھروسا کرتے اوران سے نصیحت سننے اوران سے دعا کرانے کے متمنی رہتے تھے۔

رابعہ کے علم وحکمت کو سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ [3] نے روایت کیا ہے۔

محمد بن عبداللہ بن اخی میمیؒ نے ہم کو بذات خود بتایا کہ احمد بن اسحاق بن وھبؒ نے اپنے والد سے اورانھوں نے عبداللہ بن ایوب المقریؒ سے روایت کیا ہے کہ ہم کو شیبان بن فروخؒ

Marfat.com

نے بتایا وہ فرماتے تھے کہ ہم سے جعفر بن سلیمانؒ[۲] نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سفیان الثوریؒ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: مجھے ادب سکھانے والی اُس خاتون (یعنی حضرت رابعہؒ) کے پاس لے چلو، جس سے جدا ہو کر مجھے راحت نہیں ملتی۔ جب ہم ان کے پاس گئے تو سفیانؒ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہا: اَللّٰھُمَّ اِنی أسئالک السلامة (اے اللہ میں سلامتی چاہتا ہوں)۔ یہ سن کر حضرت رابعہؒ رونے لگیں۔ انھوں نے پوچھا؛ آپ کیوں رونے لگیں؟ رابعہؒ نے فرمایا کہ مجھے آپ نے رلایا ہے۔ انھوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ رابعہؒ نے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دنیا سے سلامتی یہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے اس کو چھوڑ دیا جائے، تو بھلا تمھیں سلامتی کیسے مل سکتی ہے؟ جب کہ تم اس دنیا میں پوری طرح لت پت ہو۔

ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید الرازیؒ[۵] نے ہم سے بیان کیا اور ان کو عباس بن حمزہؒ[۶] نے اور ان کو احمد بن ابی الحواریؒ[۷] نے اور ان سے عباس بن ولید مشرقیؒ نے روایت کیا ہے کہ شیبان الاُبلیؒ نے بیان کیا کہ میں نے رابعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ''ہر چیز کا ایک پھل ہوتا ہے اور معرفت کا پھل توجہ الی اللہ ہے'' (یعنی یہ کہ اللہ سے لو لگ جائے)۔ (لکل شئ ثمرة وثمرة المعرفة الاقبال)

اسی سند سے مروی ہے کہ رابعہؒ نے کہا میں استغفر اللہ کہنے میں قلت صداقت سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔

اسی سند سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کیسی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتی ہوں لیکن مجھے خالق کی محبت نے مخلوق کی محبت سے پھیر رکھا ہے۔

اسی سند سے مروی کہ رابعہ نے ایک دن رباحؒ[۸] کو دیکھا وہ ایک چھوٹے بچے کا بوسہ لے رہے تھے انھوں نے ان سے دریافت کیا: ''کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ انھوں نے کہا کہ ''میں نہیں سمجھتی تھی کہ آپ کے دل میں

Marfat.com

غیراللہ سے محبت کے لیے بھی کوئی جگہ ہے۔'' یہ سن کر رباحؒ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو کہا: '' بلکہ یہ تو رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔''

میں نے ابو بکر رازیؒ ۹ کو فرماتے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوسلمہ البلدیؒ سے اور انھوں نے میمون ابن الاصبغؒ سے اور انھوں نے سیارؒ سے اور انھوں نے جعفرؒ سے روایت کیا ہے کہ محمد بن واسعؒ ۱۰ رابعہؒ کے پاس گئے، دیکھا وہ جھوم رہی تھیں۔ انھوں نے دریافت کیا: آپ کیوں جھوم رہی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں رات اپنے رب کی محبت میں مدہوش ہو گئی تھی۔ جب سے صبح ہوئی ہے میں اسی (شب کے) کے خمار میں ہوں۔

میں نے محمد بن عبداللہ بن اخی میمیؒ سے بغداد کے محلّہ قطیعۃ الدقیق میں سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہم کو احمد بن اسحاق بن وھب البزازؒ نے اور ان سے عبداللہ بن ایوب المقریؒ ۱۱ نے اور ان کو شیبان بن فروخؒ نے بتایا کہ جعفر بن سلیمان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میرے سامنے رابعہ العدویہؒ سے سفیان الثوریؒ نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے جس سے بندہ اللہ عزوجل کے سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے؟ یہ سن کر وہ رونے لگیں اور کہا کہ یہ سوال مجھ جیسی سے کیا جا رہا ہے؟ بندے کو اللہ عزوجل کے سب سے زیادہ قریب پہنچانے والی چیز یہ ہے کہ وہ (اللہ) جان لے کہ بندہ دنیا اور آخرت میں اس کے سوا کسی چیز سے محبت نہیں کرتا۔''

اسی سند سے مروی ہے کہ، سفیان ثوریؒ نے رابعہؒ کے سامنے کہا: ہائے غم۔ یہ سن کر انھوں نے کہا: '' جھوٹ مت بولو، یہ کہو: ہائے غم کی کمی، اگر تم سچ مچ مغموم ہوتے تو تمھیں زندگی راس نہ آتی ''۔ اسی سند سے مروی ہے کہ رابعہؒ نے فرمایا: میرا غم یہ نہیں ہے کہ مجھے غم ہے، بلکہ میرا غم یہ ہے کہ مجھے غم ہے ہی نہیں۔

اسی سند سے مروی ہے کہ حضرت رابعہؒ بصرہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے

Marfat.com

گزریں جس کو بدکاری کے جرم میں پھانسی دی گئی تھی۔ انھوں نے فرمایا: ''میرے باپ قربان ہوں کیا یہی وہ زبان ہے جس سے تو کہتا تھا لا الٰہ الا اللہ''۔ حضرت سفیانؒ نے بتایا کہ: انھوں (رابعہ) نے اس شخص کے اچھے اعمال کا بھی تذکرہ کیا تھا۔ اسی سند سے مروی ہے کہ صالح المریؒ نے ان کے سامنے کہا: ''جو دروازے کو کھٹکھٹاتا رہے گا اس کے لیے دروازہ کھل جائے گا''۔ انھوں نے جواب دیا کہ دروازہ تو کھلا ہوا ہے دیکھنا یہ ہے کہ کون اس میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

۱۔ رابعہ بصریہؒ کے حالات بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ کیجیے: صفۃ الصفوۃ ص: ۶۔۵۹۵، سیر اعلام النبلاء ۸/۲۔۲۴۱، العبر ۱/۲۱۴، البدایۃ والنہایہ ۱۳/۳۔۶۳۲، (وفیات سنہ ۱۸۵) طبقات الاولیاء، ابن الملقن، ص ۴۰۸، النجوم الزاہرۃ ۱۵/۳۴۰، شذرات الذہب ۱/۱۹۳، الدر المنثور فی طبقات ربات الخذور ۲۰۲، ۲۰۳، اعلام النساء ۱/۴۳۰-۴۳۲، ان کے علاوہ اور بہت سی کتابوں میں ان کا تذکرہ ہے بلکہ اردو عربی اور انگریزی میں متعدد کتابیں خاص حضرت رابعہؒ کے حالات میں لکھی گئیں۔

۲۔ امام سفیان الثوریؒ (۱۶۱ھ/۷۷۷ء) فقہ و حدیث کے بڑے امام تھے۔ ان کا مستقل فقہی مسلک بھی تھا۔ حضرت رابعہؒ سے ان کے تلمذ یا استفادے کا تذکرہ دیگر کتابوں میں نہیں ملتا صرف سلمی نے ذکر کیا ہے۔ ایک بات اور ہے کہ رابعہؒ امام سفیانؒ سے کم از کم ۲۰ برس چھوٹی تھیں اور اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں کسی مستند مرجع کے بغیر یہ تسلیم کر لینا کہ وہ حضرت رابعہؒ سے استفادہ کرتے تھے درایۃ مستبعد لگتا ہے۔ البتہ حضرت رابعہ بصریہ کی جلالت اور بزرگی پر اس سے کوئی حرف نہیں آتا۔ بہت سے جلیل القدر محدثین اور علماء نے ان کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن جوزی اور امام شعرانی نے ان کی بڑی تعریف کی ہے۔

Marfat.com

۳۔ شعبۃ بن الحجاجؒ (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) اپنے وقت کے عظیم محدث تھے امام سفیان ثوریؒ کے ہم پلہ لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ امام سفیان ثوری اور حضرت رابعہؒ کے بارے میں مذکور درایتی استبعاد ان کے معاملے میں بھی ہے۔

۴۔ جعفر بن سلیمان الضبعی ((۱۷۰ھ/۹۵۔۷۹۴ء) معروف محدث تھے۔ حضرت رابعہؒ کے اقوال بھی انہوں نے روایت کیے ہیں۔ (حلیۃ الاولیا، ص۶/ ۲۷۸۔۲۹۶)

۵۔ ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید الرازیؒ مشہور صوفی تھے۔ ابن وارہ اور عباس بن حمزہؒ کی صحبت میں رہے۔ (میزان الاعتدال، ص۴/ ۳۶) حافظ ذہبی نے بحیثیت راوی ان کو مجہول قرار دیا ہے۔ ابو عبد الرحمٰن السلمی کے مخصوص اساتذہ میں تھے۔ انھوں نے طبقات الصوفیہ میں ان سے بکثرت روایت لی ہیں۔

۶۔ ابوالفضل عباس بن حمزہؒ النیشاپوری (۲۸۸ھ/ ۹۰۱ء) بڑے صوفی اور بزرگ تھے حدیث کا درس ھشام بن عمار وغیرہ سے لیا. ذوالنون مصری اور احمد بن ابی الحواری کے تربیت یافتہ تھے ان کے تلامذہ میں قتیبہؒ، اسحاق بن راھویہؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ابراھیم بن ابراھیم الدورقیؒ جیسے لوگ شامل تھے۔ بڑے عبادت گذار اور متقی تھے. (تاریخ دمشق ص ۳۴۵/۲۶۔۳۴۸)

۷۔ احمد بن ابی الحواریؒ (۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء) جلیل القدر صوفی تھے، ریحانۃ الشام کہلاتے تھے۔ ابوسلیمان دارانیؒ کی خدمت میں رہ کر سلوک کے منازل طے کیے، ان کے افکار سے حضرت جنید بغدادی بہت متاثر تھے۔ وہ اتباع سنت پر بہت زور دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے سنت کی اتباع کے بغیر کوئی کام کیا اس کا عمل باطل ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۹۸۔۱۰۲؛ حلیۃ الاولیا، ص ۱۰/ ۵۔۳۳)

۸۔ ابوالمہاجر رباح بن عمر القیسیؒ (۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) بصرہ کے مشہور صوفی تھے حدیث کے راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ (حلیۃ الاولیا، ص ۱۹۶۔۱۹۷)

۹۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن شاذان الرازیؒ (۳۷۶ھ/ ۹۸۶ء) بڑے جلیل القدر صوفی اور عالم تھے۔ بکثرت اسفار کرتے تھے، سمرقند، بخارا اور نیشاپور میں رہے، اگرچہ حافظ ذہبی نے ان پر تنقید کی تھی لیکن صوفیہ کے درمیان بہت مقبول تھے، السلمیؒ نے ان سے بکثرت روایات لی ہیں، خطیب بغدادی نے ان کی تاریخ وفات بروز اتوار ۲۳ جمادی الآخر لکھی ہے (تاریخ بغداد، ص ۵/ ۴۶۴)

Marfat.com

۱۰۔ محمد بن واسع بن جابر الازدی، ابوبکر الزاھدؒ (۱۲۷ھ/۷۴۴ء) اپنے وقت کی مشہور شخصیت تھے بڑے پائے کے عالم اور زاہد تھے، امام مالک بن انس اور حسن بصریؒ سے حدیث کا درس لیا، ثقہ راویوں میں شمار ہوتے تھے، اپنے علم وفضل کے مقابلے میں اپنے زہد وتقوی کے لیے زیادہ مشہور ہوئے۔ (خلاصہ تہذیب الکمال، ص ۳۰۹ طبقات الصوفیہ ص ۴۳۵) (حاشیہ)

۱۱۔ غالباً یہ ابومحمد عبداللہ بن ایوب بن زاذان ، الضریر المعروف بالقربیؒ (۲۹۲ھ/۹۰۴ء) ہیں، کتابت کی غلطی سے المقری ہوگیا، ابوداؤد طیالسیؒ کے شاگرد تھے۔ بحیثیت راوی کمزور تھے، ان کی مرویات پر تنقید کی گئی ہے، (تاریخ بغداد، ص ۹/۴۱۳)

Marfat.com

۲

لُبَابَۃ المُتَعَبِّدَۃ ؒ

لبابۃ المتعبدؒ[1] اہل بیت المقدس میں سے تھیں۔ بڑی صاحب معرفت اور صاحب مجاہدات وریاضات تھیں۔

ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید الرازیؒ نے ہم کو خبر دی، کہ عباس بن حمزہؒ نے احمد بن ابی الحواریؒ سے روایت کیا ہے کہ محمد بن روح نے بتایا کہ مشہور عابدہ لبابۃؒ نے فرمایا: ''مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھ کو اپنے سوا کسی اور میں مشغول دیکھے''۔

لبابۃؒ فرماتی ہیں کہ ''میں محنت وریاضت سے عبادت کرتی رہی، یہاں تک کہ مجھے اس میں لذت آنے لگی، پس جب میں لوگوں سے ملنے سے تنگ آ جاتی ہوں تو اللہ کا ذکر میرے لیے مونس ہوتا ہے اور جب مخلوق کی بات مجھ کو تھکا دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے یکسو ہونے اور اس کی فرماں برداری سے مجھے راحت ملتی ہے۔''

ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ میں حج کرنا چاہتا ہوں۔ اس موقعے پر میں کیا دعا مانگوں۔ انھوں نے جواب دیا: ''اللہ تعالیٰ سے دو چیزیں مانگو:، ایک یہ کہ وہ تم سے راضی ہو جائے اور تم کو اس مقام پر پہنچائے جو اس سے راضی ہونے والوں کا مقام ہے اور دوسری یہ کہ وہ تیرا ذکر اپنے دوستوں (یعنی فرشتوں) میں کرے''۔

---

[1] صفۃ الصفوۃ، ص ۱۰۷، اعلام النساء، ص ۴/۲۷۵
لبابہؒ کا تذکرہ اسی کتاب کے نمبر ۲۲ پر بھی آ رہا ہے

Marfat.com

۳

مَرْیَمُ الْبَصَرِیَّةُ

مریم البصریہؒ[1] اہل بصرہ میں سے تھیں۔ حضرت رابعہؒ کی خادمہ تھیں ان کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کی اور ان کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔ حضرت مریم اکثر محبت الٰہی کے بارے میں گفتگو کرتیں تھیں اور جب وہ محبت کے علوم و معارف سنتیں تو بے خود (مدہوش) ہو جاتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ کسی واعظ کی محفل میں شریک ہوئیں۔ اس (واعظ) نے محبت کے بارے میں گفتگو کی جسے سن کر ان کا پتا پھٹ گیا اور مجلس میں ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

محمد بن احمد بن سعید الرازیؒ نے ہم کو خبر دی اور ان کو عباس بن حمزہ نے بتایا کہ ان سے احمد بن ابی الحواریؒ نے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن عمیرؒ[2] فرماتے تھے کہ مریم البصریہ ابتدائے شب میں عبادت کے لیے کھڑی ہوئیں۔ جب یہ آیت پڑھی:

اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ. (الشوراء: ۱۹)

(اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔)

تو اس سے آگے نہ بڑھ سکیں اور صبح تک یہی دہراتی رہیں۔

مریمؒ فرماتی ہیں کہ میں نے جب سے یہ آیت پڑھی ہے:

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. (الذاریات ۲۲)

(اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔)

Marfat.com

تب سے روزی کے لیے جدوجہد کرنا اور طلب رزق میں سرگرداں رہنا بند کر دیا۔

---

1. صفۃ الصفوۃ، ص ۵۹۸، اعلام النساء، ص ۶/ ۳۸

2. حضرت عبدالعزیز بن عمیرؒ (۲۰۰ھ/ ۸۱۵ء) اصلاً تو خراسان کے رہنے والے تھے لیکن دمشق میں بود و باش اختیار کر لی تھی، احمد بن الحواری نے ان سے روایات لی ہیں۔ ان کا ایک قول ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی کا ہو جائے تو اس کے اثرات (عزت و دولت) اس کے اوپر ظاہر ہوتے ہیں تو جو شخص احکم الحاکمین کا ہو جائے اس کے اثرات اس پر کیوں نہ ظاہر ہوں گے۔ (صفۃ الصفوۃ، ص ۷۰۰)

Marfat.com

۴

مُومِنَۃ بِنتِ بُہلُولؒ

مومنہ بنت بہلولؒ[1] دمشق کی رہنے والی تھیں اور بڑی عبادت گزار خواتین میں سے تھیں۔ عظیم عارفہ تھیں۔ میں نے اپنے والد کی ایک یادداشت میں مومنہ بنت بہلولؒ کا یہ مقولہ لکھا دیکھا کہ: دنیا اور آخرت صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے، یا اس کی صناعی اور قدرت کے آثار کو دیکھنے کی وجہ سے خوش گوار ہے (یعنی یہاں اور کوئی کشش نہیں) اور جو شخص مقام قرب سے روک دیا جاتا ہے اس کو ان (ظاہری) آثار سے انسیت ہو جاتی ہے اور اس وقت سے زیادہ وحشت (توحش) کا لمحہ کون سا ہوگا جس لمحہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے۔

میرے والدؒ نے مزید لکھا تھا کہ مومنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ احوال کہاں سے حاصل ہوئے؟ انھوں نے فرمایا: ''سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکام کا اتباع کر کے، مسلمانوں کے حقوق کی تعظیم (ادائیگی) کر کے اور نیک و صالح لوگوں کی خدمت کر کے''۔

ابوالمفضل الشیبانیؒ سے میں نے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میں نے دمشق کی عابدہ مومنہ بنت بہلولؒ سے سُنا، وہ فرماتی تھیں: ''اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! (یعنی اے میرے رب) دنیا اور آخرت صرف تجھ سے ہی خوشگوار ہے۔ میرے اوپر اپنے دیدار سے محرومی اور عذاب کو جمع مت کر''۔

---

[1] مختصر تذکرہ صفۃ الصفوۃ، ص ۴۲۵، اعلام النساء، ص ۵/۱۲۶-۱۲۷

Marfat.com

۵

مُعَاذَة بِنتِ عَبدُاللّٰه العَدَوِيَّة

معاذۃ بنت عبداللہ العدویہؒ[1] رابعہؒ کی ہم پلہ صوفی خاتون تھیں اور ان سے بڑی انسیت رکھتی تھیں۔ انھوں نے چالیس سال تک اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں (یعنی اللہ تعالی کی ہیبت سے)۔ وہ دن میں کھانا نہیں کھاتی تھیں اور رات کو سوتی نہیں تھیں۔ کسی نے ان سے کہا کہ اس سخت ریاضت ومشقت کے ذریعہ آپ نے اپنے آپ کو کیوں اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اس سے آپ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ انھوں نے جواب دیا: نہیں (میں نے خود کو اذیت میں مبتلا نہیں کیا ہے بلکہ)! میں نے دونوں کاموں کو ایک وقت سے دوسرے وقت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔ میں نے نیند کو رات سے دن کے لیے اور کھانے کو دن سے رات تک کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔

میں نے اپنے والد کی ایک یادداشت میں دیکھا کہ ایک عورت معاذہ العدویہؒ کی خدمت کرتی تھی، اور معاذہؒ کا حال یہ تھا کہ وہ نمازوں سے اپنی راتوں کو زندہ کرتی تھیں۔ جب نیند کا غلبہ ہوتا تو کھڑی ہو کر گھر میں ٹہلنے لگتیں اور کہتیں: اے نفس! نیند تیرے سامنے ہے۔ اگر میں مر جاؤں گی تو قبر میں تو حسرت یا خوشی کے عالم میں ہمیشہ رہے گا۔ ان کا یہ سلسلہ جاری رہتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

---

[1] معاذہؒ کے حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: طبقات ابن سعد، ص ۸/۴۸۳، صفۃ الصفوۃ، ص ۴-۵۹۲ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن یحیی بن معین، ص ۲۱۵، سیر اعلام النبلا، ص ۴/ ۵۰۸، ۵۰۹،

Marfat.com

العبر فی خبر من غبر، ص ۱/۱۲۲، تہذیب التہذیب، ص ۱۲/۴۵۲، طبقات الشعرانی، ص ۱/ ۶۵، شذرات الذھب، ص ۱/۱۲۲، البیان التبیین، ص ۱/۳۶۴۔

معاذہؒ مشہور تابعی صلہ بن اشیم العدویؒ کی بیوی تھیں۔ صلہ بن اشیم کی وفات کے بارے میں ایک روایت تو یہ ہے کہ وہ عراق پر حجاج کی حکمرانی کے شروع کے ایام میں ۷۵ھ/۶۹۴ء میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ یزید بن معاویہ کی خلافت میں اور ایک روایت کے مطابق ۳۵ھ/ ۶۵۵ء میں بحستان میں قتل ہوئے اس وقت ان کی عمر ۱۳۰ سال تھی۔ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس طرح سے انھوں نے دور جاہلیت کو بھی دیکھا ہوگا۔ اصابہ، ص ۳/۶۳۴، حلیۃ الاولیا، ص ۲/ ۲۳۷-۲۴۳۔

سیر اعلام النبلا، ص ۴/ ۵۰۹ میں حضرت معاذہؒ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کی وفات سنہ ۸۳ھ/۷۰۲ء میں یا سنہ ۱۰۱ھ/۷۱۹ء میں ہوئی۔

معاذہؒ کو رابعہ بصریہؒ کی ہم عصر قرار دینے میں ابو عبد الرحمٰن کو تسامح ہوا ہے۔ دونوں میں معاصرت نہیں ہو سکتی۔ چونکہ جن ایام میں حضرت معاذہ کی وفات ہوئی انہی ایام میں حضرت رابعہ کی ولادت ہوئی ہے۔

Marfat.com

۶

شبکۃ البصریۃ

شبکۃ البصریہؒ اپنے بھائی کی مرید تھیں، جو بڑے صاحب ورع صوفی تھے۔ شبکہ کے گھر میں ان کی شاگردوں اور مریدوں کے لیے کولکیاں[۱] بنی ہوئی تھیں (جن میں ان کے مرید رہا کرتے) تھے اور وہ ان کو مجاہدہ کے طریقے اور علم حقیقت سکھاتی تھیں۔ وہ کہتی تھیں: ''اپنے دل کو ریاضت کے ذریعے پاک کرلو۔ جب وہ پاک ہو جائے گا تو اس کو عبادت میں اسی طرح راحت ملنے لگے گی، جس طرح اس سے قبل اس کو اس میں پریشانی ہوتی تھی''۔ ابوسعید بن الاعرابیؒ[۲] نے اپنی کتاب الطبقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ چھوٹے چھوٹے کمرے، جو عام طور پر خانقاہوں میں انفرادی ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں، ان کو کولکی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ احمد بن محمد بن زیاد، ابوسعید بن الاعرابیؒ (۳۴۱ھ/۹۵۲ء) اپنے وقت کے جلیل القدر صوفی، محدث، اور اپنے وقت کے شیخ تھے، مسجد حرام کے امام بھی رہے، امام ذہبی نے ان کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے، حضرت جنید بغدادی کے مخصوص شاگرد تھے، ان کے علاوہ الزعفرانی اور، سعدان بن نصر سے حدیث وفقہ اور عمرو بن عثمان مکی اور ابوالحسین نوری سے سلوک کی تربیت حاصل کی، ان کی تصنیف کردہ متعدد کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۲۷۔۴۳۰)

Marfat.com

۷

نُسَیّۃ بِنتِ سَلُمانؒ

نسیۃ بنت سلمانؒ یوسف بن اسباطؒ[1] کی بیوی تھیں۔ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شوہر سے کہا: ''اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آپ سے پوچھے گا اس لئے آپ مجھے حلال کے سوا کچھ اور نہ کھلائیں، اور میری وجہ سے اپنا ہاتھ مشکوک چیزوں کی طرف نہ بڑھائیں''۔

ان کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تو انھوں نے اپنے رب سے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے اپنی خدمت کے اہل نہیں سمجھا اس لیے مجھے مخلوق (بیٹے) میں مشغول کر دیا۔

[1] یوسف بن اسباط الشیبانیؒ (۱۹۹ھ/۸۱۴ء) ابتدائی عہد کے مشہور صوفی اور محدث تھے، شیخ الحدید نامی بستی کے رہنے والے تھے، جو حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے، حبیب بن سنانؒ، عامر بن شریحؒ اور سفیان ثوریؒ سے انہوں نے روایات لی ہیں، یحیی بن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے، ان کا مشہور قول ہے کہ تواضع کی حدیہ ہے کہ آدمی اپنے علاوہ ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ (میزان الاعتدال، ص ۵/ ۱۸۷ انمبر ۹۳۱۱)

Marfat.com

۸

رَیحَانَۃ اَلوَالِھۃؒ

ریحانہ الوالہہؒ [1] بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون تھیں۔ اور اپنے عہد کے نامور صوفی وزاہد حضرت صالح المریؒ [2] کی معاصر تھیں۔ انھوں نے اپنے گریبان پر لکھ رکھا تھا:

انت انسی و ھمتی و سروری — ابی القلب ان یحب سواک

یا عزیزی و ھمتی و مرادی — طال شوقی متی یکون لقاک

لیس سؤلی من الجنان نعیم — غیر انی ارید ان القاک

تو میرا انس ہے، میری قوت ہے اور میرا سرور ہے
دل کو گوارا نہیں کہ وہ تیرے سوا کسی اور سے محبت کرے
اے میرے محبوب، اے میرے مطلوب اور اے میرے مقصود!
انتظار کی گھڑیاں طویل ہوگئی ہیں تجھ سے ملاقات کب ہوگی؟
جنت کی طلب سے میرا مقصد عیش نہیں ہے
بلکہ میں تو تیرے دیدار کی آرزومند ہوں

---

[1] صفۃ الصفوۃ، ص ۴-۶۱۲

[2] حضرت صالح المریؒ (۱۷۶ھ/۷۹۲ء) اپنے وقت کے جید عالم، واعظ اور زاہد تھے، بنی قیس کے خاندان بنی مرہ کے موالیوں میں سے تھے، مختلف تذکرہ نگاروں نے ان کی قرأت قرآن کی بڑی تعریف کی ہے کہ بہت خوبصورت آواز میں تلاوت کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ص ۶/۱۶۵)

Marfat.com

۹

غُفَیرَۃُ العَابِدَۃؒ

غفیرہ العابدہؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ معاذہ العدویہؒ کی صحبت میں رہیں۔ ابراہیم بن الجنید[2] نے محمد بن الحسینؒ[3] سے اور انہوں نے یحییٰ بن بسطام سے بیان کیا ہے کہ غفیرہ العابدہؒ اتنا روتی تھیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: نابینا ہونا کتنی بڑی مصیبت ہے؟! غفیرہؒ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ سے حجاب اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں اس کی مراد کو سمجھنے سے دل کا اندھا رہنا اور زیادہ سخت ہے، اور زیادہ سخت ہے''۔

---

1. صفۃ الصفوۃ ص۹۔۵۹۸
2. ابواسحاق ابراہیم بن جنید الختلیؒ (۲۶۰ھ/۸۸۳ء) بڑے صوفی اور محدث تھے یحییٰ بن معین کے شاگرد تھے، سامراء میں رہتے تھے، انہوں نے زہد و رقائق میں کتابیں لکھیں ہیں، ان کی کتابوں میں کتاب الکرم والجود والسخا اور کتاب الرھبان مشہور ہوئیں۔
ان کا ایک قول امام قشیری نے نقل کیا ہے کہ آدمی کو چار چیزوں کے بارے میں بالکل نہیں ہچکچانا چاہئے چاہے وہ حاکم ہی کیوں نہ ہو، ''باپ کے احترام میں اپنی جگہ سے کھڑا ہونا، مہمان کی خدمت کرنا، اس عام کا احترام کرنا جس سے علم سیکھتا ہو، اور جس بات کا علم نہ ہو اس کے بارے میں سوال کرنا''۔ بحیثیت محدث وہ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ (تاریخ بغداد، ص۶/۱۲۰)

Marfat.com

۳ے محمد بن الحسین البرجلانی (۲۳۸ھ/۸۵۲ء) بغداد کے مشہور صوفیہ میں تھے۔بغداد کے محلّہ البرجلانیہ کے رہنے والے تھے۔امام احمد بن حنبل ان کا بڑا اکرام کرتے تھے ایک مرتبہ کسی نے امام احمد سے زہد کے متعلق کسی حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کی محمد بن الحسین سے پوچھو۔خطیب بغدادی نے ان کی ایک کتاب ''الزہد والرقائق'' کا تذکرہ کیا ہے ،فؤاد سیزگین کے مطابق اس وقت ان کی ایک کتاب موجود ہے جس کا نام ہے''کتاب الکرم والجود وسخاء النفس''۔اس کا مخطوطہ کتب خانہ ظاہریہ میں موجود ہے۔(تاریخ بغداد،ص۳/۵۔ تاریخ التراث العربی،ص۱/۴/۱۱۱)

Marfat.com

۱۰

عَافِيَةَ المُشتَاقَة

عافیۃ المشتاقہؒ کا تعلق بصرہ کے خاندان عبدالقیسؒ سے تھا۔ ان کے مزاج میں بڑا والہانہ پن اور جنون وسکر تھا۔ کثرت سے ذکر کرتی تھیں۔ لوگوں سے کم ہی مانوس ہوتی تھیں۔ ابراہیم بن الجنید[1] نے کہا ہے کہ ”عافیہ شب زندہ دار تھیں اور دن قبرستان میں گزارتی تھیں وہ کہتی تھیں کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب سے مناجات کرنے سے نہیں اکتاتا اور اپنے محبوب کے سوا کسی اور کی پروانہیں کرتا۔ ہائے شوق، ہائے شوق، ہائے شوق“۔ (تین مرتبہ)

---

[1] ابراھیم بن الجنید کے لئے دیکھئے اسی کتاب میں تذکرہ نمبر۲ حاشیہ نمبر۱

Marfat.com

۱۱

اُمّ عبداللہ

ام عبداللہ بنت خالد بن معدانؒ[۱] اسماعیل بن عیاشؒ[۲] کی والدہ تھیں۔ محمد بن اسماعیل بن عیاشؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں بتایا کہ میں نے اپنی والدہ ام عبداللہ سے سنا وہ فرماتی تھیں: "اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں ضرور داخل کرے گا، تب بھی میری عبادت وریاضت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ بندوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ برابر اپنے آقا کی خدمت کرتے رہیں۔"

۱۔ ام عبداللہ کے والد خالد بن معدان ابن ابی کربؒ (۱۰۳ھ/۷۲۱ء) بڑے محدث تھے۔ بہت سے صحابہ کرام سے روایات بیان کیں۔ امام اوزاعی حضرت خالد کا بڑا اکرام کرتے تھے، جب ان کی وفات ہوگئی تو انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ ان کی اولاد ہے لوگوں نے بتایا کہ دو بیٹیاں ہیں، امام اوزاعی نے لوگوں سے کہا کہ ان کی روایات ان کی بیٹیوں سے سنو، یہی وجہ ہے کہ خالد بن معدان کی روایات ان کی دونوں بیٹیوں سے ہی مروی ہیں ان کی ایک بیٹی کا اوپر تذکرہ آیا ہے اور دوسری بیٹی عبدہ تھی۔ ان کی ایک باندی بھی تھیں جن کا نام ام الضحاک بنت راشد تھا انہوں نے بھی ان کی روایات بیان کی ہیں۔ (سیر اعلام النبلا، ص ۴/ ۵۳۶۔۵۴۰)

۲۔ اسماعیل بن عیاش بن سلیم العنسیؒ (۱۸۱ھ/ ۷۹۷ء) مشہور محدث تھے۔ ذہبی نے ان کو علم کا سمندر لکھا ہے۔ بڑی جلالت شان کے مالک تھے، اپنے وقت کے امام تھے، سفیان ثوریؒ اور اعمشؒ کے شاگرد تھے، ان کا علمی درجہ ایسا تھا کہ ان کے اساتذہ نے بھی ان سے احادیث روایت کیں۔ (سیر اعلام النبلا، ص ۸/ ۳۱۳)

Marfat.com

۱۴

اُنیسَۃ بِنت عَمرو العَدویّۃؒ

اُنیسہ بنت عمرو العدویہؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ وہ معاذہ العدویہؒ کی شاگرد اور ان کی خادمہ تھیں۔

میں نے اپنے نانا اسماعیل بن نجیدؒ[2] سے سنا، وہ فرماتے تھے، میں نے مسدد بن قطنؒ سے سنا، وہ فرماتے تھے ہم سے محمد بن حسنؒ نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن جبلہؒ نے روایت کیا ہے کہ اُنیسہ بنت عمروؒ، جو معاذہ العدویہؒ کی خادمہ تھیں، وہ فرماتی تھیں: ''جتنی مشقت مجھے حلال کھانے اور کمانے کے معاملے میں اپنے نفس کو سدھانے میں ہوئی اتنی کسی اور کام میں نہیں ہوئی''۔

---

1. انیسہ کا تذکرہ اسی کتاب میں نمبر ۳۹ پر دوبارہ آ رہا ہے۔
2. ابوعمرو، اسماعیل بن نجید بن احمد السلمیؒ (۳۶۶ھ/۹۷۶ء) اپنے وقت کے مشہور صوفی تھے، ابوعثمان الحیری کے مخصوص تلامذہ میں سے تھے حضرت جنید بغدادی کی صحبت میں بھی رہے۔ امام قشیری نے ان کو صاحب شانِ عظیم لکھا ہے۔ اس کتاب کے مصنف ابوعبدالرحمٰن السلمی ان کے نواسے تھے، تصوف کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے اوامر کو بجالانا اور نواہی پر صبر کے ساتھ کاربند رہنا ہی تصوف ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۵۴۔۴۵۷)

Marfat.com

۱۴

اُمُّ الاَسوَدؒ

ام الاسود بنت زید العدویہؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ معاذہؒ (العدویہ) ان کی رضاعی ماں تھیں یعنی معاذہ نے ان کو دودھ پلایا تھا۔ مسدد بن قطنؒ نے محمد بن حسینؒ سے اور انھوں نے یحییٰ بن بسطامؒ سے اور انھوں نے عمران بن خالدؒ سے روایت کیا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ام الاسود بنت زیدؒ نے بیان کیا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (الحجر ۸۵)

(اے نبی آپ کافروں سے خوبصورت انداز میں درگذر کریں)

کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اس کا مطلب ہے ایسی رضامندی جس میں عتاب نہ ہو۔

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۸-۵۹۷ ام الاسود کا تذکرہ نمبر ۴۰ پر دوبارہ آرہا ہے۔ ام الاسود مشہور محدث علقمہ بن ابراہیم النخعیؒ (۱۱۰ھ/۷۲۸ء) کی بھتیجی تھیں۔

Marfat.com

۱۴

شَعوَانۃؒ

شعوانہؒ[۱] ابُلّہ[۲] میں رہتی تھیں، وہ عجیب و غریب شخصیت کی مالک تھیں۔ ان کی آواز بہت اچھی تھی۔ اچھا گاتی تھیں، لوگوں کے درمیان وعظ کہتی تھیں۔ ان کو چیزیں پڑھ کر سناتی تھیں۔ زہاد، عبادت گزار، اولیا، اہل دل اور مجاہدہ کرنے والے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ وہ خود بھی بڑی مجاہدہ کرنے والی، اللہ سے ڈرنے والی، رونے والی اور رلانے والی خاتون تھیں۔

مسدد بن قطنؒ نے محمد بن الحسینؒ کو بتایا کہ ابومعاذؒ[۳] نے ابوعونؒ سے روایت کیا ہے کہ شعوانہؒ اتنا روتی تھی کہ ہم کو ان کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہونے لگا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم کو آپ کے نابینا ہونے کا خوف ہے۔ یہ سن کر وہ رونے لگیں اور کہا: خوف! اللہ کی قسم، کوئی شخص دنیا میں رونے کی وجہ سے نابینا ہو جائے وہ میرے نزدیک اس شخص سے بہتر ہے جو آخرت میں جہنم کی آگ سے اندھا ہو۔

شعوانہؒ کہتی تھیں، کوئی آنکھ محبوب سے جدا ہو اور بغیر روئے اس سے ملنے کی مشتاق ہو یہ بات زیب نہیں دیتی۔ (عین فارقت حبیبھا واشتاقت الی لقائه بغیر بکاء، لا یحسن)

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۲۔۶۱۱، اعلام النساء، ص ۲/۲۹۹، طبقات الشعرانی، ص ۱/۶۷۔ الدر المنثور فی ربات الخدور، ص ۲۵۶، تلبیس ابلیس، ص ۳۱۰

۲۔ اُبُلّۃ ایک مقام کا نام ہے، جو بصرہ سے چار فرسخ کی دوری پر واقع ہے۔

۳۔ ابومعاذ سے مراد، ابومعاذ القزوینیؒ ہیں۔ جن کا تذکرہ امام قشیری نے الرسالۃ میں کیا ہے، ان کے حالات نہیں مل سکے۔ (الرسالہ القشیریہ، ص ۱۱۸)

Marfat.com

۱۵

سَعِیدَۃ بِنتِ زَیدؒ

سعیدہ بنت زیدؒ، مشہور محدث حماد بن زیدؒ[۱] کی بہن تھیں۔ وہ بصرہ کی عارفات میں سے تھیں۔ اپنی عظمت و بزرگی میں حضرت رابعہ بصریہؒ کے ہم پلہ تھیں۔ وہ بہت ریاضت و مجاہدہ کرتی تھیں اور ہمیشہ فکر و تدبر میں محو رہتی تھیں۔ ان کے بارے میں مروی ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں: ''جو شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے فیضان اور اپنے قلت شکر پر غور کرے گا، وہ اپنے اوپر عطایا اور بخشش کی کثرت کے باوجود مانگنے سے شرمائے گا۔''

۱۔ ابو اسماعیل حماد بن زیدؒ (۱۷۹ھ/۷۹۵ء) بڑے پائے کے محدث تھے بصرہ میں رہتے تھے، فقہ میں ظاہری روایت کے متبع تھے، امام سفیان ثوریؒ اور شعبہؒ ان کے استاد تھے۔ علی ابن مدینیؒ اور قتیبہ بن سعیدؒ ان کے تلامذہ میں تھے، عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا کہ حماد بن زید بصرہ میں اپنے عہد کے امام تھے۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ نے ان کی تعریف میں یہ شعر کہے۔

ایھا الطالب علما ائت حماد بن زید

تقتبس حلما و علما ثم قیدہ بقید

(اے حصول علم کے خواہشمند، حماد بن زید کے پاس آ، ان سے علم اور حلم حاصل کر اور پھر اس کو لکھ لے۔ (سیر اعلام النبلاء، ص ۷/۴۵۶۔۴۶۶)

Marfat.com

۱۶

عَثَامَہ بِنتِ بِلَال بِن اَبی الدَرْداءؒ

عثامہ بنت بلال بن ابی الدرداءؒ متقی اور عبادت گزار خواتین میں سے تھیں۔ مسلسل شب بیداری اور کثرتِ گریہ کی وجہ سے ان کی آنکھیں جاتی رہیں، لیکن اس پر انھوں نے صبر کیا۔

ابوالفتح یوسف بن عمر الزاہدؒ (القواس)[۲] نے بغداد میں ہم کو بتایا اور جعفر بن محمد بن نصیرؒ[۳] نے اور ان کو احمد بن محمد بن مسروقؒ[۴] نے اور ان سے محمد بن حسین البرجلانیؒ نے کہا کہ مجھ سے حسین بن عبدالعزیز بن الجذامیؒ نے بیان کیا، کہ عبداللہ بن یوسف الدمشقیؒ نے بتایا کہ عثامۃ بنت بلال بن ابی الدرداءؒ نابینا ہوگئی تھیں۔ وہ بڑی عبادت گزار خاتون تھیں۔ ایک دن ان کا بیٹا نماز پڑھ کر ان کے پاس آیا۔ انھوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ بیٹے نے جواب دیا: ہاں۔ تو انھوں نے یہ اشعار پڑھے:

۱. أعثام مالک لاهیة حلت بدارک داهیة
۲. ابکی الصلوة لوقتها ان کنت یوما باکیا
۳. وابکی القران اذا تلی قد کنت یوما تالیا
۴. تتلینه بتفکر و دموع عین جاریة
۵. لهفی علیک صبابة ما عشت طول حیاتیة[۵]

۱۔ اے عثام تو کھیل کود میں کیوں لگی تیرے گھر میں ایک بڑی مصیبت آگئی ہے۔
۲۔ اگر تو کبھی روئے تو اول وقت کی نماز کے لیے رو۔

Marfat.com

۳۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کے لیے رو جس کو تو ایک دن پڑھ رہی تھی۔

۴۔ تو اس کی تلاوت کر غور وفکر کے ساتھ اور تیری آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔

۵۔ تیرے عشق پر مجھے افسوس ہے تو نے اپنی زندگی میں عشق کا تجربہ ہی نہیں کیا۔

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۳۳/۷، اعلام النساء، ص ۳/۲۵۰

عشامہ مشہور صحابی رسول علیہ حضرت ابو الدرداءؓ (۳۲ھ/۶۵۲ء) کی پوتی اور بلال ابی الدرداء (۹۲ھ/۷۱۴ء) کی بیٹی تھیں۔

۲۔ یوسف بن عمر القواسؒ الزاہد (۳۸۵ھ/۹۹۵ء) کبار صوفیہ میں شمار ہوتے تھے بغداد میں بود و باش رہی اپنے زہد وتقوی کے لئے مشہور تھے اور مستجاب الدعوات سمجھے جاتے تھے۔
(تاریخ بغداد، ص ۴۱/۳۲۵)

۳۔ ابو محمد جعفر بن محمد بن فصیر الخلدیؒ (۳۴۸ھ/۹۵۹ء) حضرت جنید بغدادی کے مشہور تلامذہ میں تھے، اور اپنے وقت کے عظیم صوفی تھے۔ قرآن پر گہری نظر تھی۔ ابن العماد نے لکھا ہے کہ اپنے وقت میں قرآنی علوم کے مرجع تھے۔ تصوف میں متعدد کتابیں لکھیں۔ صوفیہ کرام نے ان کی کتابوں سے خوب استفادہ کیا ہے ان کی کتابوں میں حکایات المشائخ، محنۃ الامام الشافعی اور کتاب الفوائد والزواھد والرقائق والمراثی بہت مشہور ہیں۔ (تاریخ بغداد، ص ۷/۲۲۶-۲۳۱)

۴۔ ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق الطوسیؒ (۲۹۹ھ/۹۱۱ء) مشہور صوفی تھے حارث محاسبیؒ اور سری سقطیؒ سے اکتساب فیض کیا، علی بن جعدؒ اور ابن مدینیؒ سے حدیث سنی، عام صوفیہ کے برخلاف سماع کے خلاف تھے، تقوی پر بہت زور دیتے تھے، کہا کرتے تھے کہ تقوی مومن کی قوت ہے۔
(تاریخ بغداد، ص ۱۴/۴۲۲)

۵۔ صفۃ الصفوہ میں آخری شعر سے پہلے یہ شعر بھی ہے

فالیوم لا تتلینه الا و عندک تالیة

ترجمہ: آج تم اس کی تلاوت نہیں کرتی ہو الا یہ کہ تمھارے پاس کوئی دوسرا تلاوت کرنے والا ہو۔

Marfat.com

۱۷

اُمّ سَعِید بِنتِ عَلقَمَہ النَّخعِیَّۃ

ام سعید بنت علقمہ النخعیہؒ بصرہ کی رہنے والی ایک عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔ ابوالفتح القواسؒ نے ہم کو خبر دی، انہوں نے جعفر بن محمد بن نصیرؒ سے اور انہوں نے محمد بن حسینؒ سے اور انہوں نے اسحاق بن منصور السلولیؒ سے روایت کیا ہے کہ مجھ کو ام سعید النخعیہؒ نے داؤد طائیؒ[1] کے بارے میں بتایا کہ وہ فرماتے تھے کہ ''تیرے غم نے تمام غموں کو بھلا دیا ہے، شب بیداری سے میری دوستی کرا دی ہے اور تجھے دیکھنے کے شوق نے میری تمام خواہشوں کو ختم کر دیا ہے۔''

ام سعیدؒ داؤد طائیؒ کی خادمہ تھیں اور قبیلہ طے کے موالیوں میں سے تھیں۔ داود (طائی) جب بھی روتے وہ بھی رونے لگتی۔

---

[1] ابوسلیمان داؤد بن نصر الطائیؒ (۱۶۵ھ/۷۸۱ء) مشہور فقیہ اور عالم تھے امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد تھے کوفہ میں رہتے تھے۔ تصوف کی تاریخ میں ان کا بڑا مقام ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زہد کی روایت کو تصوف کے خدوخال دینے میں اہم کردار ادا کیا۔
(تاریخ بغداد، ص ۱۱/۳۲۱)

Marfat.com

۱۸

کُرْدِیَۃ بِنتِ عَمرو رحمۃ اللہ علیہا

کردیہ بنت عمروؒ[۱] بصرہ یا اہواز کے علاقے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شعوانہؒ[۲] کی خادمہ تھیں۔ فرماتی تھیں کہ میں نے ایک رات شعوانہؒ کے پاس گزاری، جب میں سو گئی تو انھوں نے مجھے ٹھوکا دیا اور کہا: اے کردیہ! اٹھو، یہ نیند کا گھر نہیں ہے، نیند کا گھر تو قبر ہے۔

کردیہؒ سے پوچھا گیا، آپ کو شعوانہ کی خدمت سے کیا برکات حاصل ہوئیں؟

انھوں نے فرمایا: ''جب سے میں نے ان کی خدمت کی ہے، تب سے میں نے دنیا سے محبت نہیں کی، نہ رزق کا اہتمام کیا، اور نہ دنیا داروں میں سے کسی کو کسی طمع یا لالچ کی وجہ سے بڑا سمجھا، اور میں نے کبھی کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھا۔''

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۶۰۳

۲ شعوانہ کا تذکرہ اسی کتاب میں نمبر ۱۴ پر مذکور ہے۔

Marfat.com

۱۹

اُمّ طلقؒ

ام طلقؒ[۱] بڑی عبادت گزار، ریاضت کش اور عارفہ خاتون تھیں۔ مسدد نے محمد بن الحسینؒ سے اور انھوں نے یحییٰ بن بسطامؒ سے اور انھوں نے سلمہ الاقمؒ سے روایت کیا فرماتے تھے کہ میں نے عاصم الجحدریؒ[۲] سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ام طلقؒ کہتی تھیں:

''میرے نفس نے جو بھی چاہا، میں نے کبھی بھی اسے فوراً پورا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نفس پر اختیار عطا کیا ہے''۔

ام طلقؒ نے فرمایا: ''اپنے نفس کو آرام میں رکھو گے تو وہ مالک بن جائے گا اور اگر اس کو تھکاؤ گے تو وہ غلام بن جائے گا''

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص۶۰۰

۲ عاصم الجحدریؒ (۱۳۰ھ/ ۷۴۸ء) کا پورا نام عاصم بن ابو الصباح العجاجؒ تھا۔ اپنے وقت کے مشہور قاری تھے۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ یحیی بن معین نے انہیں ثقہ راوی کہا ہے۔ ابن الجوزیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ام طلق نے عاصمؒ سے کہا کہ آپ اتنا اچھا قرآن پڑھتے ہیں کہیں قیامت کے دن یہ آپ کے لئے وبال نہ بن جائے۔ (تاریخ خلیفہ ابن خیاط، ص۳۸۹، تاریخ الاسلام ۸/۴۱-۱۴۰)

Marfat.com

۲۰

حسنا بنتِ فیروزؒ

حسنا بنت فیروزؒ یمن کی عبادت گزار اور دیدار الٰہی کی مشتاق خواتین میں سے تھیں۔ بڑی صاحب احوال تھیں۔

ابو الفضل محمد بن ابرہیم بن الفضل المزکیؒ نے محمد بن اسماعیل اسماعیلیؒ سے اور انہوں نے احمد بن ابی الحواری الدمشقیؒ سے اور انہوں نے محمد بن ابی داؤد الازدیؒ سے روایت کیا ہے کہ عبدالرزاق[1] نے بیان کیا کہ ''یمن میں ایک عورت تھی جس کا نام حسنا بنت فیروزؒ تھا۔ وہ کہتی تھی: اے اللہ! تو اپنے ولیوں کو مٹی اور ریت کے نیچے کب تک چھوڑے گا، کیا تو قیامت قائم نہیں کرے گا تا کہ ان کو وہ بدلہ دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

---

[1] عبدالرزاق سے غالباً امام عبدالرزاق الصنعانیؒ (۲۱۱ھ/۸۲۶ء) مراد ہیں جو اپنے وقت کے جلیل القدر محدث اور فقیہ تھے، حدیث میں ان کی کتاب ''المصنف'' ابتدائی عہد کی مشہور کتابوں میں شمار کی جاتی ہے، امام معمر بن راشد کے شاگرد تھے، تمام محدثین نے ان کی روایات لی ہیں۔

(شذرات الذہب ص ۲/ ۲۷)

Marfat.com

۲۱

حَفصَۃ بِنتِ سِیرِینؒ

حفصہ بنت سیرینؒ[۱] محمد بن سیرینؒ[۲] کی بہن تھیں۔ وہ بصرہ کی بڑی عبادت گزار اور نیک خواتین میں سے تھیں۔ زہد اور ورع میں اپنے بھائی کی طرح تھیں اور بڑی کشف وکرامات والی تھیں۔

محمد بن الطاہر الوزیریؒ سے میں نے سنا اور انھوں نے حسین بن محمد بن اسحاقؒ سے سنا اور انھوں نے سعید بن عثمان الحناط البغدادیؒ[۳] سے سنا اور انھیں سیار بن ابی حاتمؒ نے خبر دی کہ ہشام بن حسانؒ[۴] نے بتایا کہ حفصہ بنت سیرین رات میں چراغ روشن کرتیں اور پھر مصلی بچھا کر نماز پڑھنے لگتیں۔ کبھی کبھی چراغ تو بجھ جاتا تھا لیکن ان کا گھر روشن رہتا تھا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص۴_۵۹۳، طبقات ابن سعد، ص۱۰/ ۴۴۸

۲ جلیل القدر تابعی اور محدث محمد بن سیرینؒ (۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) تفسیر اور حدیث کے امام تھے متعدد صحابہ کرام سے انہوں نے احادیث روایت کیں اور اکثر محدثین نے ان کی روایات لی ہیں۔ اپنے وقت میں مختلف علوم کے لئے مرجع سمجھے جاتے تھے۔ خوابوں کی تعبیر کے حوالے سے ان کی بعض کتابوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ (طبقات ابن سعد ص ۷/ ۲۷۸-۲۷۹، تاریخ الاسلام ص ۷/ ۲۳۹-۲۴۹)۔

Marfat.com

۳۔ سعید بن عثمان الحناط (۲۹۴ھ/۹۰۶ء) مشہور صوفی تھے اور ذوالنون مصریؒ کے مرید تھے سری السقطی کی صحبت میں بھی رہے۔ ان کی ایک نسبت الفندقی ہے انہوں نے ذوالنون مصری سے روایت کیا ہے کہ تاجروں میں خیر کی علامت تین چیزیں ہیں ایک تو یہ مال خریدتے ہوئے اس کی مذمت نہ کرے اور بیچتے وقت اس کی تعریف نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جھوٹ کا مرتکب ہو جائے دوسری یہ کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کو مقدم رکھے تا کہ خیانت سے بچا رہے اور تیسری یہ کہ ڈھلتا ہوا تولے تا کہ کم تولنے سے محفوظ رہے۔ ذوالنونؒ نے مزید فرمایا کہ کام کرنے والوں میں بھی خیر کی علامات تین ہیں زبان کی حفاظت، وعدے کی سچائی اور عمل کی پختگی۔ (تاریخ بغداد، ص ۱۰/۱۴۳، مختصر تاریخ دمشق، ص ۹/۳۳۶)

۴۔ ہشام بن حسان الفردوسی، ابو عبداللہؒ (۱۶۸ھ/۷۹۵ء) مشہور محدث تھے۔ حضرت حفصہؒ کے بارے میں روایات کے اصل مرجع وہی ہیں، عکرمہ مولی عباس اور محمد بن سیرین کے علاوہ متعدد بڑے محدثین سے روایات بیان کی ہیں۔

(تاریخ الاسلام، ص ۹/۳۱۸-۳۲۰)

Marfat.com

۲۲

لُبَابَۃ العَابِدَۃؒ

لبابہ العابدہؒ[1] شام کی رہنے والی تھیں۔ بڑی صاحب تقویٰ وسلوک تھیں۔ احمد بن محمد الانطاکیؒ، احمد بن ابی الحواریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ احمد بن محمدؒ نے فرمایا کہ لبابہ فرماتی تھیں "مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اللہ کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد میرا رب مجھے کسی اور میں مشغول دیکھے۔ وہ یہ بھی فرماتی تھیں کہ: 'اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دیدار کا شوق پیدا کرتی ہے' اور اس کے دیدار کا شوق اس سے اُنس پیدا کرتا ہے اور اس کا اُنس اس کی خدمت و عبادت میں مداومت پیدا کرتا ہے۔"

---

[1] لبابہ کا تذکرہ نمبر ۲ پر بھی گزر چکا ہے وہاں لبابہ کی صفت کے طور پر العابدہ کی جگہ لفظ المتعبدہ استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

۲۳

حُکَیمَةُ الدِمَشقِیّةؒ

حکیمۃ الدمشقیہؒ شام کی عظیم خواتین میں سے تھیں۔ رابعہ[1] کی استاد اور دوست تھیں۔ ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید الرازی نے العباس بن حمزۃؒ سے روایت کیا ہے کہ احمد بن ابی الحواریؒ نے فرمایا کہ مجھے رابعہؒ نے بتایا کہ میں ایک دن حکیمہ کے پاس گئی۔ وہ تلاوت کر رہی تھیں۔ مجھ سے کہا ''اے رابعہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے شوہر تمھاری موجودگی میں دوسری شادی کر رہے ہیں'' میں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا کہ وہ آدمی تو سمجھ دار ہیں پتا نہیں کیسے راضی ہو گئے کہ ان کا دل اللہ تعالیٰ سے دو عورتوں کے ذریعے سے غافل ہو۔ کیا آپ نے اس آیت کی تفسیر نہیں سنی۔

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ. (الشعراء ۸۹)

(سوائے اس کے کہ کوئی شخص اللہ کے پاس قلب سلیم لیے ہوئے حاضر ہو۔)

میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ملے کہ اس کے دل میں اس کے سوا کوئی نہ ہو۔ ابوسلیمانؒ[2] کہتے ہیں: ''میں نے تیس سال میں اس بات سے زیادہ بڑی کوئی بات نہیں سنی''۔

حضرت رابعہؒ فرماتی ہیں: جب میں نے ان کی بات سنی تو میں وہاں سے ایسی حالت میں نکلی کہ میں نشے سے جھوم رہی تھی۔ مجھے لوگوں سے شرم آ رہی تھی کہ وہ کہیں یہ نہ

Marfat.com

سمجھیں کہ میں نشے میں ہوں۔

احمدؒ نے فرمایا: میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ یہی تو سکر ہے۔

ا رابعہ سے مراد رابعہ البصریہ نہیں ہیں بلکہ رابعہ بنت اسمٰعیل ہیں جو احمد بن ابی الحواری کی اہلیہ تھیں۔ ان کا تذکرہ اسی کتاب میں نمبر ۲۹ پر آرہا ہے۔

۲ غالباً ابوسلیمان دارائیؒ مراد ہیں جو بڑے جلیل القدر صوفی تھے۔ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے ان کے تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ (طبقات الصوفیہ ص ۷۵۔۸۲)

Marfat.com

۲۴

رَابِعة الاَزْدِيَةؒ

رابعہ الازدیہؒ کا تعلق بصرہ سے تھا۔ بڑے اصحاب تقویٰ اور اہلِ ورع میں سے تھیں۔ عبدالواحد بن زیدؒ[1] ان کی خدمت میں رہے اور ان سے روایات لیں۔ ہم کو جعفرؒ نے خبر دی اور انھوں نے العباسؒ سے اور انھوں نے احمدؒ سے سنا کہ بکر بن محمد البصریؒ فرماتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن زیدؒ نے رابعہ ازدیہؒ کو نکاح کا پیغام دیا تو انھوں نے منع کر دیا۔ عبدالرحمٰن کو دکھ تو ہوا لیکن انھوں نے دباؤ ڈالا، حتیٰ کہ انھوں نے اجازت دے دی [اور نکاح ہوگیا]۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو رابعہؒ نے کہا: اے شہوت پرست! میرے اندر تو نے شہوت انگیزی کی کیا چیز دیکھی؟ تو نے کسی اپنی جیسی شہوت پرست کو ہی پیغام کیوں نہیں دیا۔

---

[1] عبدالواحد بن زیدؒ (۱۷۷ھ/۷۹۳ء) مشہور صوفی تھے بصرہ کے رہنے والے تھے۔ امام حسن بصریؒ کے اجلہ اصحاب میں سے تھے انھوں نے لیث بن ابی عامرؒ سے روایات لی ہیں۔ اپنے عہد میں صوفیہ کے شیخ کہلاتے تھے۔ ثقہ راوی تھے یحییٰ بن معینؒ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (شذرات الذھب، ص ۱/۲۸۲)

Marfat.com

(۲۵)

عَجْرَدَةُ العَمِيَّة

عجردہ العمیہ ؒ[۱] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ بڑی صاحب مجاہدات تھیں۔

سیار نے جعفر بن سلیمان ؒ[۲] سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں، کہ میں نے اپنے گھر کی خواتین والدہ وغیرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ، عجردہ العمیہ ؒ ساٹھ سال تک مسلسل روزے رکھتی رہیں۔ وہ رات کے صرف ابتدائی حصے میں سوتی تھیں اور جب صبح ہو جاتی تو کہتیں "ہائے افسوس! اپنے مالک سے مناجات کا سلسلہ دن نے کاٹ دیا اور ہمیں لوگوں کی باتیں سننے اور ان سے باتیں کرنے میں لگا دیا۔"

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۵۹۷

۲ ابو سلیمان جعفر بن سلیمان الضبعی ؒ (۱۷۸ھ/۷۹۳ء) بڑے عالم اور شیعہ محدث تھے۔ سیار بن حاتم اور مسدد بن مسرہد نے ان کی روایات لی ہیں۔ ابن سعد نے ان کو ثقہ راوی لکھا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ص ۸/ ۱۹۷-۲۰۰)

Marfat.com

۲۶

اُمّ سَالِم اَلرَّاسِبِیّۃ[1]

ام سالم الراسبیہؒ بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ بڑی صاحب مجاہدات تھیں۔
محمد بن سلیم بن ہلال الراسبیؒ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ام سالم الراسبیہؒ نے سترہ مرتبہ بصرہ سے احرام باندھا (یعنی سترہ مرتبہ حج کیا)۔
ایک اور شخص نے بیان کیا کہ وہ احرام باندھ کر حج کا قصد کرتیں تو کہتی تھیں ”کسی بندے کو اپنے مالک کے پاس جانے کا قصد نہیں کرنا چاہیے۔ مگر ایک ایسے عہد و پیمان کے ذریعے جس میں وہ اپنے اوپر اس کی خدمت کی علامات کو دیکھ سکے۔ کیونکہ بندہ اگر خدمت کی علامات کو چھوڑ دے گا تو جلد ہی خدمت کو بھی چھوڑ دے گا۔“

(ما ینبغی للعبد ان یقصد سیدہ الا بعقد یری علی نفسہ آثار خدمتہ، فان العبد اذ تعطل عن آثار الخدمۃ عن قریب یتعطل عنھا)

1. صفۃ الصفوۃ، ص ۷۸۲

Marfat.com

۲۷

عُبَیدَۃ بِنتِ اَبی کِلابؒ

عبیدہ بنت ابی کلابؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔ وہ طُفَاوَۃ میں آتی تھیں (طفاوۃ بنی سعد کا ایک قبیلہ ہے)۔ بڑی عقلمند اور صاحب اجتہاد تھیں۔ وعظ اچھا کہا کرتی تھیں۔ داوٗد المحبرؒ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کا یعنی عبیدہ بنت ابی کلابؒ کا انتقال ہوا تو بصرہ میں ان سے افضل کوئی خاتون نہ تھی۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''جس کا تقویٰ اور معرفت صحیح ہو اس کے نزدیک اپنے رب کی ملاقات اور اس کے پاس جانے سے زیادہ کوئی بھی چیز محبوب نہیں ہو سکتی''۔

[1] صفۃ الصفوہ، ص ۵۹۹، اعلام النساء، ص ۳/۲۴۴

Marfat.com

۲۸

ھِند بِنت مُھلّبؒ

ھند بنت مہلبؒ[1] بصرہ کی رہنے والی تھیں۔

مسدد نے محمد بن الحسینؒ سے اور انہوں نے ابو عمر الضریرؒ سے روایت کیا ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے (بنی مہلب) کے مولی ابو سلمۃ العتکیؒ سے سنا، فرماتے تھے کہ ھند بنت المھلبؒ نے فرمایا: ''جب تم نعمت کی فراوانی دیکھو تو شکر ادا کرو اس سے پہلے کہ وہ نعمت زائل ہو جائے۔''

---

1. حضرت ھندؒ عہد بنی امیہ کے عظیم سپہ سالار مہلب بن ابی صفرہؒ کی بیٹی اور حجاج بن یوسف الثقفی کی بیوی تھیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے دیکھئے (اعلام النساء، ص ۲۵۴/۵۔۲۵۶)

Marfat.com

۲۹

رَابِعَة بِنتِ اِسمَاعِیلؒ

رابعہ بنت اسماعیلؒ[۱] احمد بن ابی الحواریؒ کی بیوی تھیں۔ وہ شام کی بڑی عورتوں میں سے تھیں۔ کافی مالدار تھیں۔ انھوں نے اپنی تمام دولت احمد اور ان کے ساتھیوں پر خرچ کر دی۔

ابوجعفر الرازیؒ[۲] العباس بن حمزہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ احمد بن ابی الحواریؒ نے فرمایا: ''ایک دن رابعہؒ نے ان (احمد بن ابی الحواریؒ) سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی تھی کہ میری دولت ایسے لوگوں کے کام آئے جیسے آپ اور آپ کے اصحاب ہیں''۔

میں نے ابوبکر بن شاذانؒ سے اور انھوں نے یوسف بن الحسینؒ[۳] سے سنا فرماتے تھے کہ ہم سے رابعہ نے کہا: ''اس طشت کو مجھ سے دور کر دو میں اس پر لکھا ہوا دیکھ رہی ہوں کہ امیر المومنین ہارون کا انتقال ہو گیا ہے۔'' احمدؒ فرماتے ہیں: ''لوگوں نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان کا انتقال اسی دن ہوا تھا۔''

محمد بن احمد بن سعید ابوجعفر الرازیؒ نے بتایا کہ العباس بن حمزہ نے خبر دی کہ احمد بن ابی الحواریؒ نے فرمایا کہ میں نے رابعہؒ سے سنا، وہ فرماتی تھیں: ''میں نے کبھی کبھی اپنے گھر میں جنوں کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ اسی طرح میں نے کبھی کبھی یہ بھی دیکھا ہے کہ حوریں اپنے کپڑوں کے ذریعے سے مجھ سے پردہ کر رہی ہیں''۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے رابعہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں نے جب

Marfat.com

بھی برف کو دیکھا تو مجھے صحف (اعمال ناموں) کے تقسیم ہونے کی یاد آئی اور میں نے جب بھی ٹڈیوں کو دیکھا تو مجھے میدان حشر کی یاد آئی اور میں نے جب بھی مؤذن کی آواز سُنی مجھے قیامت کی منادی یاد آئی۔"

اسی سند سے مروی ہے کہ احمد نے کہا، میں نے ایک مرتبہ رابعہ کو بلایا، لیکن وہ نہیں آئیں۔ کچھ دیر کے بعد آئیں اور کہا: مجھے آپ کے پاس آنے سے اس چیز نے روک دیا تھا کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کی مسرت سے بھرا ہوا تھا۔ اس لیے اس وقت میں آپ کے پاس آنے پر قادر نہیں تھی۔

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۵۔۳۴۷، شذرات الذھب، ص ۲/ ۱۱۰، سیر اعلام النبلاء، ص ۸/ ۲۱۷، اعلام النساء، ص ۱/ ۴۳۳ الوافی بالوفیات، ص ۱۴/ ۳۷، صلاح الدین صفدی نے الوافی بالوفیات میں رابعہ نام کی متعدد خواتین کو باہم ملتبس کر دیا ہے۔

۲۔ محمد بن احمد بن سعید، ابوجعفر الرازی، مشہور صوفی تھے، ان کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔

۳۔ یوسف بن حسین، ابو یعقوب الرازی (۳۰۴ھ/ ۹۱۶ء) ابوسعید الخراز، ابوتراب النخشبی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے۔ اپنے وقت کے بڑے صوفی تھے، رے اور جبال کے علاقہ کے شیخ کہلاتے تھے۔ ان کا ایک قول مشہور ہے کہ جو شخص دنیا داروں کے سامنے دنیا کی زیادہ مذمت کرتا ہے وہ درحقیقت دنیا سے زیادہ محبت کرتا ہے اور اس کا مذمت کرنا اس کی پیشہ ورانہ چال ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۵۸۔۱۹۱)

Marfat.com

۳۰

فَاطِمَة نِیشَاپُورِیَّة

فاطمہؒ[۱] کا تعلق خراسان کے قدیم خانوادے سے تھا۔ وہ ایک عظیم عارفہ تھیں۔ ابو یزید بسطامیؒ[۲] نے ان کی تعریف کی ہے۔ ذوالنون مصریؒ ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ وہ زیادہ تر مکہ میں رہتی تھیں۔ کبھی کبھی بیت المقدس جاتیں، پھر مکہ لوٹ آتیں۔ ان کے زمانے میں ان جیسی کوئی خاتون نہیں تھی۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ ذوالنون[۳] کے پاس کوئی تحفہ بھیجا۔ ذوالنون نے وہ تحفہ واپس کر دیا اور کہا کہ عورتوں کا دیا ہوا تحفہ قبول کرنے میں ذلت اور نقصان ہے۔ تو فاطمہ نے کہا دنیا میں اس صوفی سے زیادہ خسیس کوئی نہیں جو ذریعے کو دیکھے (یعنی تحفہ اصلاً تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا میں تو صرف ایک ذریعہ تھی)۔

ابو یزید البسطامیؒ نے کہا: میں نے اپنی زندگی میں ایک مرد اور ایک عورت جیسا کسی کو نہیں پایا۔ عورت تو فاطمہ نیشاپوریہؒ تھیں، میں نے ان کے سامنے راہ سلوک کے مقامات میں سے جس مقام کا بھی ذکر کیا تو وہ ان کے سامنے آئینہ تھا۔ ان سے ایک مرتبہ ذوالنون نے کہا: مجھے نصیحت کیجیے۔ اس وقت وہ دونوں بیت المقدس میں تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''سچائی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے افعال و اقوال میں اپنے نفس سے مجاہدہ کرو (الزم الصدق و جاهد نفسک فی افعالک و اقوالک) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْراً لَّهُم. (محمد ۲۱)

(پھر جب قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے تو اگر وہ اللہ تعالیٰ سے سچے رہیں تو یہ ان

Marfat.com

کے لیے بہتر ہے۔)"

احمد بن محمد بن مقسمؒ نے روایت کرنے کی اجازت دیتے ہوئے خبر دی، کہ انھوں نے ابو محمد الحسین ابن علی بن خلف سے سنا کہ انھوں نے ابن ملول سے، جو ایک بڑے شیخ تھے اور انھوں نے ذوالنون مصریؒ کو دیکھا تھا، پوچھا: آپ نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے زیادہ قابل احترام کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: "میں نے ایک عورت سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا، ان کو میں نے مکہ میں دیکھا تھا ان کا نام فاطمہ نیشاپوریہؒ تھا۔ وہ قرآن فہمی میں بے مثال تھیں۔"

ذوالنون مصریؒ سے میں نے ان کے (فاطمہؒ) بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: "وہ اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی ہیں اور میری استاد ہیں، میں نے ان کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس کے دل میں خدا نہ ہو وہ ہر میدان میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے اور ہر زبان سے بات کرتا ہے، اور جس کے دل میں خدا ہو اس کی زبان سے صرف سچ ہی نکلتا ہے اور حیا اور اخلاص پر قائم رہتا ہے"۔

انھوں نے مزید کہا کہ فاطمہ نیشاپوریہؒ نے فرمایا: "آج سچے اور متقی انسان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ہو، اس کے اوپر موجیں امڈ امڈ کر آتی ہوں اور وہ اپنے رب سے ڈوبنے والے شخص کی طرح دعا کر رہا ہو اور اس سے نجات اور بچاؤ کا طلب گار ہو"۔

حضرت فاطمہؒ نے فرمایا: "جو شخص کوئی عمل اس طرح کرے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے وہ عارف ہے اور جو شخص کوئی عمل اس طرح کرے کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے وہ مخلص ہے۔"

فاطمہ رحمہ اللہ کا ۲۲۳ھ/ ۸۳۷ء میں عمرے کے لیے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا۔

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۶۴۷، النجوم الزاہرۃ، ص ۲/ ۲۳۸، الدر المنثور فی طبقات ربات الخدور، ص ۳۶۷، ۳۶۸

Marfat.com

۲۔ ابو یزید البسطامیؒ (۲۶۱ھ/۸۷۵ء) بسطام کے رہنے والے تھے۔ تصوف کے ائمہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے شطحات کے لئے خاص طور پر مشہور تھے۔ پہلے مجوسی تھے پھر اسلام قبول کیا ان کے ملفوظات السہلجی نے "النورمن کلمات ابی طیفور" کے نام سے جمع کر دیئے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی نے ان کے بعض ملفوظات کی شرح بھی لکھی ہے۔

(طبقات الصوفیہ ص ۶۷۔۷۴ اللمع فی التصوف)

۳۔ ذوالنون مصریؒ (۲۴۶ھ/۸۶۱ء) تصوف کے بڑے امام تھے۔ ان کا اصل نام ثوبان تھا، تصوف میں علم حقائق پر سب سے پہلے انھوں نے ہی گفتگو کی تھی، خلیفہ متوکل کے دربار میں ان پر مقدمہ بھی چلا لیکن خود خلیفہ نے بھی ان کا بیان سن کر ان کی عظمت کا اعتراف کیا اور ان کو رہا کر دیا۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۱۵۔۲۷)

Marfat.com

(۳۱)

اُمّ ھَارُون الدِمَشقِیّۃ

ام ہارون الدمشقیہ ؒ[1] شام کی عظیم عورتوں میں سے تھیں۔ ابوسلیمان الدارائی فرماتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ شام میں ام ہارون جیسی کوئی شخصیت نہیں۔

ابوجعفر الرازی رحمہ اللہ نے ہم کو بتایا اور ان سے عباس بن حمزہ ؒ نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ ہم سے احمد بن ابی الحواری ؒ نے بیان کیا کہ میں نے ام ہارون ؒ سے دریافت کیا: ''کیا آپ موت کو پسند کرتی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا ''نہیں۔'' میں نے پوچھا: ''کیوں؟'' انھوں نے جواب دیا کہ ''اگر میں کسی شخص کی نافرمانی کروں تو اس سے ملنا پسند نہیں کروں گی، تو پھر میں اللہ تعالیٰ سے ملنا کیسے پسند کرسکتی ہوں، جب کہ میں نے اس کی نافرمانی کی ہے۔''

اسی سند سے مروی ہے کہ ام ہارون اپنے گاؤں سے نکلیں اچانک ایک آدمی ایک بچے کے لیے چیخا کہ اس کو پکڑو۔ راوی کہتے ہیں کہ ام ہارون یہ سنتے ہی ایک طرف دوڑیں اور ایک پتھر پر گر پڑیں اور ان کے سر سے خون بہنے لگا جو ان کی اوڑھنی پر نمایاں ہوگیا۔''

ابوسلیمان ؒ[2] کہتے ہیں کہ جو کسی بے عیب مدہوش کو دیکھنا چاہے تو ام ہارون کو دیکھے۔

---

[1] صفۃ الصفوۃ، ص ۶۔۳۵۷، الدر المنثور فی طبقات ربات الخدور، ص ۷۰، اعلام النساء، ص ۵/۲۰۰، ۲۰۱

[2] غالباً ابوسلیمان دارائی مراد ہیں ان کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔

Marfat.com

(۳۲)

بَحرِیّۃ

بحریہؒ[1] بصرہ کی عارفات میں سے تھیں۔ شقیق بلخیؒ[2] کی صحبت میں رہیں اور ان کے ہم پلہ لوگوں میں سمجھی جاتی تھیں۔

ایک دن وہ شقیقؒ کی خدمت میں حاضر تھیں، انھوں نے شقیقؒ سے دریافت کیا کہ "مجھے کوئی ایسا علم بتایئے جس کو قلم نے نہیں لکھا اور جس کو وہم نے گدلا نہیں کیا اور جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بالکل نیا ہو"۔ شقیقؒ ان کی گفتگو سے حیران رہ گئے اور کہا: دیکھو یہ کیا کہہ رہی ہیں۔

ابوجعفر الرازیؒ نے ہم کو بتایا، ان سے عباس بن حمزہؒ نے بیان کیا، ان کو احمد بن ابی الحواریؒ نے بتایا کہ ان سے بصرہ کی ایک بوڑھی عورت نے بیان کیا کہ انھوں نے بحریہ کو کہتے سنا "جب دل شہوات کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کو علم سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کا اتباع کرتا ہے اور جو کچھ اس پر وارد ہوتا ہے اس کا متحمل ہوتا ہے۔"

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۶۰۲

۲ شقیق بلخیؒ (۱۹۴ھ/۸۱۰ء) بڑے جلیل القدر صوفی تھے۔ ابراہیم بن ادہمؒ کے شاگرد اور حاتم اصمؒ کے استاد تھے۔ خاندانی طور پر بڑے صاحب ثروت تھے لیکن سب کچھ ترک کر کے زاہدانہ زندگی بسر کی، فرماتے تھے کہ زہد ہر خیر کی کنجی ہے اور زاہد وہ ہے جو صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔
(طبقات الصوفیہ، ص ۹۱۔۹۷)

Marfat.com

(۳۴)

فَاطِمَة اَلبَر دَعِیَّة

فاطمۃ البردعیؒ[1] اردبیل[2] میں رہتی تھیں۔ عارفات میں سے تھیں۔ ان سے شطحات کا بھی صدور ہوتا تھا۔

میں نے ابوالحسن السّلامیؒ[3] سے سنا وہ فرماتے تھے کہ فاطمۃ البردعیۃؒ نے بعض مشائخ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے بیان کیا ہے کہ "انا جلیس من ذکرنی" (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔) وہ دیر تک اس کا مطلب بتاتے رہے، لیکن فاطمہؒ نے کہا: نہیں، بلکہ مکمل ذکر یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ جس کا ذکر کیا جارہا ہے وہ بھی تمھارا ذکر کررہا ہے، ساتھ ہی تم بھی مسلسل ذکر کر رہے ہو۔ پس تمھارا ذکر اس کے ذکر میں فنا ہو جائے اور اس کے ذریعہ کیا جانے والا تمھارا ذکر ایسے عالم میں باقی رہے، جہاں نہ مکان ہے نہ زمان۔

---

[1] نفحات الانس، ص ۶۲۰

[2] اردبیل آذربائیجان کا مشہور شہر ہے۔ اس شہر میں بہت سے علماء وصلحاء ہوئے ہیں۔

[3] عبداللہ بن موسیٰ بن الحسن، ابوالحسن السلامی (م ۳۶۶/۹۸۴ء) محدث تھے، علم حدیث کے حصول کے لئے بلاد اسلامیہ کا طویل سفر کیا، بہترین شاعر اور ادیب تھے، بحیثیت راوی محدثین نے ان پر تنقید کی ہے۔ (تاریخ بغداد، ص ۱۰/۸۴۔۳۸۳)

Marfat.com

۳۴

عَائِشَۃ الدِّینُورِیَّۃ

محمد بن الفضل ؒ[۱] نے ہم کو بطریق اجازت بتایا کہ انھوں نے احمد بن محمد الکوابکیؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے عائشہ الدینوریہؒ سے پوچھا کہ ابراہیم بن شیبان[۲] [القرمیسنیؒ] نے ان کو کیا نصیحت کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: میں ان کے پاس گئی۔ میرا ارادہ حج پر جانے کا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے جو راستے میں کام آئے۔ انھوں نے فرمایا: ''جب اپنے گھر کی ڈیوڑھی سے باہر نکلو اور ایک قدم باہر رکھو تو امید مت رکھو کہ دوسرا قدم اٹھالو گی، ہوسکتا ہے کہ وہیں تمھاری قبر بن جائے''۔

انھوں نے فرمایا: یہ بات میرے لیے زادراہ تھی۔

انھوں نے فرمایا: میں ان کے پاس ان کی وفات کے وقت حاضر ہوئی اور عرض کیا: مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔ انھوں نے فرمایا: ''کہ بزرگ لوگ جو کچھ عطا کریں اس سے برکت حاصل کرو'' (یعنی اس کو عزت واحترام کے ساتھ قبول کرلو)۔

۱۔ غالباً محمد بن الفضل البلخیؒ (۳۱۹ھ/۹۳۱ء) مراد ہیں جو سمرقند کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ احمد بن خضرویہ کی صحبت میں رہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جاہل کی چھ علامت ہیں، وہ بلا وجہ غصہ کرتا ہے، بلا فائدہ بات کرتا ہے، بے موقعہ ہدیہ دیتا ہے، لوگوں کے راز کھولتا ہے، ہر ایک پہ بھروسہ کرتا ہے اور دوست ودشمن کی شناخت نہیں کرتا۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۲۱۲۔۲۱۶؛ طبقات الاولیاء، ص ۳۰۰۔۳۰۱)

۲۔ ابو اسحاق ابراہیم بن شیبان القرمیسنیؒ (۳۷۷ھ/۹۴۸ء) اپنے وقت کے عظیم صوفی تھے۔ ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ اپنے وقت کے عظیم شیخ تھے، بڑے صاحب مقامات اور صاحب تقویٰ تھے کتاب وسنت کا پوری طرح اتباع کرتے تھے اور جھوٹے صوفیہ کے بڑے مخالف تھے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۰۲۔۴۰۵)

Marfat.com

۳۵

اَمَۃُ الحَمِید بِنتِ القَاسِمؒ

امۃ الحمید ابوسعید الخرازؒ [1] کی صحبت میں رہیں۔ وہ ان کی خدمت کرتی تھیں اور ان سے روایت بیان کرتی تھیں۔

ابوبکر المفید الجرجرائیؒ نے ہم کو بطریق اجازت خبر دی فرمایا: میں نے امۃ الحمید بنت القاسمؒ سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ابوسعید الخرازؒ کہا کرتے تھے: ''مقام وصال تک پہنچنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل انوار کے خزانوں میں داخل کر دیے گئے اور جبار (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں جا پہنچے۔''

امۃ الحمیدؒ فرماتی تھیں: میں نے ابوسعید الخرازؒ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ انھوں نے مجھ سے کہا: ''اپنے باطن میں خدا کو نگراں جانو اور اپنے ظاہر میں اس کے احکام بجالاؤ، اور مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے پوری جدوجہد کرو اور ان کی خدمت کے لیے ہمہ وقت مستعد رہو۔ اس طرح تم اِن شاء اللہ نیک لوگوں کے مقام تک پہنچ جاؤ گی۔''

---

[1] ابوسعید الخرازؒ (۲۷۷ھ/۸۹۰ء) ابتدائی عہد کے بڑے صوفیہ میں سے تھے، سری سقطیؒ سے تربیت حاصل کی اور فناء و بقاء پر سب سے پہلے انہوں نے ہی کلام کیا، ان کا ایک قول ہے کہ ہر ایسا باطن جو ظاہر کے خلاف ہو، باطل ہے۔ ان کی کتاب الصدق بہت مشہور ہے۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۲۲۸-۲۳۲)

Marfat.com

۳۶

عَائِشَة رحمۃ اللہ علیہا

عائشہ ابوحفص نیشاپوری[1] کی اہلیہ تھیں۔ میں نے ابوجعفر احمد بن حمدان[2] کی تحریر میں لکھا دیکھا کہ عائشہؒ نے اپنے شوہر ابوحفصؒ سے رونے کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے کہا: ''صادق کا رونا یہ ہے کہ وہ روئے اور اپنے رونے پر بھی روئے کہ وہ اپنے رونے میں سچا نہیں ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا رونا پسند نہ ہو، تو اس کا قلت صدق پر رونا اس کے پہلے رونے سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ اس لیے کہ بندے کا کوئی مقام اس وقت تک بلند نہیں ہوسکتا جب تک وہ خود اپنی نظر میں وہ کمتر نہ ہو جائے۔''

---

1. ابوحفص عمرو بن مسلمؒ (۲۷۰ھ/۸۸۳ء) بڑے پائے کے صوفی تھے۔ وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے استاد تھے۔ رومیوں کے خلاف جہاد میں بھی حصہ لیا، پیشہ سے حداد (لوہار) تھے۔ ایک دن عالم مدہوشی میں زنبور کی جگہ اپنا ہاتھ بھٹی میں دے دیا جس سے وہ ہاتھ بے کار ہوگیا اور وہ پیشہ ترک کرنا پڑا۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۱۱۵۔۱۲۲)
2. ابوجعفر احمد بن حمدان بن علیؒ (۳۱۱ھ/۹۲۳ء) اپنے عہد میں مکہ کے شیخ کہلاتے تھے۔ بڑے متورع اور متقی تھے اصلاً نیشاپور کے رہنے والے تھے ابوعثمان کی صحبت میں رہے۔ فرماتے تھے آدمی کا حسن اس کی خوش کلامی میں ہے اور اس کا کمال اخلاص میں ہے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ کسی گناہ پر توبہ سے غفلت اس گناہ کے ارتکاب سے بھی بڑا جرم ہے۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۳۳۲۔۳۳۴)

Marfat.com

۳۷

فَاطِمَۃ (زَیتُونَۃؒ)

فاطمہ، جو زیتونہؒ[۱] کے نام سے مشہور تھیں۔ وہ ابوحمزہؒ، جنیدؒ اور نوریؒ[۲] کی خادمہ تھیں۔ اولیاء اللہ میں سے تھیں۔ میں نے ابوالفرج الورثانیؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے مقصل بن داؤد البغدادیؒ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے فاطمہ سے سنا، جو زیتونہؒ کے نام سے مشہور تھیں اور جنیدؒ، نوریؒ اور ابوحمزہؒ کی خادمہ تھیں، وہ فرماتی تھیں کہ: میں ایک سخت سردی کے دن ابوالحسین نوریؒ کے پاس گئی، میں نے ان سے کہا: میں کچھ لاؤں جو آپ کھانا پسند کریں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا چاہیے، کہا: روٹی دودھ۔ اس وقت ان کے سامنے آگ تھی جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے پلٹ رہے تھے۔ انھوں نے اس روٹی اور دودھ میں سے کچھ کھایا۔ ان کے ہاتھ راکھ سے کالے ہو رہے تھے۔ دودھ ان کے ہاتھ پر بہنے لگا اور اس کی وجہ سے راکھ کی سیاہی زائل ہونے لگی۔ میں نے ان کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! تیرے نیک بندے کتنے وحشت ناک گندے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی صاف ستھرا نہیں ہے۔ پھر میں ان کے پاس سے نکلی۔ میں ایک آڑھتی کے پاس سے گذر رہی تھی کہ ایک عورت میرے پیچھے پڑ گئی، کہنے لگی کہ یہاں میری ایک گٹھری تھی اس کو تو نے لے لیا۔ یہ سن کر آڑھتی مجھے حاکم کے پاس لے گیا۔ جب نوری کو اس کی خبر پہنچی تو وہ تیزی سے میری تلاش میں نکلے۔ جب ہم سلطان کے سامنے گئے تو نوری نے کہا: اس سے کچھ مت کہو، یہ تو اللہ کی ولیہ ہے۔ سلطان نے کہا کہ مدعی اس کے ساتھ ہے، اس کو کیسے چھوڑ دیا جائے؟ تبھی ایک سیاہ فام باندی آئی۔

Marfat.com

اس کے پاس وہ گٹھری تھی اس نے کہا: ہم کو گٹھری مل گئی۔

نوریؒ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حاکم کے پاس سے نکالا اور کہا: تم اللہ کے ولیوں کو وحشت ناک اور گندے کیوں کہتی ہو۔

میں نے کہا: میں اپنی اس بات سے توبہ کرتی ہوں۔

۲ ابوحمزہ البغدادیؒ (۲۸۹ھ/۹۰۲ء) اور حضرت جنید بغدادیؒ (۲۹۸ھ/۹۱۰ء) اجلہ مشائخ میں سے ہیں اور ابوالحسین نوری کا اوپر تذکرہ آچکا ہے۔ زیتونہ کا یہ قصہ اور بھی متعدد کتابوں میں منقول ہوا ہے۔ مثلاً دیکھئے تاریخ بغداد، ص ۵/۱۳۴، طبقات الاولیاء، ص ۶۶۔

Marfat.com

۳۸

صَفراء الرَّازِیّۃ

ابو حفص نیشاپوریؒ نے ان سے رے میں نکاح کیا۔ وہ عظیم مسلمانوں میں سے تھیں۔ ابو حفصؒ ان کے پاس بہت دن رہے۔ جب انھوں نے رے سے جانے کا ارادہ کیا تو ان سے کہا اگر تم چاہو تو میں تم کو طلاق دے دوں اور تمھارا مہر ادا کر دوں۔ تا آں کہ میں واپس آؤں۔ چونکہ میں جا رہا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ پھر تم سے کب آ کر ملوں گا۔

انھوں نے جواب دیا۔ ایسا مت کیجئے بلکہ مجھے اپنے نکاح میں رہنے دیجیے تا کہ آپ کی منکوحہ ہونے کی برکات مجھ کو حاصل ہوتی رہیں اور میں آپ کی یاد اور آپ کی دعاؤں میں شامل رہوں۔

جب ابو حفصؒ ان کے پاس سے جانے لگے تو انھوں نے کہا، مجھے ایسی بات سکھایئے جسے میں آپ کی طرف سے یاد رکھوں۔ انھوں نے کہا "جان لو خدا کا سب سے عارف بندہ اس سے سب سے زیادہ خوف اور خشیت والا ہوگا اور خدا سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا وہ شخص ہے جو اس کی خدمت کو تمام اعمال پر فوقیت دے اور اس کے علاوہ کسی کے لئے کوئی عمل نہ کرے اور اس کی خوشنودی کے علاوہ کسی اور کام میں کوشش اور جدو جہد نہ کرے۔"

انھوں نے ابو حفصؒ سے کہا مجھے وصیت کیجیے۔ انھوں نے فرمایا: "گھر کو لازم پکڑو، محراب کی قربت اختیار کرو اور قرآن میں سے جو یاد ہو اس کی تلاوت کرو، خاموشی کو اختیار کرو، لایعنی کاموں سے احتراز کرو اور جہاں تک ہو سکے لوگوں کے فائدے کے لیے کام کرو۔"

Marfat.com

۳۹

اُنَیسۃ بِنتِ عَمروؒ

اُنیسہ[1] حضرت معاذہ العدویہؒ کی صحبت میں رہتی تھیں۔ محمد بن حسین البرجلائیؒ نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہؒ[2] سے روایت کیا ہے کہ دلال بنت مدل نے فرمایا کہ انیسہ بنت عمرو، معاذہ العدویہؒ کی خادمہ تھیں، وہ فرماتی تھیں کہ عمل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ تین چیزیں ہوں، اخلاص نیت، صواب (یعنی عمل درست طریقہ پر ہو) اور سنت (یعنی سنت کے موافق ہو)۔

---

[1] انیسہ کا تذکرہ نمبر ۱۲ پر بھی گذر چکا ہے۔

[2] غالباً عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ مروزیؒ (۲۲۱ھ/۸۳۶ء) مراد ہیں۔ محدثین نے ان پر تنقید کی ہے۔ (میزان الاعتدال، ص ۲/۱۱۔۵۱۰)

Marfat.com

۴۰

اُمّ الاَسوَد بنتِ زَید العَدوِیَّۃ

معاذۃ العدویہؒ[1] نے ام الاسودؒ کو دودھ پلایا تھا۔ ام الاسودؒ فرماتی ہیں کہ مجھ سے معاذہ العدویہؒ نے کہا کہ: ''حرام کھا کر میرا دودھ خراب مت کرنا، اس لیے کہ میں نے تجھے دودھ پلانے کے دوران کوشش کی ہے کہ صرف حلال کھاؤں۔ اب تمھاری ذمہ داری ہے کہ تم کوشش کرو کہ صرف حلال کھاؤ۔ شاید تم کو اس کی توفیق ملے کہ تم اپنے شوہر کی خدمت کر سکو اور اس کے فیصلوں پر راضی رہ سکو''۔

ام الاسودؒ کہتی تھیں کہ میں نے جب بھی مشتبہ چیز کھائی تو میرا کوئی فریضہ چھوٹ گیا یا اوراد میں سے کوئی ورد چھوٹ گیا۔

---

[1] ام الاسود کا تذکرہ اوپر ۱۳ نمبر پر آچکا ہے۔ لیکن یہاں ان کے متعدد نئے اقوال بھی ہیں۔

Marfat.com

۴۱

اُمِّ عَلِی زَوجَہ اَحمد بِن خَضرَوَیہ البَلخِیؒ

ام علی زوجہ احمد بن خضرویہ البلخیؒ رئیس اور بڑے گھرانے کی بیٹیوں میں سے تھیں۔ وہ بہت مالدار تھیں۔ انھوں نے اپنا سارا مال فقیروں میں تقسیم کر دیا اور احمدؒ کا قرض ادا کرنے میں ان کی مدد کی۔ ابو حفص النیشاپوریؒ اور ابو یزید بسطامیؒ سے ملاقات کی اور ابو یزید سے مسائل دریافت کیے۔ ابو حفصؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ''میں عورتوں کی گفتگو ناپسند کرتا تھا۔ حتیٰ کہ میں ام علی زوجہ احمد بن خضرویہؒ سے ملا ان سے مل کر مجھے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ اپنی معرفت جہاں چاہے وہاں دے سکتا ہے''۔

ابو یزیدؒ فرماتے تھے کہ جو شخص تصوف کی راہ اختیار کرے، وہ اس عزم کے ساتھ کرے جس عزم کے ساتھ ام علی زوجہ احمد بن خضرویہؒ نے کی، یا اس کیفیت میں کرے جس کیفیت میں انھوں نے کی۔

بیان کیا گیا ہے کہ ام علیؒ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نعمتوں اور مہربانیوں کی اقسام کے ساتھ مخلوق کو اپنی طرف بلایا، لیکن لوگ نہیں آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مصیبتیں نازل کر دیں۔ تاکہ مصیبتوں کے وقت اس کی طرف پلٹیں۔ ایسا اس نے اس لیے کیا کہ وہ ان سے یعنی لوگوں سے محبت کرتا ہے''۔

ام علیؒ فرماتی ہیں: ''میں نے کبھی اپنے فقر کا ذکر نہیں کیا اور اگر کیا تو اس طرح کیا کہ میں اپنے اس رب سے تونگری چاہتی ہوں، جو غنی ہے وہ فقر کے حالات کو مجھ سے زائل کر دے گا۔ اور میں کہتی ہوں کہ جس کا مالک ایسا ہو وہ کیسے فقیر ہو سکتا ہے'' انھوں نے

Marfat.com

مزید فرمایا: ''حاجت کا ختم ہو جانا اس کے ساتھ ذلت اٹھانے سے زیادہ آسان ہے۔''
ان سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے پاس بلخ کی ایک عورت آئی۔ انھوں نے اس سے پوچھا: کیا چاہیے؟ اس نے کہا: ''میں آپ کی خدمت کے ذریعۂ تقرب الٰہی کی خواہشمند ہوں۔'' انھوں نے اس کو جواب دیا: ''تم اپنے رب کی عبادت کر کے میرا تقرب کیوں نہیں چاہتی۔''

---

۱ احمد بن خضرویہ البلخیؒ (۲۴۰ھ/۸۵۴ء) اپنے عہد کے بڑے صوفی تھے۔ وہ خراسان کے عظیم المرتبت مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ حاتم اصم، ابو تراب النخشی اور ابو یزید البسطامی سے تربیت حاصل کی۔ ابو حفص نے ان کے بارے میں فرمایا کہ میں نے احمد بن خضرویہ سے زیادہ مستقیم الاحوال اور بلند حوصلہ کسی کو نہیں دیکھا۔ احمد بن خضرویہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۱۰۴-۱۰۶)

Marfat.com

(۴۲)

فَاطِمَۃ بِنتِ عَبدُاللہ المعروفۃ بِجُوَیرِیّۃ

فاطمہ بنت عبداللہ، ابوسعید الخرازؒ کی تربیت یافتہ تھیں۔ میں نے علی بن سعید المقری سے سنا، اور انھوں نے احمد بن الحسین المالکیؒ سے اور انھوں نے فاطمہ بنت عبداللہ معروف بجویریہؒ سے، (جو ابوسعید الخرازؒ کی شاگرد تھیں) سنا وہ فرماتی تھیں: ''سالک کے اوپر سب سے پہلا جو خیال گزرتا ہے اور وہ اس کو ہر چیز سے کاٹ دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی نگرانی ہوتی ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو ہر چیز سے پاک کردیتا ہے۔''

اسی سند سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے ابوسعید الخرازؒ کو کہتے سنا: ''محبت کرنے والے کی فطرت میں داخل ہے کہ جب محبوب کی محبت محبت کرنے والے کی روح میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کی شان یہ ہوتی ہے کہ اپنے دل کو اس کے عشق کے لیے پاک کرلیتا ہے اور اس کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے ذکر میں رطب اللسان ہو جاتا ہے، اور اپنے آپ کو دوسرے کاموں میں مشغول کرنے سے روکتا ہے اور جس شخص کو شوق کا کچھ حصہ بھی مل جائے اس کی شان یہ ہوتی ہے کہ دنیا و آخرت میں اپنے حصے کو بھول جائے اور اپنے نفس کے لیے تدبیر کرنا چھوڑ دے اور خدمت کا مزہ نہ پائے، جس طرح کہ مجنوں نے پایا، اپنے مالک سے چمٹا رہے، اس کا دیوانہ رہے اور حیران و سرگرداں رہے''۔

مذکورہ بالا سند سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے ابوسعیدؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

Marfat.com

"عارف کی شان یہ ہے کہ تم اسے کبھی دیوانہ اور سب سے کٹا ہوا دیکھو کہ اس میں کوئی بھی ایسا عمل نہیں ہو جو اس کے مالک کے علاوہ کسی اور کے لیے ہو اور کبھی اسے مخلوق کے ساتھ گھلا ملا دیکھو گویا کہ وہ انھی میں سے نہ ہے۔ اس طرح اس کا مقام ان لوگوں سے پوشیدہ رہے۔ مگر وہ اپنے ہیجان کے باوجود ساکن رہتا ہے۔ اور اس کے ارادے اس کے پانے والے سے وابستہ ہوتے ہیں۔"

ا طبقات الصوفیہ میں الجنون کے بجائے لفظ المحنون استعمال ہوا ہے اگر یہ کتابت کی غلطی نہیں ہے تو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ جس طرح غم زدہ نے اپنے غم کو لذت بنا لیا ہے۔

Marfat.com

۴۳

مؤنِسَة الصُوفِيّةؒ

مونسہ صوفیہؒ شام کی عبادت گزار خواتین میں سے تھیں اپنے آپ میں بہت سخت کوش اور جفاکش تھیں۔ محمد بن عبداللہ الحافظؒ کہتے ہیں کہ انھوں نے الحسین بن محمد بن اسحاقؒ سے سنا اور انھوں نے ابوعثمان الحناط سے سنا، انھوں نے محمد بن یعقوب ابن یوسفؒ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ انھوں نے مونسہ الصوفیہ جو بڑی عبادت گزار خاتون تھیں سے پوچھا: تم نے یہ اونی لباس کیوں پہن رکھا ہے؟ اس کے خوف سے یا اس کی محبت میں؟'' انھوں نے جواب دیا کہ محض سخت کوشی کے لیے۔

Marfat.com

(۴۴)

فَخرَوَیۡه بِنتِ عَلِیؒ

فخرویہ بنت علیؒ اہل نیشاپور میں سے تھی۔ ابوعمرو بن نجیدؒ کی بیوی تھیں۔ (یعنی اس کتاب کے مصنف ابوعبدالرحمٰن السلمی کی نانی) میں نے اپنے نانا ابوعمرو بن نجیدؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو فخرویہؒ کی صحبت سے جو فائدہ حاصل ہوا وہ ابوعثمانؒ کی صحبت سے حاصل ہونے والے فائدے سے کم نہیں تھا۔

میں نے اپنے نانا سے سنا کہ انھوں نے فخرویہؒ کو یہ بھی فرماتے سنا: حالت نازک ہے، عظیم خطرہ درپیش ہے، مانگ بہت بڑی اور اخلاص کی کمی ہے۔

ایک مرتبہ فخرویہؒ نے ابوعلی الثقفیؒ رحمہ اللہ سے کہا: ''انسان جب علم کو بیان کرتا ہے تو اس سے اس کے قلب و روح کو لذت ملتی ہے اور وہ اپنی نظر میں بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے کلام کو اچھا سمجھتا ہے اور جب انسان علم کو استعمال کرتا ہے تو اپنے نفس و قلب کو مشقت میں ڈالتا ہے اور اپنی نظروں میں گر جاتا ہے، کیوں کہ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل کرنے کے معاملے میں اس کے اندر اخلاص کی کمی ہے''۔ یہ سن کر ابوعلیؒ رو پڑے اور کہا: میں تم سے وہی کہوں گا جو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا وہ یہ کہ ''ایک عورت عمرؓ سے زیادہ فقیہ ہے۔'' (امراۃ افقہ من عمر)

بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے علاوہ اپنے رب تک پہنچنے کا کوئی اور ذریعہ اختیار کیا تو اس

Marfat.com

نے غلط راستہ اختیار کیا۔“

فخرویہ بنت علی کی وفات سنہ ۳۱۳ھ (مطابق ۹۲۵ء) میں ہوئی۔

۱۔ ابوعثمان الحیری النیشاپوریؒ (۲۹۸ھ ۹۱۰ء) جلیل القدر صوفی تھے۔ یحیٰ بن معاذؒ اور شاہ بن شجاع کرمانیؒ کی صحبت میں رہے نیشاپور میں تصوف کو انہوں نے متعارف کرایا۔ فرماتے تھے کہ لوگوں کی انا کو جب تک ٹھیس نہ پہنچے وہ اچھے اخلاق کے حامل رہتے ہیں لیکن جیسے ہی ان کی انا مجروح ہوتی ہے ان کا اصلی چہرہ سامنے آجاتا ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۱۷۰۔۱۷۹)

۲۔ ابوعلی الثقفیؒ (۳۲۸ھ ۹۴۹ء) بڑے پایے کے صوفی تھے ان کا اصل نام محمد بن عبدالوھاب تھا۔ مختلف علوم کے ماہر تھے، السلمی نے لکھا ہے کہ بیشتر شرعی علوم میں ان کو مہارت حاصل تھی، وہ فرماتے تھے کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور ایک اس کا درجہ کمال ہوتا ہے جو آدمی چیزوں کو ان کی حد پر رکھتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور جو حدود میں کمی کرتا ہے تو وہ اس کا حق ضائع کرتا ہے لیکن جو حد سے تجاوز کرتا ہے تو وہ اپنے لئے گڑھا کھودتا ہے۔ (یعنی اعتدال سب سے محفوظ راستہ ہے) (طبقات الصوفیہ، ص ۳۶۱۔۳۶۵)

Marfat.com

۴۵

فَاطِمَة بِنتِ اَحمدالحَجافِیَّة

فاطمہ بنت احمد الحجافیہؒ اپنے عہد کی نامور صوفی خاتون تھیں وہ اپنے دور کے عارف باللہ حضرت زکریا السختنیؒ[1] کی صحبت میں رہیں اور حضرت ابو عثمانؒ سے بھی ملاقات کی۔ میں نے اپنے نانا رحمہ اللہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے فاطمۃ الحجافیہؒ سے سنا ''جب بھی کسی نے دوسرے کو احمق کہا تو میں نے سمجھا کہ مجھ سے کہا ہے۔ کیونکہ اس شخص سے بڑا احمق اور کون ہوگا جو اپنے دشمن سے ولایت یعنی دوستی کا رشتہ استوار کرے اور اپنے دوست سے عداوت رکھے، نفس اور شیطان دو دشمن ہیں اور ہم ان سے دوستی کرتے اور ان کی اطاعت کرتے ہیں اور قرآن وسنت ہماری نجات اور ہماری رستگاری کے ذرائع ہیں اور ان سے ہم اعراض کرتے ہیں''۔

ایک دن ابو العباس الدینوریؒ انس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے ان کی باتیں سن کر فاطمہ نے ان سے کہا: ''تم نے کس خوبی سے اس چیز کو بیان کیا جس سے تم خود دور ہو''۔

---

1. السختنی غالباً تصحیف ہے الرسالۃ القشیریہ میں ایک نام زکریا التخشی کا ہے اور خود سلمیؒ نے اپنی دوسری کتاب طبقات الصوفیہ میں ایک نام زکریا السختنی لکھا ہے، لیکن یہ نسبت بھی متعین نہیں ہوسکی۔

Marfat.com

امام قشیریؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ابوعثمان حیریؒ کے مرید تھے۔اسی لئے ہوسکتا ہے کہ صحیح تلفظ السختنی ہی ہو۔

۲۔ احمد بن محمد ابوالعباس الدینوریؒ (۳۴۰ھ/۹۵۱ء کے بعد) خراسان کے بڑے مشائخ میں تھے۔ ابومحمد جریریؒ اور رویمؒ کی خدمت میں رہے السلمی نے ان کے علم وفضل اور خلوص وللّٰہیت کی بڑی تعریف کی ہے۔انھوں نے فرمایا کہ انسان کو اختیار کے مقام تک صرف صداقت پہنچاسکتی ہے اور ہر وہ وقت یا حال جو صداقت سے خالی ہو وہ باطل ہے۔(طبقات الصوفیہ، ۴۷۵۔۴۷۸)

Marfat.com

(۴۶)

ذُکَّارَۃ

ذکارہؒ اپنے عہد کی بڑی عبادت گزار خواتین میں سے تھیں۔

ابوحفص عمر بن مسرور الزاہدؒ نے بغداد میں ہم کو بتایا اور ان کو احمد بن الحسن بن محمد بن سہل الواعظؒ نے اور ان کو محمد یعنی ابن جعفرؒ نے اور ان کو ابراہیم بن الجنید نے اور ان کو محمد بن الحسینؒ نے اور ان کو عباس الاسکاف نے بتایا کہ ہمارے ساتھ ایک دیوانی عورت رہتی تھی، جس کو ذکارہ کہا جاتا تھا۔ اس نے عید کے دن مجھے دیکھا اس وقت میرے ہاتھ میں تھوڑا سا فالودہ تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: تمھارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: فالودہ۔ اس نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہاں دیکھے جہاں وہ اپنے بندوں کو دیکھنا ناپسند کرتا ہو۔ (انھوں نے مزید کہا) کیا میں تم کو ایسا فالودہ نہ بتاؤں کہ تم جاؤ اور اگر ہو سکے تو اس کو تیار کرو۔ میں نے کہا ضرور بتایئے۔ انھوں نے فرمایا: ''یہ چیزیں لو: نعمت کی شکر، صفائی باطن کا نشاستہ، حیا کا پانی، مراقبے کا گھی، جزا کی زعفران پھر ان کو خوف ورجا کی چھلنی میں چھانو، اس کے بعد ان کے نیچے غم کا دیگدان رکھو اور رنج وغم کی پتیلی میں چڑھاؤ، اعتبار کی ڈوئی سے انھیں چلایئے، اس کے نیچے لمبی سانسوں کی آگ جلاؤ، پھر اس کو احتیاط سے پھیلاؤ یہاں تک کہ تہجد کی ہوائیں اس کو خشک کر دیں، جب تم اس میں سے ایک لقمہ کھاؤ گے تو عقلمند ہو جاؤ گے، وہموں سے بچ جاؤ گے، لوگوں کے نزدیک محبوب ہو جاؤ گے، شیاطین کے وساوس سے تم محفوظ ہو جاؤ گے اور جنت کی حوریں تم کو جام پلائیں گی''۔ پھر یہ شعر پڑھا:

Marfat.com

همم المحب تجول فی الملکوت
والقلب یشکو والفواد صموت

محبت کرنے والے کے اندیشے عالم ملکوت میں گردش کرتے رہتے ہیں، درآں حالے کہ قلب شکایت کرتا ہے اور روح خاموش رہتی ہے۔

[1] احمد بن الحسن بن محمد بن سہل، ابوالفتح المالکی (۳۳۰ھ/۹۴۱ء) واعظ قاری اور محدث تھے، بغداد میں رہتے تھے امام طحاوی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی، اور ابونعیم اصفہانی ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ (تاریخ بغداد، ص ۲۶۵-۱۴۴)

Marfat.com

۴۷

عَائِشَة بِنتِ اَبی عُثمانؒ

حضرت عائشہ بنت ابی عثمانؒ مشہور صوفی و عارف باللہ حضرت ابو عثمانؒ کی اولاد میں سب سے زیادہ عبادت گزار اور متقی تھیں راہ سلوک کے حال اور وقت کے لحاظ سے سب سے بہتر تھیں اور مستجاب الدعوات بھی تھیں۔

میں نے ان کی بیٹی ام احمد بنت عائشہؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے میری امی نے کہا: ''اے میری بیٹی! فنا ہونے والی چیز پر خوش مت ہو اور گزر جانے والی چیز کا غم مت کر اللہ سے خوش رہ اور غم اس بات کا کر کہ کہیں تو اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر سے محروم نہ رہ جائے۔''

میں نے ان کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے میری والدہ نے کہا ''ظاہر و باطن میں ادب کو لازم پکڑو اس لیے کہ جس نے ادب کو ظاہر میں ترک کیا اس کو ظاہر میں سزا ملی اور جس نے ادب کو باطن میں ترک کیا اس کو باطن میں سزا ملی'' (فما اساء احد الادب ظاهرا الاعوقب ظاهرا و ما اساء احد الادب باطنا الا عوقب باطنا)۔ انھوں نے مزید یہ بھی کہا کہ عائشہ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اپنی تنہائی سے متوحش ہو یعنی گھبراتا ہو تو اس کا سبب یہ ہے کہ اسے اپنے رب سے کم انسیت ہے'' اور فرمایا: ''جو شخص بندوں کے ساتھ اہانت کا سلوک کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو صحیح طریقے سے نہیں

Marfat.com

جانتا، اس لیے کہ جو شخص بنانے والے سے محبت کرتا ہے، اس کی نظر میں اس کی صنعت کی بھی عظمت ہوتی ہے۔" حضرت عائشہ بنت ابی عثمانؒ کا انتقال ۳۴۶ ہجری (مطابق ۹۷۵ء) میں ہوا۔

1 صفۃ الصفوۃ، ص ۶۴۸، اعلام النساء، ص ۳/ ۱۵۸

2 ام احمدؒ کا تذکرہ آگے نمبر ۶۵ پر آرہا ہے۔

Marfat.com

۴۸

فَاطِمَۃ اُمِّ الیُمنؒ

فاطمہ ام الیمنؒ حضرت ابوعلی الروذ باریؒ کی اہلیہ اور بڑی جلیل القدر بزرگ تھیں۔ راہ سلوک کے احوال سے واقف، خوش فہم اور خوش گفتار بھی تھیں۔

میں نے اپنے بعض احباب سے سنا کہ فاطمہؒ اس طرح مناجات کرتی تھیں: ''اے میرے رب! مجھے کیوں شوق نہ ہوگا اس چیز کو حاصل کرنے کا جو تیرے پاس ہے۔ جب کہ مجھے تیری ہی طرف لوٹنا ہے اور میں تجھ سے کیوں کر محبت نہ کروں، جب کہ مجھے ہر خیر تجھ سے ہی ملی ہے اور میں تیری مشتاق کیوں نہ ہوں جب کہ تو نے مجھے اپنا شوق دلایا ہے۔''

بیان کیا جاتا ہے کہ فاطمہ ام الیمنؒ نے فرمایا: ''بندہ کسی چیز سے اتنا فائدہ نہیں اٹھاتا جتنا وہ حلال رزق طلب کرنے سے اٹھاتا ہے۔''

انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ ''زاہد دراصل اپنا حصہ چاہتا ہے۔ اس لیے کہ وہ دنیا کی طلب اور اس میں تھکاوٹ سے راحت پانا چاہتا ہے کچھ اور نہیں چاہتا۔'' (یعنی زاہد کا زہد عبادت کے لئے نہیں بلکہ طلب دنیا میں جو محنت و مشقت ہے اس سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ اصل زہد تو رزق حلال کی طلب ہے۔)

راوی فرماتے ہیں کہ ایک دن جب حاجی حج کرنے جارہے تھے، وہ شہر سے باہر نکلیں۔ اونٹ ان کے برابر سے گزر رہے تھے اور وہ روتی جارہی تھیں اور فرماتی جارہی تھیں: ہائے میری کم زوری، اور ساتھ ہی یہ شعر پڑھتی جارہی تھیں:

Marfat.com

فقلت دعونی واتباعی رکابکم　اکن طوع ایدیکم کما یفعل العبد

وما بال رغمی لا یهون علیهم　و قد علموا ان لیس لی منهم بُدّ

میں نے کہا: لوگو! مجھے چھوڑ دو اور اپنی سواریوں کے پیچھے چلنے دو، میں اسی طرح تمھاری فرماں بردار رہوں گی جس طرح کہ کوئی غلام ہوتا ہے۔ کیا بات ہے کہ یہ سن کر بھی وہ نرم نہیں ہوتے، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ مجھے ان کے بغیر چارہ نہیں۔

فاطمہ یہ بھی فرماتی تھیں:

یہ حسرت ہے اس شخص کی جو اللہ کے گھر تک نہ پہنچ سکا پھر اس شخص کی حسرت کا کیا حال ہوگا جو اللہ تک پہنچنے سے محروم رہ گیا۔

ا۔ ابو علی الروذباریؒ (۳۲۲ھ/۹۳۴ء) بڑے مشائخ صوفیہ میں تھے۔ حدیث اور فقہ کے بھی امام تھے۔ بغداد کے رہنے والے تھے لیکن مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے کسی نے دریافت کیا کہ ایک آدمی مزامیر اور لہو و لعب میں مبتلا ہے اور اس کو حلال سمجھتا ہے اور یہ کہتا کہ میں سلوک کی ایسی منزل پر پہنچ گیا ہوں جہاں مزامیر کے سننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بخدا وہ پہنچ تو گیا لیکن جہنم میں پہنچا ہے۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۳۵۴-۳۶۰)

Marfat.com

(۴۹)

عَمْرَۃ الفَرغَانِیَّۃ

عمرہ الفرغانیہؒ اخلاق، راہ سلوک کے احوال اور اوقات میں اپنے عہد کی منفرد شخصیت تھیں۔ میں نے مرو میں ابو منصور محمد بن احمد بن عبدانؒ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے احمد بن السریؒ[۱] کی بیوی عائشہؒ سے سنا کہ ایک مرتبہ عمرہ الفرغانیہؒ نے فرمایا: ''خاموشی کی میراث حکمت اور تفکر ہے اور جس کو علم کے ساتھ خلوت سے انسیت ہوگئی، اس کو ایسی انسیت حاصل ہوگی جس میں وحشت نہ ہوگی۔'' عمرہ یہ بھی فرماتی تھیں کہ: ''جو جوانوں کی اور آزاد لوگوں کی خدمت کرے گا، اس کو مخلوق کے نزدیک زیادہ عزت ملے گی، اور ان کی نظروں میں اس کی ہیبت بڑھے گی اور اس سے اس کی سلامت روی کا پتہ چلے گا اور یہ چیز اس کو اولیا کے درجے تک پہنچا دے گی۔''

عمرہؒ سے پوچھا گیا: کیا عارف اور زاہد برابر ہوتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اگر مردہ اور زندہ برابر ہیں تو عارف اور زاہد بھی برابر ہیں۔

ان سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیسے پہچانا کہ جو کچھ وہ سن رہے ہیں، وہ کلام الٰہی ہے۔ انھوں نے جواب دیا اس لیے کہ اس کلام نے ان کے اوصاف مٹا دیے اور اس کے بعد مخلوق کا کلام سننا ان کے لیے ناپسندیدہ ہوگیا۔

---

[۱] احمد السری سے مراد غالباً احمد بن محمد السریؒ ہیں جن کی وفات ۳۵۷ھ/ ۹۶۷ء میں ہوئی۔ عائشہؒ ان کی اہلیہ تھیں امام ذہبی نے ان پر تنقید کی ہے۔ (میزان الاعتدال ۱/۱۳۹)

Marfat.com

۵۰، ۵۱

زَبُدَۃؒ و مُضغَۃؒ، بِشرِ بن الحَارِث الحَافِیؒ کی بہنیں

زبدہؒ و مضغہؒ[۱] دونوں زہد اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔ احمد بن حنبلؒ[۲] نے فرمایا: ''جو شخص یہ جاننا چاہے کہ وہ اصحاب ورع سے کتنا دور ہے تو وہ بشر الحافیؒ[۳] کی بہنوں کے پاس جائے۔ ان کی گفتگو سنے اور ان کا طریقہ دیکھے۔''

بشرؒ کی بہن زبدہؒ نے فرمایا: ''بندے پر سب سے زیادہ بھاری چیز گناہ ہے۔ اور سب سے ہلکی چیز توبہ ہے پھر اس شخص کو کیا ہو گیا ہے جو وہ بھاری چیز کو ہلکی چیز سے دفع نہیں کرتا۔''

بشرؒ کی بہن مضغہؒ کے پاس ایک ملازمہ آئی اس سے انھوں نے فرمایا: ''تیرے اندر سب سے تعجب خیز بات یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت نہیں تلاش کرتی اور نہ اس کے پاس جانے کا راستہ تلاش کرتی ہے''۔

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۴۔ ۴۲۳۔ زبدہؒ اور مضغہؒ کے علاوہ بشرؒ کی ایک اور بہن مخہ بھی تھیں۔ وہ بھی بڑی عبادت گزار اور صاحب زہد و تقویٰ تھیں۔ ابن الجوزی نے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

۲۔ امام احمد بن محمد بن حنبل (۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء) حدیث اور فقہ کے امام تھے۔ اپنے عہد کی جلیل القدر شخصیت کے مالک، استقامت اور حوصلہ کی زندہ جاوید مثال، اور علم حکمت کے بے مثال خزینے

Marfat.com

تھے۔ مسئلہ خلق قران میں عباسی حکومت کا مقابلہ کیا، فقہ میں ایک مستقل مسلک کے بانی اور حدیث کی بے مثال کتاب مسند امام احمد کے مصنف تھے۔ چوتھی صدی ہجری کے مجدد مانے جاتے تھے۔ صوفیہ سے بھی بڑا تعلق تھا۔ متعدد علما نے ان کی سوانح حیات لکھی ہیں۔

۳۔ بشر بن حارث الحافیؒ (۲۶۶ھ/۸۴۰ء) کبار مشائخ صوفیہ میں تھے۔ مروؔ کے رہنے والے تھے لیکن بغداد میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی فضیل بن عیاضؒ کی صحبت میں رہے۔ بڑے صاحب علم اور صاحب ورع تھے۔ عوام کے ساتھ ساتھ ملوک و امراء بھی ان کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صبر جمیل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی انسانوں سے شکایت نہ کرے، انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ عبادت کی لذت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جب اپنے اور شہوات کے درمیان لوہے کی دیوار بنا لے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۳۹-۴۷)

Marfat.com

۵۳،۵۲

عَبدَۃ اور آمِنَۃ

عبدہؒ اور آمنہؒ [1] دونوں نہایت دین دار اور عقل کے اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھیں۔ یہ دونوں ابوسلیمان دارائیؒ [2] کی بہنیں تھیں۔ دین ودانش کے اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھیں۔ عبدہ نے فرمایا: ''زہد سے دل کو راحت ملتی ہے اور نفس میں سخاوت پیدا ہوتی ہے۔'' انہوں نے مزید فرمایا کہ: ''عقل مند وہ ہے جو اپنے بھائیوں کے مفادات کی حفاظت کرے نہ کہ وہ جوان کی خواہشوں کی پیروی کرے۔''

احمد بن ابی الحواریؒ، ابوسلیمانؒ (درانی) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن آمنہؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''فقرا تمام کے تمام مردہ ہیں سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ نے قناعت کی عزت اور فقر پر رضامندی کی دولت کے ذریعہ سے زندہ کیا ہے۔''

---

[1] صفۃ الصفوۃ، ص ۳۴۷

[2] ابوسلیمان درانی کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔

Marfat.com

(۵۴)

عَائِشَۃ اَلمَرْوَزِیَّۃ

عائشہ المروزیہؒ احمد بن السریؒ[1] کی اہلیہ تھیں۔ ایک مرتبہ ابوعثمانؒ کے پاس گئیں اور ابوعثمانؒ نے ان کو اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ میں نے[2] عائشہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص تکبیر اولیٰ اور جماعت کی کوشش نہیں کرتا وہ نماز کی بھی کوشش نہیں کرتا۔''

میں نے ابومحمدؒ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے عائشہؒ سے سنا: ''عارف کی عقل اس کے دل کا آئینہ ہوتی ہے اور اس کا دل اس کے نفس کا آئینہ ہوتا ہے اور اس کی روح اس کی عقل کا آئینہ ہوتی ہے اور اس کا سِر (باطن) اس کی روح کا آئینہ ہوتا ہے اور توفیق آئینہ کا نور ہوتی ہے اور آئینہ کے اندر بصیرت کی گہرائی سے صحیح اور غلط واضح ہوتے ہیں۔''

میں نے ابومنصور محمد بن احمد بن عبدان المروزیؒ سے سنا کہ عائشہؒ نے فرمایا کہ: ''میں نے کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا، جس پر میں زیادہ خوش ہوتی سوائے اس کھانے کے جو میں نے کسی فقیر کے ساتھ کھایا یا فقیر کی متابعت میں کھایا یا اس کی نگرانی میں کھایا۔''

میں نے ان کو (یعنی ابومنصور محمد بن احمد) کو یہ کہتے سنا کہ عائشہؒ فرماتی ہیں: ''جب کوئی نوجوان (راہ سلوک کا سالک) کسی جگہ سے میرے پاس آنے کا ارادہ کرتا

Marfat.com

ہے تو میرے دل میں اس کے ارادہ کی وجہ سے ایک نور پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔ پھر اگر مجھے اس کی اچھی طرح خدمت کا موقع مل جاتا ہے تو وہ نور مکمل ہو جاتا ہے اور اگر میں صحیح طریقے سے اس کی خدمت نہیں کر پاتی تو وہ نور بجھ جاتا ہے۔''

۱؎ احمد السریؒ کے لئے اسی کتاب کا حاشیہ بضمن نمبر ۴۹ دیکھیے۔

۲؎ اصل کتاب میں اسی طرح ہے۔ غالبا راوی کا نام چھوٹ گیا ہے اگلی روایت میں راوی کا تذکرہ اس امکان کو مزید تقویت دیتا ہے۔

Marfat.com

۵۵

فَاطِمَۃ بِنت اَحمَد بِن ھَانیِ

فاطمہ بنت احمد بن ہانیؒ نیشاپوری اپنے عہد کے عارف باللہ حضرت ابو عثمانؒ کی صحبت میں رہیں۔ اور انہوں اپنے پیر پر اور ان کے احباب پر بڑی دولت خرچ کی۔ ابو عثمانؒ کہا کرتے تھے ''فقیروں سے فاطمہؒ کی محبت اصحاب فتوۃ کی محبت ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتیں''۔

فاطمہؒ نے ابو عثمانؒ سے دریافت کیا: ''خدا کی معرفت کا راستہ کیا ہے؟''

انھوں نے جواب دیا: ''اپنے آپ کو اور مخلوق کو بھلا دو، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کا انکار کر دو تم اللہ تعالیٰ کی معرفت کی حقیقت حاصل کر لو گی۔''

فاطمہؒ نے فرمایا: ''دنیا احمقوں کے لیے ایک جال ہے، اس میں وہی پھنستا ہے جس کے پاس نہ عقل ہے اور نہ توفیق۔''

Marfat.com

۵۶

اُمّ عَبدُاللہ

ام عبداللہ، ابوعبداللہ السجزیؒ[1] کی اہلیہ تھیں میں نے اپنے ناناؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ام عبداللہؒ سے سنا کہ: ''جو شخص فقیروں کو حقیر جانے گا وہ اللہ تعالیٰ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں پائے گا''۔

میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ'': دنیا میں اچھے لوگوں کی صحبت دنیا کی بڑی نعمت ہے۔''

انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے ام عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا: ''حقیقی زندگی اس سے ملنے میں ہے جس سے مل کر تمھارا سینہ کھل جائے اور وہ تم کو اللہ کی طرف متوجہ کرے اور دنیا اور اہل دنیا سے اعراض پر مائل کرے۔''

---

1. ابوعبداللہ السجزیؒ (۲۷۱ھ/۸۸۴ء) خراسان کے کبار مشائخ میں سے تھے ابوحفص نیشاپوریؒ اور عمرو بن سلمہؒ کی صحبت میں رہے۔ وہ فرماتے تھے کہ سب سے برا بندہ وہ ہے جو اپنے دل اور اعضاء سے اللہ کی نافرمانی کرے اور پھر صرف زبان سے توبہ کرے [یعنی عمل سے انکار کرتا رہے اور زبان سے توبہ کرتا رہے۔]۔ (طبقات الصوفیہ، ص: ۲۵۔۲۵۳)

Marfat.com

۵۷

حَبِیبَۃ العَدوِیَّۃؒ

حبیبہ العدویہؒ[1] عظیم عارفات میں سے تھیں۔ ان کا تعلق بصرہ سے تھا۔ محمد بن احمد بن سعید الرازیؒ نے عباس بن حمزہؒ سے اور انھوں نے احمد بن ابی الحواریؒ سے روایت کیا ہے کہ ان کو ابو محمد المکیؒ نے بتایا کہ حبیبہؒ رات کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے مکان کی چھت پر چلی جاتی تھیں اور وہاں کمر کس لیتی تھیں، اپنے کپڑے سمیٹ لیتی تھیں اور بارگاہ الٰہی میں یوں دست بدعا ہو جاتی تھیں: ''اے اللہ! ستارے ڈوب گئے ہیں اور لوگ سو رہے ہیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے ہیں اور ہر عاشق اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں ہے[2] اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔'' اسی حالت میں سحر ہو جاتی تو پھر کہتیں ''اے اللہ! رات ڈھل گئی اور دن آ گیا۔ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو نے میری عبادت قبول کر لی ہے یا اسے رد کر دیا ہے، اگر یہ قابل قبول ٹھہری ہے تو میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھے مبارکباد دیں اور اگر وہ قابل رد ہے تو میں اس لائق ہوں کہ لوگ میری حالت پر افسوس کا اظہار کریں۔ تیری ذات کی قسم، میں جب تک زندہ رہوں گی اس وقت تک تیری بارگاہ میں اسی طرح ہاتھ پسارے رہوں گی۔ تو مجھے اپنے دروازے سے لاکھ دھتکارے، لیکن میں یہاں سے ٹلنے والی نہیں ہوں، اس لیے کہ میں جانتی ہوں کہ تیرا جود و کرم بہت وسیع ہے۔''

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۵۹۷، اعلام النساء، ص ۱/۲۴۲

۲۔ بعض تذکرہ نگاروں نے ان الفاظ کو حضرت رابعہ بصریہؒ کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔ لیکن السلمیؒ کی روایت زیادہ قدیم ہونے کی بنا پر زیادہ معتبر ہے۔

Marfat.com

۵۸

فَاطِمَةُ الدِمَشقِيةُ

فاطمہ الدمشقیہؒ اپنے وقت کی منفرد ہستی تھیں وہ صوفی مشائخ پر تنقید بھی کیا کرتی تھیں۔ میں نے علی بن احمد الطرسوسیؒ کو کہتے سنا، جب ابوالحسین المالکیؒ[1] دمشق آئے تو جامع دمشق میں خطاب کیا اور اچھا خطاب کیا۔ فاطمہؒ ان کی مجلس میں تشریف لائیں اور کہا ''اے ابوالحسنؒ! آپ نے خطاب کیا اور بہت اچھا خطاب کیا اور آپ کو اچھا بولنا آتا ہے۔ لیکن یہ بتایئے، کیا آپ کو خاموش رہنا بھی آتا ہے؟'' یہ سن کر ابوالحسنؒ[2] خاموش ہو گئے، اس کے بعد کچھ نہیں بولے۔

---

[1] ابوالحسین المالکیؒ (۳۶۴ھ/۹۷۴ء) کا پورا نام احمد بن حسین تھا شیخ جنید بغدادی کے شاگرد تھے کبار مشائخ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ (طبقات الصوفیہ (فارسی)، ص ۳۶۱)

[2] اصل نسخے میں ایک جگہ ابوالحسین ہے اور دوسری جگہ ابوالحسن ہے، یہ کتاب کی غلطی بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی دونوں کنیتیں ہوں۔

Marfat.com

۵۹

فُطَیمَۃ

فطیمہؒ حمدون القصار کی بیوی[1]، بلند احوال اور بڑی صاحب مراتب صوفی خاتون تھیں۔ روایت ہے کہ فطیمہؒ نے کہا: ''معاشرت میں صوفی کا اخلاق یہ ہے کہ جو اس کے پاس آئے اس کا استقبال کرے اور جو اس کے پاس نہ آئے اس کو تلاش نہ کرے اور جو اس کے ساتھ رہے اس کے ساتھ اخلاق سے پیش آئے اور جو اس کی صحبت کو ناپسند کرے اس کو اپنی صحبت کے لیے مجبور نہ کرے۔''

فطیمہؒ سے پوچھا گیا کہ عقل مند آدمی کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''جس کے پاس بیٹھ کر تمھارا دل زندہ ہو جائے، وہی عقل مند آدمی ہے۔''

فطیمہؒ نے فرمایا: ''جو اپنے نفس کو پہچان لے گا تو بندگی کے سوا اس کی کوئی شناخت نہ ہوگی اور وہ اپنے مالک کے علاوہ کسی پر فخر نہیں کرے گا۔''

فطیمہؒ نے فرمایا: ''دل کی آبادی دنیا سے اعراض میں ہے اور دل کی ویرانی مخلوق سے مدد چاہنے میں ہے۔''

فطیمہؒ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ادراک کر لے گا، اس کو اللہ کی شکر گزاری کے علاوہ اور کوئی کام نہ ہوگا۔''

---

[1] ابو صالح حمدون بن احمد القصارؒ (۲۷۱ھ/۸۸۴ء) نیشا پور کے اجلہ مشائخ میں سے تھے۔ بڑے پائے کے فقیہ تھے، امام سفیان ثوریؒ کے مسلک پر عمل پیرا تھے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۱۲۳۔۱۲۹)

Marfat.com

٦٠

اَمَةُ اللّٰہِ الجَبلِیَّة

کوہستان دامغان میں ایک گاؤں ہے، اس کا نام نوقابذ ہے، امت اللہ الجبلیہؒ وہیں کی رہنے والی اور حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے مرید عبداللہ الجبلیؒ کی بیوی تھیں۔ ان کی طرف متعدد کرامات وخرق عادت واقعات منسوب ہیں۔ وہ غیر معمولی فہم وفراست کی مالک تھیں۔ ان کا گاؤں بسطام سے ایک فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

وہ اپنے شوہر کو ابو یزیدؒ کے بارے میں (غائبانہ طور پر) خبر دیتی رہتی تھی کہ ابو یزیدؒ اب یہ کر رہے ہیں اور اب یہ کر رہے ہیں۔

فرمایا (سلمی نے) کہ ایک مرتبہ وہ یعنی ان کے شوہر ابو یزیدؒ کے پاس گئے اور ان کو یہ باتیں بتائیں۔ اس وقت ابو یزید اپنی کرسی پر بیٹھے وضو کر رہے تھے۔ ابو یزید نے ایک سفیدی اٹھائی، اس کو تر کر کے اپنی کرسی پر رکھا اور ان کے شوہر سے کہا کہ اپنی بیوی سے پوچھو اگر وہ سچی ہے تو بتائے کہ کرسی پر کیا ہے؟ جب عبداللہؒ وہاں سے چلے گئے تو ابو یزیدؒ نے وہ سفیدی کرسی سے ہٹا دی۔ عبداللہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ عبداللہؒ کہتے ہیں کہ اب میں جان گیا کہ وہ جھوٹ بولتی ہے۔

ابو یزیدؒ کا مقصد یہ تھا کہ اس عورت کے احوال کو اس کے شوہر سے پوشیدہ رکھے۔

علی بن محمدؒ سے میں نے سنا اور انھوں نے محمد بن علیؒ سے اور انھوں نے ابو عمرانؒ

Marfat.com

سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو یزیدؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عبداللہؒ کے لیے جو بھی میری تمنائیں تھیں وہ اس کی اہلیہ میں ظاہر ہوئیں۔

امۃ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے شوہر عبداللہؒ سے دریافت کیا کہ: ''اگر کل تمھارا رب تم سے پوچھے کہ میرے پاس کیا لے کر آئے ہو تو کیا جواب دو گے؟'' تو انھوں نے جواب دیا: ''میں کہوں گا میں رزق کے بارے میں آپ کے اوپر توکل کرتا تھا۔'' تو اس خاتون نے کہا کہ: ''(لیکن) مجھے روٹی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کو جواب دینے میں شرم آتی ہے۔''

Marfat.com

٦١

قُسَیمۃؒ

قسیمہؒ، اَبویَعقوب النّہیسیؒ کی اہلیہ اپنے زمانے کی عظیم خواتین میں سے تھیں۔ ابوعبداللہ الروذباریؒ اور ان سے اوپر کے مشائخ کی صحبت ان کو حاصل رہی۔ میں نے علی بن احمد الطرسوسیؒ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ ایک دن ابوعبداللہ الروذباریؒ قسیمہؒ کے گھر آئے، لیکن دروازہ مقفل تھا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا: تالا توڑ دو۔ لوگوں نے تالا توڑ دیا۔ پھر ابوعبداللہؒ گھر میں داخل ہوئے، اور لوگوں سے کہا: اس میں جو کچھ ہے سب لے لو۔ لوگوں نے جو کچھ اس میں تھا، سب لے لیا حتیٰ کہ ہنڈیا اور برتن بھی۔ انھوں نے ان تمام چیزوں کو بیچ کر غلہ لے لیا اور سماع کے لیے بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب ابو یعقوب واپس آئے اور گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ گھر میں کوئی چیز نہیں ہے، تو تھوڑے سے پریشان ہوئے، پھر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد قسیمہ آئیں۔ شوہر نے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ شیخ ابوعبداللہؒ نے گھر کا سب سامان لے لیا اور گھر کو خالی کر دیا۔

وہ آئیں اور حلقہ کے درمیان میں بیٹھ گئیں۔ انھوں نے بصری جوزی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اسے بھی ان کے درمیان پھینک دیا اور گھر میں داخل ہوئیں۔ ابو یعقوبؒ نے اپنی بیوی سے کہا: ''جو کچھ آپ کے پاس تھا ہمارے پاس اس کے علاوہ کچھ بھی

Marfat.com

باقی نہیں بچا تھا، اسے بھی آپ نے انھیں دے دیا۔" قسمیہؒ نے کہا: "اے آنکھوں کے اندھے، شیخ ابوعبداللہ الروذ باریؒ جیسی ہستی ہمارے یہاں تشریف لائی ہے۔کیا اس کے بعد بھی ہم اپنے لیے کچھ بچا کر رکھیں؟"

---

1. احمد بن عطا، ابوعبداللہ الروذ باریؒ (۳۶۹ھ/۹۷۹ء) مختلف علوم وفنون میں ماہر اور کبار مشائخ صوفیہ میں شمار ہوتے تھے۔مشہور صوفی ابوعلی الروذ باریؒ کے بھانجے تھے۔فقہ اور فن قرآت کے بڑے ماہر تھے اور علم حقیقت اور علم شریعت کے امام تھے۔اپنے زمانے میں شام کے شیخ کہلاتے تھے۔عکہ شہر کے مشرق کی طرف مقام صور میں ان کا انتقال ہوا۔ (طبقات الصوفیہ،ص ۴۹۷۔۵۰۰)

Marfat.com

۶۲

مَرُھَاء النَصِیبیّۃ

مرہاؒ ایک عظیم صوفی خاتون تھیں۔ وہ ابو علی بن الکاتبؒ[1] ابو عبداللہ بن جابرؒ، ابوبکر الدقیؒ[2] ابوالحسین البصریؒ ابو عبداللہ الروذباریؒ اور عیاش بن الشاعرؒ کی صحبت میں رہیں۔ وھطیہ[3] کی ہم عصر تھیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ: ''اگر فقر کی حقیقت حاصل ہو جائے تو وہ فقیر کے لیے سرمایہ عزت ہے۔''

---

1. ابو علی الحسن بن احمد الکاتبؒ (۳۴۵ھ/۹۵۶ء) ابو علی الروذباری کے شاگرد تھے اور اپنے وقت میں مصر کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۳۸۶۔۳۸۸)
2. ابوبکر محمد بن داؤد الدینوری الدقیؒ (۳۵۹ھ/۹۷۰) اپنے وقت میں بغداد اور دمشق کے اجلہ مشائخ میں تھے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۴۸۔۴۵۰)
3. وھطیہؒ کا تذکرہ آگے نمبر ۶۹ پر آرہا ہے۔

Marfat.com

۶۳

فَاطِمَة بِنتِ اَحمَدؒ

ابوعبداللہ الروذ باریؒ کی اہلیہ اور ابوعلی الروذ باریؒ کی بہن تھیں۔ وہ عظیم خواتین اور بڑی عارفات میں سے تھیں۔ وہ فرماتی تھیں: میرا بیٹا ابوعبداللہؓ صوفی نہیں ہے بلکہ وہ نیک آدمی ہے۔ میرے بھائی ابوعبداللہ [ابوعلیؒ] صوفی ہیں۔[1]

ان کی جانب بعض خارق عادت واقعات اور کرامات منسوب ہیں۔

---

[1] مخطوطہ کی عبارت اسی طرح ہے بظاہر کسی ایک کنیت میں کتابت کی غلطی ہے۔

Marfat.com

٦٤

مَیمُونۃ

میمونہؒ[1] ابراہیم الخواصؒ[2] کی ماں شریک بہن تھیں اور حامد الاسودؒ کی اہلیہ۔

میں نے ابوبکر رازیؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے جعفر الخلدیؒ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے ابراہیم الخواصؒ سے سنا کہ مجھ سے میری بہن نے، جو حامد الاسودؒ کی اہلیہ تھیں، کہا: ''جب سے میں نے اپنے شوہر حامدؒ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوکر بیٹھ جاتے ہیں اور تحیۃ المسجد نہیں پڑھتے، تب سے میرے دل میں ان کی وقعت نہیں رہی۔''

میں نے محمد بن عبداللہؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوالخیر الاقطعؒ[3] سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابراہیم الخواصؒ اپنی بہن میمونہؒ کے یہاں گئے، اور ان سے کہا: آج میرا سینہ تنگ ہورہا ہے (گھٹ رہا ہے)۔ انھوں نے فرمایا: جس کا دل تنگ ہو اس پر دنیا باوجود وسعت کے تنگ ہوجاتی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

حَتّٰی إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ.

(التوبۃ ١١٨)

(حتی کہ جب زمین فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہوگئیں۔)

Marfat.com

ان کے لیے زمین میں بڑی وسعت تھی لیکن جب ان کے دل تنگ ہو گئے تو دنیا بھی اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی۔

۱۔ صفۃ الصفوۃ، ص ۴۲۵، اعلام النساء، ص ۵/ ۱۳۷۔۱۳۸

۲۔ ابو اسحاق ابراہیم بن احمد الخواصؒ (۲۹۱ھ/۹۰۴ء) اپنے وقت کے جلیل القدر صوفی تھے، حضرت جنید بغدادیؒ کے احباب و اقران میں سے تھے، ان کا ایک قول بہت مشہور ہے کہ جو صبر نہیں کر سکتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۲۸۴۔۲۸۷)

۳۔ ابو الخیر الاقطع، حماد التیناتیؒ (۳۴۰ھ/۹۵۲ء) اپنے وقت کے مشہور صوفی تھے حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید تھے اور تصوف کی روایت صحو پر عمل پیرا تھے۔ ان کا ایک قول ہے کہ قلب ایک ظرف کی مانند ہے جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ مسلمانوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرے گا اور ان کی مدد کرے گا اور جس کے دل میں نفاق ہو گا وہ حسد، کینہ، بغض و عداوت کا رویہ اختیار کرے گا۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۳۷۰۔۳۷۲)

Marfat.com

٦٥

اُمُّ اَحمَد بِنتِ عَائِشَة بِنتِ اَبُو عُثمَانؒ

ام احمدؒ[۱] ایک عارفہ و زاہدہ صوفی خاتون تھیں۔ وہ پچاس سال تک اپنے گھر میں خلوت نشیں رہیں اور وہاں سے باہر نہ نکلیں۔ اخلاق، احوال اور ارادوں میں اپنے عہد کی منفرد ہستی تھیں۔

میں نے سنا ہے کہ وہ فرماتی تھیں: ''علم مخلوق کی زندگی ہے اور عمل اس کی سواری ہے اور عقل اس کی زینت ہے، معرفت اس کا نور اور اس کی بصیرت ہے۔''

انھوں نے فرمایا: ''تمام افعال عیب دار ہیں اور اپنے نفس کے عیوب کو سوائے ان کے کوئی نہیں جان سکتا، جو عیوب سے پاک ہوں'' اور فرمایا: ''جو اپنے نفس کے عیب پر راضی ہو گیا، اور اس کی دوا سے اس کا علاج نہیں کیا تو اللہ اس کو بے بنیاد دعووں میں مشغول کر دے گا۔''

---

۱ ام احمدؒ کی والدہ عائشہؒ کا تذکرہ اسی کتاب میں نمبر ۶۴ پر گزر چکا ہے۔

Marfat.com

٦٦

عَونَۃ اَلنَّیْشَاپُورِیَّۃ

حضرت عونہؒ بڑی عابدہ وزاہدہ تھیں۔ کثرت سے مجاہدات کرتی تھیں۔ ان کے بارے یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ مستجاب الدعوات تھیں۔

ابو احمد الحسنویؒ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ عونہؒ فرماتی تھیں: ''میں اپنی نماز اور اپنے روزے سے اسی طرح توبہ کرتی ہوں جیسا کہ زانی زنا سے اور چور چوری سے کرتا ہے۔'' (یعنی ان کو یہ احساس رہتا تھا کہ نماز اور روزہ جیسی عظیم عبادت کے احترام کا جو تقاضا ہے وہ پورا نہیں ہوا اس لئے کہیں یہ عبادتیں سوء ادب کی وجہ سے وبال نہ بن جائیں۔)

Marfat.com

٦٧

اَمَۃُ العَزِیزؒ

امۃ العزیزؒ جوھورۃ کے نام سے معروف تھیں۔ صوفی اور عارف خواتین اور ارباب احوال میں سے تھیں اور اپنے وقت میں عورتوں کے اندر سب سے زیادہ صاحب فتوۃ تھیں۔

ابونصر بن ابی اسحاق بن ابی بشر بن مارویہؒ سے میں نے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک عورت امۃ العزیزؒ کے پاس آئی جس نے اونی جبہ اور اونی قمیص پہن رکھی تھی (یعنی صوفیہ کا لباس پہن رکھا تھا)۔ امۃ العزیزؒ نے اس سے کہا: ''جو اون پہنے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ باصفا ہو، سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور اپنے اعمال میں ساری مخلوق سے زیادہ مکرم ہو اور مزاج میں سب سے زیادہ شیریں ہو۔ طبیعت میں سب سے زیادہ صاحب جود ہو اور سخاوت میں سب سے زیادہ کشادہ دست ہو۔ جس طرح وہ اپنے لباس کے ذریعے مخلوق سے ممتاز ہوا اسی طرح اسے اپنے اوصاف میں بھی ان سے ممتاز ہونا چاہیے۔''

Marfat.com

۶۸

قُرَیْشِیَّۃ اَلنسوِیّۃ

حضرت قریشیہؒ[1] عظیم صوفیہ میں سے تھیں اور بڑی صاحب احوال تھیں۔

روایت ہے کہ حضرت قریشیہؒ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جنت ان لوگوں کے لیے بنائی ہے جو اس کی عبادت کریں اور اس سے ڈریں، نہ کہ ان لوگوں کے لیے جو اس کی نافرمانی کریں اور اس سے بے جا امیدیں وابستہ کریں۔“

مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ”خاموشی کی تکلیف آسان ہے، بہ نسبت اس کے کہ کوئی شخص جھوٹ بولے اور پھر عذر کرتا رہے۔“

انھوں نے [ابوالقاسم] نصر آبادیؒ[2] سے ایک دن فرمایا: ”تمھارے الفاظ کتنے اچھے ہیں اور تمھارے اخلاق کتنے برے ہیں۔“

قریشیہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ ایک دن [ابوالقاسم] نصر آبادیؒ نے ان سے کہا: آپ خاموش رہیے۔ انھوں نے جواب دیا پہلے آپ خاموش ہو جائیے، تب میں بھی خاموش ہو جاؤں گی۔

ابوالقاسم نصر آبادی نے ایک دن ان سے کہا: یہاں مت آیا کرو۔ انھوں نے جواب دیا: آپ ہمیں نہ بلایا کریں ہم بھی نہیں آئیں گے۔

قریشیہ نے فرمایا: مجھے گمانوں اور وساوس سے زیادہ کوئی چیز پریشان نہیں کرتی اور

Marfat.com

اگر میں کسی چیز کی حقیقت کا احساس کر لیتی ہوں تو میری زبان گنگ ہو جاتی ہے اور میں ٹھنڈی پڑ جاتی ہوں اور میرے اوپر اس کی برکات ظاہر ہوتیں ہیں۔"

---

۱ حضرت قریشیہ کا تذکرہ آگے نمبر ۸۰ پر آرہا ہے۔

۲ ابو القاسم ابراہیم بن محمد النصر آبادیؒ (۳۶۷ھ/۹۷۷ء) خراسان کے کبار مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ حدیث کے امام اور اپنے وقت کے مشہور واعظ تھے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ شبلیؒ، ابو علی الروذباریؒ اور ابو محمد المرتعشؒ کی خدمت میں رہے۔ ان کا ایک قول مشہور ہے کہ، تصوف کی اصل کتاب وسنت پہ کاربند رہنا، خواہشات اور بدعات سے اجتناب کرنا اور مخلوق کے عذروں کو قبول کرنا (یعنی لوگوں کو معاف کرنا) ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۸۴۔۴۸۸)

Marfat.com

۶۹

اُمّ الفَضل الوَهطِیّۃ

ام الفضل الوھطیہؒ زبان، علم اور احوال میں اپنے عہد کی منفرد ہستی تھیں۔ اپنے عہد کے اکثر مشائخ کی صحبت میں رہیں اور آخر عمر میں شیخ ابو عبداللہ بن خفیفؒ[1] کی خدمت میں رہیں۔ نیشاپور بھی گئیں اور وہاں ابو عمرو (اسمٰعیل) بن نجید اور ابو القاسم نصر آبادی کی خدمت میں حاضری دی۔

شیخ امام ابو سہل محمد بن سلیمان رحمہ اللہ[2] ان کی خدمت میں آتے تھے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ بہت سے فقرا، جیسے ابو القاسم الرازیؒ[3]، محمد الفرّاءؒ[4] اور عبداللہ المعلمؒ اور ان کے طبقے کے لوگ بھی ان کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ میں نے وھطیہؒ کو فرماتے سنا: "اِس سے ڈرو کہ تمھارا کام صرف آرام طلب کرنا بن جائے اور تم کو یہ گمان ہو کہ تم علم حاصل کرنے کی راہ میں ہو۔ طالب علم وہ ہے جو اس پر عمل بھی کرتا ہو اور علم پر عمل نماز، روزہ، صدقہ اور نماز کی کثرت سے نہیں ہے بلکہ علم پر عمل یہ ہے کہ صحیح نیت کے ساتھ خالصتاً لوجہ اللہ کام کرے، اور یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے اگرچہ وہ خود اپنے رب کو دیکھ رہا ہے اور نہ اس کا مشاہدہ کر رہا ہے"۔

وھطیہ کو ایک مرتبہ میں نے یہ فرماتے سنا: "حقیقی صوفی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو مانگے اور نہ کسی سے کسی چیز کی امید باندھے اور نہ ہدایا و تحائف کو واپس کرے اگر وہ غیر مشکوک جگہ سے ہوں اور انھیں کسی اور وقت کے لیے بچا کر رکھے۔"

Marfat.com

میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: ''صاحب حقیقت کو حقیقت حاصل ہو جانے کے بعد احوال کی طرف رجوع نہیں ہوتا بلکہ تمام احوال اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔''

میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''محبت کی حقیقت یہ ہے کہ محبت کرنے والا ہر وقت صرف محبوب ہی کی بات کرے اور صرف محبوب ہی کی بات سنے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، حبک الشئی یعمی و یصم'' (کسی چیز کی محبت تمھیں اندھا بہرا کر دیتی ہے۔)

میں نے ایک ثقہ شخص سے سنا ہے کہ انھوں نے وھطیہ سے دریافت کیا: تصوف کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ''اسباب کو اختیار نہ کرنے اور واسطوں کو ختم کر لینے کا نام تصوف ہے۔''

۱۔ ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی (۳۷۱ھ/۹۸۲ء) کبار مشائخ میں شمار ہوتے تھے رویمؒ، ابو محمد جُریریؒ اور ابن عطاؒ کی صحبت میں رہے، بڑے صاحب علم وحال بزرگ تھے، حدیث سے خصوصی شغف تھا، اتباع سنت کی تلقین کرتے تھے فرماتے تھے کہ صوفی کا قرب یہ ہے کہ سنت کے موافق امور پر ڈٹا رہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۶۲۔۴۶۶)

۲۔ محمد بن سلیمان بن محمد الصعلوکی، ابو سہل (۳۶۹ھ/۹۸۰ء) عظیم صوفی تھے۔ فقہ شافعی کے امام تھے۔ امام حاکم نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ادیب، لغت کے عالم، مفسر، متکلم، نحوی، شاعر اور مفتی تھے اور اپنے عہد کی نامور شخصیت کے مالک تھے۔ ۳۳۷ھ/ ۹۴۸ء میں نیشاپور گئے اور وہاں فتوی نویسی اور درس وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ سماع کے قائل تھے۔ ذہبی نے ان کے بہت سے اشعار بھی نقل کئے ہیں راہ سلوک کی تربیت ابو بکر شبلیؒ، ابو علی الثقفی اور ابو محمد المرتعش سے حاصل کی۔ (تاریخ الاسلام ۲۶/ ۲۳-۴۲۶، طبقات الصوفیہ ص ۳۴۴)

۳۔ جعفر بن احمد، ابو القاسم الرازی (۳۷۸ھ/ ۹۸۸ء) نیشاپور کے مشہور صوفی تھے۔ ذہبی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے عہد میں توکل اور زہد کے امام تھے۔ سلمی نے لکھا ہے وہ

Marfat.com

اپنے عہد کی منفرد شخصیت کے مالک تھے ہم نے ان کے برابر وقار اور شہرت والے کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ ابوالعباس بن عطا اور ابو محمد الجریری اور ابو علی الروذباری وغیرہ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے فتوۃ کے بارے میں فرمایا کہ فتوۃ یہ ہے کہ جن لوگوں سے نفرت ہو ان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو اور جب مال کی اپنے لئے ضرورت ہو اس وقت بھی مال (دوسروں پر) خرچ کرو۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۹-۵۱۲؛ تاریخ الاسلام، ص ۶۲۲/۲۶)

۷۴ محمد بن احمد بن حمدان، ابوبکر الفرا (۳۷۰ھ/۹۸۰ء) نیشاپور کے کبار مشائخ میں تھے ابوبکر شبلی، ابوعثمان الحیری اور عبداللہ بن منازل وغیرہ کی صحبت میں رہے۔ امام حاکم، ابونعیم اصفہانی اور ابوعبدالرحمٰن السلمی نے ان سے روایات لی ہیں۔ وہ فرماتے تھے جو امر بالمعروف کرے تو ضروری ہے کہ اس کا آغاز اپنے آپ سے کرے اور اس راستے میں جو مشکلات آئیں ان پر صبر کرے اور جس چیز کا حکم دے یا جس چیز سے منع کرے اس کا خود عالم بھی ہو۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۷-۵۰۸؛ تاریخ الاسلام، ص ۵۹۸/۲۶)

Marfat.com

۷۰

زِیَادَۃ بِنتِ الخَطَّاب اَلطَّزَرِیَّۃ ؒ

طزریہ کی نسبت طزر قومس کی طرف ہے جو دامغان سے پانچ فرسخ کی دوری پر پہاڑی علاقے میں ایک گاؤں ہے۔ زیادہ، اسماعیل بن ابراہیم القہستانی کی والدہ تھیں۔ ان کے والد خطاب[1] ابو یزیدؒ (بسطامی) کی صحبت میں رہے اور ان کے بڑے اصحاب میں شمار ہوتے تھے۔

زیادہ الطزریہؒ کی طرف بہت سی کرامات اور خارق عادات واقعات منسوب ہیں۔ وہ اپنے والد خطابؒ سے حکایات اور احادیث روایت کرتی تھیں اور خود ان کی روایات ان کے بیٹے اسماعیلؒ نے بیان کی ہیں۔

---

[1] الخطابؒ کا تذکرہ ابونعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء، ص ۱۰/۴۴ پر کیا ہے لیکن ان کے تفصیلی حالات نہیں ملتے۔ خود زیادہ بنت خطاب کی روایات بھی تذکروں میں بالعموم موجود نہیں ہیں سلمیٰ نے ان کا صرف حوالہ دیا ہے کہ زیادہ کی روایات ان کے بیٹے اسماعیل نے بیان کی ہیں لیکن کچھ بھی روایات ذکر نہیں کیں۔

Marfat.com

(۷۱)

مَلِکَۃ بِنتِ اَحمدبِن حَیّویۃؒ

ملکہؒ حسن بن علی بن حیویہؒ[۱] کی بیوی اور چچا زاد بہن تھیں۔ ان کے والد دامغان کے رئیس تھے اور وہ خود بڑی صاحب احوال صوفی تھیں۔ ان کے شوہر حسنؒ ان کو لے کر حج کرنے گئے وہاں ابوبکر شبلیؒ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ جب شبلیؒ نے ان کو دیکھا تو حسنؒ سے کہا تم مرد ہو اور یہ عورت ہے، لیکن اس کے احوال تم سے بلند ہیں۔

حسنؒ نے کہا کہ یہ بات میرے دل کو نہیں لگی لیکن جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے دیکھا کہ ملکہؒ کے پاس ان کے جیب خرچ میں سے چند درہم بچے ہوئے تھے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔ انھوں نے کچھ کالے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے سرہانے بیٹھے دیکھا؟ وہ دراہم ان کو دے دیے۔ میں نے ملکہؒ سے ان کے بارے میں دو مرتبہ بات کی اور کہا کہ ان میں سے چند درہم بھی ان کالے لوگوں کے لیے کافی ہوتے بلکہ اس سے بھی کم۔ تم نے سب کیوں دے دیئے؟ ملکہ نے مجھ سے کہا: اے حسنؒ تم کب تک یہی بات دہراتے رہو گے۔ ایسا لگتا ہے جیسے تمھیں ان کالے لوگوں کے علاوہ کچھ سوجھ ہی نہیں رہا ہے۔ (یعنی اس واقعہ کے بعد مجھے ابوبکر شبلی کی بات کا یقین آ گیا)۔

---

۱ حسن بن علیؒ بہت معروف نہیں ہیں ان سے اس کتاب کے مصنف ابوعبدالرحمن السلمی نے روایات لی ہیں۔ ذکر النسوۃ الصوفیات المتعبدات کے علاوہ طبقات الصوفیہ میں بھی ابویزید کے بارے میں ان سے ایک روایت لی ہے۔ ان کے مزید احوال نہیں مل سکے۔

Marfat.com

۷۲

فَاطِمَۃ بِنتِ عِمرَانؒ

فاطمہ بنت عمرانؒ دامغان کی رہنے والی تھیں۔ بڑی صاحب کیفیت اور صاحب حال صوفی خاتون تھیں۔ وجد اور سکر کی کیفیات کا ظہور ان پر بڑی شدت سے ہوتا تھا، بڑے مجاہدات کرتی تھیں۔ دامغان میں ابوعبداللہ الزاہدؒ کی صحبت میں بھی رہیں۔ میں نے علی بن محمدؒ سے سنا اور انھوں نے حسن بن علیؒ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ ابومحمد الموصلیؒ ہمارے پاس آئے۔ انھوں نے فاطمہؒ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انھوں نے ان کے بارے میں کہا: ''یہ اپنے وقت کی رابعہؒ ہیں۔'' فاطمہؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ مستجاب الدعوات بھی تھیں۔ پوری زندگی فقراء اور مسافروں کی مستقل دیکھ بھال کرتی رہیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

---

۱ صفۃ الصفوۃ، ص ۶۳۹

Marfat.com

۷۳

عِبدُوسَۃ بِنتِ الحَارِثؒ

عبدوسہؒ دامغان کی رہنے والی تھیں۔ اپنے شہر میں تیس سال تک فقراء کی خدمت کرتی رہیں۔ ان سے ایک آدمی نے پوچھا: آپ کا حال کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا:
''حال کے بارے میں سوال محال ہے۔''

Marfat.com

۷۴

اُمّ الحُسَین بِنتِ اَحمَدبِن حَمدَانؒ

ام الحسین بنت احمد بن حمدانؒ[۱] ابو بشر الحلاویؒ[۲] (اصل کتاب میں الحلوانی لکھا ہے طبقات الصوفیہ سے تصحیح کی گئی ہے) کی والدہ تھیں۔ میں نے بعض ان خواتین سے سنا جو ان کی صحبت میں رہ چکی تھیں کہ ام الحسینؒ نے فرمایا: ''جو فقیری کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہو وہ بستروں میں سے مٹی، کھانوں میں سے بھوک، لذتوں میں سے غم، اختیارات میں سے کنارہ کشی اور عزتوں میں سے انکسار کو اختیار کر لے۔ مٹی کا بچھونا کرے، بھوک کا کھانا کرے، غم کی لذت حاصل کرے اور لینے کے بجائے لوٹانے اور اکڑ کے بجائے انکساری کو اختیار کرے۔''

ام الحسین کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا کہ انھوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے نفوس کے لیے کوئی قیمت نہیں رکھی سوائے جنت کے اور ان کے دلوں کو اپنے مشاہدہ کا محل بنایا۔ اس لیے تم اپنے نفوس کو معمولی ساز و سامان کے عوض مت بیچو اور اس بات کا خیال رکھو کہ خدا کے مشاہدے کی جگہ (یعنی انسان کا دل) ان چیزوں سے محفوظ رہے جن کو وہ پسند نہیں کرتا۔''

۱؎ ابو جعفر احمد بن حمدان ابن سنانؒ (۳۱۱ھ/۹۲۳ء) اپنے وقت کے معروف محدث تھے۔ ان کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۳۳۲)

۲؎ ابو بشر محمد بن احمد الحلاویؒ (۳۸۷ھ/۹۹۷) نیشاپور کے عظیم صوفیہ اور مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ السلمی نے لکھا ہے کہ ان کے نانا ابو جعفر کے یہاں علم و زہد کی جو روایات تھی یہ اس کے امین تھے۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۳۳۲)

Marfat.com

۷۵

اُمّ کُلثُومؒ

ام کلثومؒ، جو خالہ کے نام سے معروف تھیں۔ ابوعلی الثقفی اور عبداللہ بن منازلؒ[1] کی صحبت میں رہیں۔ ابوالقاسم النصر آبادیؒ ان کا بہت اکرام کرتے تھے اور ان کو عزیز رکھتے تھے۔ میں نے ام الحسین القرشیہؒ سے سنا، فرماتی تھیں: ایک مرتبہ میں ان (ام کلثومؒ) کے ساتھ پہاڑ کی طرف گئی، کچھ دور جا کر انھوں نے مجھ سے کہا: مجھے شہر واپس لے چلو، میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے۔ جب ہم واپس ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کا سینہ کیوں تنگ ہو رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: قریب تھا کہ قدرت کا مشاہدہ مجھے قادرِ مطلق کے ذکر سے غافل کر دے۔

میں نے ام کلثوم خالہؒ سے سنا وہ فرماتی تھیں: ''وجد کو سادہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ بندے میں اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔ اگر وہ خود چاہے کہ اسے ظاہر کر دے تو ظاہر کر دیتا ہے اور جب اس کو مخفی رکھنا چاہتا ہے تو مخفی رکھتا ہے اور جو خود کوشش کر کے وجد کو ظاہر کرے اس کا تکلف ظاہر ہو جاتا ہے۔''

---

1. عبداللہ بن محمد بن منازلؒ، ابومحمد (۳۲۹ھ/۹۴۱ء) نیشاپور کے بڑے صوفی تھے۔ حمدون القصار کی صحبت میں رہے۔ امام حاکم تبرکاً ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ علم حقیقت کے امام تھے، اخلاص و معرفت کے بارے میں ان کا کلام مشہور ہے، بڑے خوبصورت اور نپے تلے جملے استعمال کرتے تھے مثلاً من رفع ظل نفسه عن نفسه عاش الدنيا في ظله (جو شخص اپنے سے اپنے سائے کو ہٹا لے تو ساری دنیا اس شخص کے سائے میں آ جاتی ہے) (طبقات الصوفیہ، ص ۲۶۶۔۲۶۹؛ تاریخ الاسلام، ص ۲۵/۶۔۵۵)

Marfat.com

۷۶

عَزِیزہ اَلہِرَوِیہؒ

عزیزہؒ بڑی دانشمند، متدین اور متقی خاتون تھیں۔ صاحب لسان اور صاحب حال تھیں۔ ہرات سے نیشاپور آئیں اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ہرات کے مشہور صوفی عبدالرحمٰن بن شہرانؒ کی صحبت میں رہیں۔

میں نے عزیزہؒ کو فرماتے ہوئے سنا: ''زاہد اپنی ضرورت کے لیے بادشاہ کے قریب ہوتا ہے اور عارف کو بادشاہ خود اپنے پاس بٹھانے کے لیے قریب کرتا ہے۔

میں نے ان کو یہ بھی فرماتے سنا کہ سفیان [ثوری] فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو ایک ساتھ بیان کیا ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ . (الروم ۴۰)

(اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔)

جس طرح کوئی دوسرا تمھاری عمر میں اضافہ نہیں کر سکتا، اسی طرح کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ تیرے رزق میں اضافہ کر سکے، تو تم کیوں پریشان ہوتے ہو؟''

ام الحسین القرشیہؒ سے میں نے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے عزیزہ الہرویہؒ سے سنا کہ ''زاہد اور مقرب اپنے نفس کی بلندی کے ساتھ لوگوں کو دیکھتا ہے، اس لیے لوگ اسے چھوٹے نظر آتے ہیں۔''

Marfat.com

۷۷

اُمّ علیؒ

ام علی بنت عبداللہ بن حمشاذ[1]، نیشاپور کی عظیم خواتین میں سے تھیں۔ ان کا شمار بلند احوال اور عالی قدر صوفی خواتین میں ہوتا تھا۔ ابوالقاسم النصر آبادیؒ اور دیگر مشائخ سے انھوں نے استفادہ کیا تھا۔ صوفی مشائخ ان کا مقام پہچانتے تھے اور ان کا احترام کرتے تھے۔

میں نے ام علیؒ کو فرماتے سنا: ''رعب اور وقار سے پہلے اگر انبساط نہ ہو تو دوسرے لوگ اس کو رد کر دیتے۔''

میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمام مخلوقات بندے کو خالق سے کاٹنے کے اسباب ہیں۔''

ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''جس کو حقیقت عبودیت کا علم حاصل ہو جائے وہ بہت جلد علم ربوبیت تک پہنچ جاتا ہے۔''

---

۱ عبداللہ بن حمشاذ تو معروف نہیں ہیں لیکن ان کے بھائی ابومنصور محمد بن عبداللہ بن حمشاذؒ الشافعی (۳۸۸ھ/۹۹۸) نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ جید عالم اور صوفی تھے اور اپنے وقت کے مشہور واعظ تھے۔ ذھبی نے حمشاذ کے بجائے حمشاذی یعنی یائے نسبت کے ساتھ لکھا ہے۔
(تاریخ الاسلام، ص ۲۷/۱۲۸)۔

Marfat.com

۷۸

سُرَیرہ اَلشَّرقِیَّہؒ

سریرہ الشرقیہؒ نیک نفس، بلند احوال، بلند ارادہ اور اپنی ہم عصروں میں یگانۂ روزگار ہستی تھیں۔ ان کے زمانے میں ان کے مرتبے کی کوئی دوسری خاتون نہیں تھی۔ انھوں نے اپنے زمانے کے نامور صوفی حضرت ابوبکر الفارسیؒ[1] کی صحبت اختیار کی تھی اور ان سے استفادہ کیا تھا۔

میں نے ام الحسین القرشیہؒ سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں نے سریرہ سے سنا وہ فرماتی تھیں: ''انکار کا سبب بالعموم ادراک سے عاجزی ہوتا ہے۔''

ام الحسین القرشیہ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا: ''دقیق علوم میں منتہی درجہ علم ربوبیت اور علم عبودیت کا ہے۔ پھر عبودیت کا علم ختم ہو جاتا ہے اور ربوبیت باقی رہ جاتی ہے۔'' میں نے ان سے یہ بھی سنا: ''ایمان کی صحت یہ ہے کہ وہ جہل سے خالی ہو اور معرفت کی صحت یہ ہے کہ وہ تشبیہ سے پاک ہو اور عمل کی صحت یہ ہے کہ وہ شرک سے پاک ہو۔''

ام الحسین قرشیہؒ نے یہ بھی فرماتی ہیں کہ انھوں نے حضرت سریرہؒ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ: ''مصیبت اور نعمت دونوں کا مصدر ایک ہی ہے، لیکن صادقین کے صدق کا پتہ اسی وقت چلتا ہے جب مصیبت آنے پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔''

[1] حضرت ابوبکر الطمستانی الفارسیؒ (۳۴۰ھ/۹۵۱ء کے بعد) اپنے وقت میں نیشاپور کے مشہور صوفی تھے کبار مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ اکثر مشائخ نے ان سے روایات لی ہیں طبقات الصوفیہ میں ان کے نہایت لطیف ملفوظات موجود ہیں ان کا قول ہے کہ تصوف جد جہد کرنے اور محنت کرنے کا نام ہے، محنت ختم تو تصوف بھی ختم۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۴۷۱)

Marfat.com

۷۹

عُنَیزَۃ البَغْدَادِیہؒ

عنیزہؒ بغداد کے مشہور صوفی اور حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگرد حضرت ابومحمد الجریریؒ[1] کی خادمہ تھیں۔ بڑی بذلہ سنج، ہنس مکھ طبیعت اور شگفتہ مزاج عارفہ وصوفیہ خاتون تھیں۔ خوش طبع اور بلند احوال تھیں۔

میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے سنا، فرماتے تھے کہ ہم نے ایک بار عنیزہؒ سے کہا: ہمیں وصیت کیجیے، انھوں نے اس کے جواب میں فرمایا: ''آج تم اللہ کے لیے ایسے ہو جاؤ جیسا تم چاہتے ہو کہ اللہ کل تمھارا ہو جائے۔''

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ عنیزہؒ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے، وہ اس کی خدمت سے تھکتا نہیں ہے بلکہ اس کو اس میں ایک لذت ملتی ہے۔''

روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''عارف نہ تو وہ ہوتا ہے جو خدا کا وصف بیان کرے اور نہ وہ ہوتا ہے جو خبر دے۔''

کہا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''علم خشیت پیدا کرتا ہے اور معرفت ہیبت پیدا کرتی ہے۔''

انھوں نے یہ بھی فرمایا: ''انسانی قالب عبودیت کے دفینے ہیں۔''

---

1. ابومحمد احمد بن محمد بن الحسن الجریریؒ (محرم ۳۱۲ھ/۹۲۴ء) بغداد کے بڑے صوفی تھے حضرت جنید بغدادی کے مشہور شاگرد اور بغداد میں ان کے جانشین تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام حسن بن محمد بتایا گیا ہے، واقعہ ہبیر میں اونٹ سے کچل کر ان کی وفات ہوئی۔ (طبقات الصوفیہ، ص ۲۵۹۔۲۶۴)

Marfat.com

۸۰

جُمعَة بِنتِ اَحمَد القُرشِیّة

جمعہ بنت احمد بن محمد بن عبیداللہ، جوام الحسین (القرشیہ) کے نام سے معروف تھیں، وہ علم اور حال میں اپنے وقت کی منفرد ہستی تھیں، وہ اپنے عہد میں فقیروں پر خوب خرچ کرتی تھیں۔ ابوالقاسم النصر آبادیؒ، ابوالحسین الخضریؒ وغیرہ مشائخ کی صحبت سے انھوں نے استفادہ کیا اور متعدد بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئیں۔

میں نے سنا ہے کہ ایک بار انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بغداد میں شیخ ابوالحسن الخضریؒ کے پاس گئی۔ انھوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کس کی صحبت میں رہیں؟ (یعنی کس کی مرید ہیں) میں نے کہا: حضرت میں ابوالقاسم نصر آبادیؒ کی صحبت میں رہی۔ پھر انھوں نے مجھ سے دریافت کیا: ان کے کلام میں سے آپ کو کیا یاد ہے؟ میں نے کہا: وہ فرماتے تھے: ''جس کی نسبت درست ہو اس کی معرفت مکمل ہو جاتی ہے۔'' یہ سن کر خضریؒ خاموش ہو گئے۔ جب میں واپس آئی تو ابوالقاسم نصر آبادی نے اس کو پسند کیا اور کہا کہ جو کسی شیخ کے پاس سے آئے اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔

میں نے ان سے یہ بھی سنا: ''میرے سامنے علم اور عمل کی فضیلت پر گفتگو ہوئی، تو میں نے اس شخص سے جو اس پر گفتگو کر رہا تھا، کہا: علم وہ نہیں ہے جس پر ہم گفتگو کرتے ہیں، یہ سب تو محض کلام اور گفتگو ہے۔ علم تو وہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا:

Marfat.com

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (محمد ۱۹)

(پس اے نبی جان لیجیے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔)

تمام لوگوں کو بجائے جاننے (علم) کے کہنے (قول) کا حکم دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت اور بلندیٔ درجات کی وجہ سے علم کا حکم دیا گیا۔"

میں نے ان کو فرماتے سنا: "جس کے پاس ایسا آغاز نہ ہو جو اس کو فنا کر دے، اس کے پاس ایسا انجام بھی نہیں ہوتا جو اس کو باقی رکھے۔" (من لم تکن له اوائل تفنیه لم تکن له اواخر تبقیه)

Marfat.com

۸۱

اُمّ الحُسَین الوَرّاقۃؒ

حضرت ام الحسین الوراقہؒ عراق کی رہنے والی تھیں۔ وہ نہایت خوش کلام، بہت زیادہ ریاضت کرنے والی اور بڑی عابدہ خاتون تھیں۔ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا:
''کہ اندھے کو جواہرات کی دید سے سوائے لمس کے کچھ نہیں ملتا۔''

ایک بار انھوں نے فرمایا کہ شبلیؒ[۱] نے کہا: ''اگر تم ظاہری طور پر اللہ کو نہ پا سکو تو کم سے کم اس کے احکام کو تو ضائع نہ کرو۔'' (یعنی شریعت کی ظاہری طور پر پابندی کرتے رہو)۔

---

۱ ابوبکر دلف بن جحدر شبلیؒ (۳۳۴ھ/۹۴۶ء) اپنے عہد کے نامور صوفی شیخ تھے حضرت جنید بغدادی کے شاگرد تھے۔ خاندانی طور پر بہت امیر تھے خود بھی نہاوند کے امیر رہ چکے تھے، لیکن خیر النساج کے ذریعہ تصوف کی طرف مائل ہوئے اور پھر اسی کے ہوگئے، اوائل میں سکر کا شدید غلبہ رہتا تھا، لیکن حضرت جنید کے فیض صحبت سے صحو کا طریقہ اختیار کیا۔ (طبقات الصوفیہ ص ۳۳۷۔۳۴۸) شبلی کی سوانح پر مستقل کتابیں موجود ہیں مولانا عبدالحلیم شرر نے اردو میں ان پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔

Marfat.com

۸۲

آمنة المُرجیةؒ

حضرت آمنہ المرجیہؒ فقیروں کی خبر گیری کرنے والی پرہیزگار اور باحجاب صوفی خاتون تھیں۔ وہ بلند ارادوں کی مالک تھیں۔ میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اولیاء اللہ کا پیٹ روزی سے نہیں بھرتا، بلکہ کفایات سے بھرتا ہے۔'' انھوں نے یہ بھی فرمایا: ''فقیروں کی خدمت میں دل کی روشنی اور باطن کی اصلاح مضمر ہے۔''

Marfat.com

۸۳

فَاطِمَۃ اَلخَانقَہِیَّۃ

حضرت فاطمہؒ اپنے وقت کی عظیم خواتین میں سے تھیں۔ فقرا کا بے حد خیال رکھتی تھیں اور ان کا احترام کرتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''بلاتفریق ہر ایک کی خدمت کرنے کا نام اولوالعزمی ہے۔'' یہ بھی روایت ہے کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا: ''عارفین کے دل کی خوشی ساتھیوں کے دیدار میں ہے اور ان کا غم ان سے جدائی میں ہے۔''

Marfat.com

۸۴

عَائِشة بِنتِ اَحمَدالطَّوِیل اَلمَروَزِیّۃ

حضرت عائشہ بنت احمد الطویلؒ اپنے عہد کے صاحبِ معرفت بزرگ اور ہر دل عزیز صوفی حضرت عبدالواحد السیاریؒ[1] کی اہلیہ تھیں۔ انتہائی صاحب فضل اور بہت زیادہ ریاضت کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کے عہد میں ان سے بہتر احوال کا حامل کوئی نہیں تھا اور نہ تصوف کی راہ میں ان سے زیادہ نرم خرام کوئی تھا۔ انھوں نے فقیروں پر پانچ ہزار درہم سے زیادہ خرچ کیے۔ میں نے سنا ہے کہ کسی مدعی تصوف نے ان سے کہا: ''آپ اگر یہ عمل کرلیں تو آپ کو کشف حاصل ہو جائے گا۔'' انھوں نے جواب دیا: ''عورتوں کے لیے ستر، کشف سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ وہ مستورات ہیں۔''

میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو فقر کی لذت نہ چکھے اس کے سامنے فقر کے فضائل نہیں کھلتے۔''

ایک بار ان سے کہا گیا کہ فلاں آدمی آپ کا تبرع قبول نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ عورتوں کی امداد قبول کرنے میں ذلت ہے۔ انھوں نے فرمایا: ''اگر بندہ عبودیت میں بھی عزت کا طلب گار ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر رعونت ہے۔''

---

[1] عبدالواحد بن علی السیاری النیشاپوریؒ (۳۷۵ھ/۹۸۵ء) نیشاپور کے مشہور صوفی تھے۔ سلمی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے، تصوف کی اکثر کتابوں میں ان کی روایات موجود ہیں، ابوالعباس السیاری کے بھانجے تھے اور ان کی روایات کے ناقل بھی۔ (نفحات الانس، ص ۱۴۸)

Marfat.com

آخرہ والحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ الطیبین .

علی یدی العبدالضعیف عبدالسید ابن احمدالخطیب، غفراللّٰہ لہ
ولوالدیہ مع جمیع المؤمنین والمؤمنات برحمتہ.

وکان الفراغ منہ للنصف من صفرسنہ اربع وسبعین واربعمائۃ.

یہاں کتاب ختم ہوئی اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اور درود و سلامتی ہو اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی پاک آل پر۔

بندہ ضعیف عبدالسید بن احمد الخطیب نے اس کو کتابت کیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت سے اس کی اور اس کے والدین کی تمام مومنین و مومنات کے ساتھ مغفرت فرمائے۔

اس کتاب کی تسوید سے ۱۵ صفر ۴۷۴ھ (مطابق ۲۵ جولائی ۱۰۸۱ء) کو فراغت حاصل ہوئی۔

Marfat.com

مراجع ومصادر

۱۔ ابن عساکر: تاریخ مدینہ دمشق، تحقیق محب الدین ابی سعید عمر بن غرامہ العمروی، دارالفکر، بیروت۔

۲۔ ابونعیم الاصفہانی: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، غیر مؤرخہ۔

۳۔ ابن العماد: شذرات الذھب، تحقیق عبدالقادر الارناؤط، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۹۸۸

۴۔ جمال الدین ابوالفرج ابن الجوزی: صفۃ الصفوۃ، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، ۲۰۰۸

۵۔ جمال الدین ابوالفرج ابن الجوزی: المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، حیدرآباد، طبع اول، ۱۳۵۷

۶۔ شمس الدین ذہبی: میزان الاعتدال، شرکۃ الرسالۃ العالمیۃ، دمشق وحجاز، طبع اول ۲۰۰۹

۷۔ شمس الدین ذہبی: تاریخ الاسلام، تحقیق الدکتور عمر عبدالسلام تدمری، دارالکتب العربی، بیروت طبع دوم ۱۹۹۳

۸۔ شمس الدین ذہبی: سیر اعلام النبلا۔ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت طبع یازدہم ۱۹۹۶

۹۔ الدکتور عبدالرحمٰن بدوی: تاریخ التصوف الاسلامی من البدایۃ حتی نہایۃ القرن الثانی، وکالۃ المطبوعات، کویت، ۱۹۷۵

۱۰۔ الدکتور عبدالرحمٰن بدوی: السہلجی: النور من کلمات ابی طیفور، مشمولہ شطحات الصوفیہ، وکالۃ المطبوعات، کویت، طبع دوم، ۱۹۷۶

Marfat.com

۱۱۔ امام یافعی: مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان، دائرۃ المعارف حیدر آباد، ۱۳۳۸ھ

۱۲۔ خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، مطبع السعادہ، مصر ۱۹۳۱

۱۳۔ ابن الملقن: طبقات الاولیاء، تحقیق نورالدین شریبۃ، دارالمعرفۃ بیروت، طبع دوم ۱۹۸۶

۱۴۔ ابونصر السراج: کتاب اللمع فی التصوف، الدکتور عبدالحلیم محمود، طہ عبدالقادر سرور، دارالکتب الحدیثۃ، مصر ۱۹۶۰

۱۵۔ ابونصر السراج: کتاب اللمع فی التصوف، اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۸۵

۱۶۔ ابوعبدالرحمٰن السلمی: طبقات الصوفیۃ، نورالدین شریبۃ، دارالکتاب العربی، مصر ۱۹۵۳

۱۷۔ ابوبکر الکلاباذی: التعرف لمذہب اہل التصوف، الدکتور عبدالحلیم محمود، طہ عبدالباقی سرور، قاہرہ

۱۸۔ الجاحظ: البیان التبیین، تحقیق وشرح، مکتبہ الخانجی، قاہرہ، طبع ہفتم، ۱۹۹۸

۱۹۔ ابن خیاط: تاریخ خلیفہ ابن خیاط، دارطیبہ، ریاض، ۱۹۸۵ء

۲۰۔ فواد سیزگین: تاریخ التراث العربی، ترجمہ محمود فہمی حجازی، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ۱۹۸۳

۲۱۔ عبدالرحمٰن جامی: نفحات الانس، تحقیق محمود عابدی، تہران، ۱۹۹۰

۲۲۔ ابوالقاسم القشیری: الرسالہ، تحقیق عبدالحلیم محمود، محمد بن الشریف، دارالکتب الحدیثۃ، قاہرہ، غیر مورخہ

۲۳۔ ابوالقاسم القشیری: الرسالۃ اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد طبع دوم، ۱۹۸۶

۲۴۔ ابوالقاسم القشیری: الرسالۃ اردو ترجمہ مولانا عرفان بیگ نوری، دارالعرفان علی گڑھ، ۲۰۰۵

Marfat.com

اشاریہ

ا۔قرآنی آیات

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّی لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ (آل عمران۔۱۹۵)۲۹

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ (النساء۔۳۲)۳۰

"وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ" (الذاریات:۲۲)۳۷،۵۰

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ (الشوراء:۱۹)۵۰

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (الحجر۸۵) ۶۳

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (الشعراء۸۹) ۷۵

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ. (محمد۲۱)۸۴

حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ (التوبۃ ۱۱۸) ۱۳۰

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ. (الروم۴۰)۱۴۶

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ (محمد۱۹)۱۵۱

۲۔احادیث

انما النساء شقائق الرجال ۳۰

انا جلیس من ذکرنی ۸۹

حبک الشئی یعمی و یصم ۱۳۸

۳۔شخصیات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۹، ۴۳، ۴۴، ۵۲، ۸۹، ۱۴۱، ۱۵۶

Marfat.com

آ

آل عتیک ۳۵، ۴۳

آمنہ (ابوسلیمان دارانی کی بہن) ۴۳، ۱۱۶

آمنہ المرجیہ ۱۵۳

ا

ابراھیم بن ابراھیم الدورقی ۴۷

ابراھیم بن ادھم ۸۸

ابراھیم بن جنید الختلی، ابواسحاق ۵۸، ۶۰، ۱۰۷

ابراھیم الخواص ۱۳۰، ۱۳۱

ابراھیم بن شیبان القرمیسنی، ابواسحاق ۳۲، ۹۰

ابن جوزی ۲۵، ۲۶، ۳۵، ۳۶، ۳۹، ۴۰، ۴۶، ۷۰، ۱۱۴

ابن حجر ۳۰، ۲۴

ابن رزوق البرنسی ۲۴

ابن سعد ۳۰، ۳۹، ۸۷

ابن شہاب زہری ۲۴

ابن عربی ۲۶

ابن عطا ۱۳۸

ابن العماد ۲۳، ۲۸، ۶۷

ابن الملقن ۴۶

ابن ملول ۸۵

ابن وارہ ۴۷

ابواحمد الحسنوی ۱۳۳

ابوبکر رازی (دیکھیے محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز)

ابوبکر شبلی (دیکھیے شبلی)

ابوبکر الصبغی ۱۷

ابوبکر الفارسی ۱۴۸

ابوبکر القفال الشاشی ۱۸

ابوبکر المفید الجرجرائی ۹۱

ابوتراب النخشبی ۸۳، ۹۹

ابوالحسن الواحد ۲۱

ابوالحسن علی الہجویری ۲۵

ابوالحسین البصری ۱۲۸

ابوالحسین الخفرمی ۱۵۰

ابوالحسین السلامی ۸۹

ابوالحسین نوری ۴۰، ۵۵، ۹۳

ابوحفص نیشاپوری ۴۰، ۴۱، ۹۲، ۹۵، ۹۸، ۹۹

ابوحمزہ ۴۰، ۹۳، ۹۴

ابوحنیفہ، امام ۶۸

ابوالخیر الاقطع ۱۳۰، ۱۳۱

ابوالدرداءؓ ۳۹، ۴۷

ابوداؤد طیالسی ۴۸

ابوسعید ابن الاعرابی ۳۷، ۵۵

ابوسعید ابوالخیر ۱۹

ابوسعید الخراز ۳۲، ۸۳، ۹۱، ۱۰۰

ابوسلمی العتکی ۸۱

Marfat.com

ابو سلمی البلدی ۴۵
ابو سلیمان دارانی ۳۲، ۳۳، ۴۰، ۴۷، ۷۵، ۷۶، ۸۷، ۱۰۴
ابو العباس الدینوری (دیکھیے احمد بن محمد)
ابو العباس بن عطا ۱۳۹
ابو العباس السیاری ۱۵۵
ابو عبداللہ بن خفیف ۱۳۷، ۱۳۸
ابو عبدالرحمن سلمی ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۶، ۴۷، ۵۴، ۶۲، ۷۶، ۹۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۲۱، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۴، ۱۵۵
ابو عبداللہ بن جابار ۱۲۸
ابو عبداللہ الزاہد ۱۴۲
ابو عبداللہ السجزی ۱۲۰
ابو عثمان الحیری ۳۲، ۴۱، ۶۲، ۹۶، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۳۹
ابو عثمان الخیاط ۱۰۲
ابو علی الروز باری ۳۳، ۳۴، ۴۱، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۴، ۱۳۹
ابو علی الثقفی (دیکھیے محمد بن عثمان)
ابو عبداللہ الروزباری ۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹
ابو علی بن الکاتب ۱۲۸
ابو عمران ۱۲۲
ابو عمر الضریر ۸۱
ابو عون ۳۹، ۶۴
ابو الفتح القواس ۶۸
ابو الفرج اصفہانی ۹
ابو الفرج الورثانی ۹۳
ابو القاسم الرازی ۱۳۷
ابو القاسم القشیری ۱۹، ۳۴، ۵۸، ۶۲
ابو القاسم النصرآباد ۱۶، ۱۸، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۵۰
ابو المفضل الشیبانی ۵۲
ابو معاذ قزوینی ۶۴
ابو محمد الموصلی ۱۴۲
ابو محمد ۱۱۷، ۱۲۱
ابو محمد المرتعش ۱۳۲، ۱۳۸
ابو محمد الجریری ۱۰۶، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۹
ابو المعالی جوینی، امام ۱۹
ابو نصر السراج ۱۸، ۳۴
ابو نصر بن اسحاق بن ابی بشر بن مارویہ ۱۳۴
ابو نعیم اصفہانی، ۱۸، ۱۹، ۲۵، ۲۷، ۱۰۸، ۱۳۹، ۱۴۰
ابو یزید بسطامی ۳۲، ۳۹، ۴۱، ۸۴، ۸۶،

Marfat.com

۹۸، ۹۹، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۴۰، ۱۴۱
ابو یعقوب التنیسی ۱۲۶
احمد خاں، میانجی ۱۲
احمد بن اسحاق بن وہب البز از ۴۳، ۴۵
احمد بن حسن بن محمد بن سہل الواعظ، ابوالفتح المالکی
۴۱، ۴۳، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۲۲
احمد بن علی بن شاذان ۱۸
احمد بن خضرویہ ۴۱، ۹۰، ۹۸، ۹۹
احمد بن ابی الحواری ۳۳، ۳۵، ۳۹، ۴۴، ۴۷، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۷۱، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۱۱۶، ۱۲۱
احمد ۷۷
احمد بن حمدان ابن سنان، ابوجعفر ۴۴، ۹۲
احمد بن حنبل، امام ۴۷، ۵۹، ۱۱۴
احمد بن السری ۱۱۳، ۱۱۷، ۱۱۸
احمد بن محمد، ابوالعباس الدینوری ۱۰۵، ۱۰۶
احمد بن محمد بن مسروق الطوسی، ابوالعباس ۶۶، ۶۷
احمد بن محمد انطاکی ۴۷
احمد بن محمد بن مقسم ۸۵
احمد بن محمد الکوابکی ۹۰
اختر الواسع، پروفیسر
اسحاق بن راہویہ ۴۷
اسحاق بن منصور السلولی ۶۸
اسماعیل بن ابراھیم القہستانی ۱۴۰
اسماعیل بن عیاش ۳۲، ۳۸، ۶۱
اسماعیل بن نجید ۱۵، ۱۶، ۲۲، ۲۳، ۶۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۲۰، ۱۳۷
اسماعیل (رابعہ کے والد) ۳۵
اصم ۲۰، ۲۲، ۹۹
العباس ۷۷
اعمش ۶۱
اکرم ندوی، مولانا ۹
ام احمد بنت عائشہ بنت ابوعثمان ۴۱، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۳۲
ام الاسود ۳۳، ۳۸، ۶۳، ۹۸
امۃ الحمید ۳۲، ۹۱
امۃ العزیز ہورہ ۱۳۴
امۃ اللہ الجبلیہ ۱۲۴
ام الحسین بنت احمد بن حمدان ۱۴۴
ام الحسین القرشیہ ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۰
ام الحسین وراقہ ۱۵۲
ام سلمہؓ ام المومنین، حضرت ۹
ام السالم الراسبیۃ ۷۹
ام سعید بنت علقمہ النخعیۃ ۶۸
ام الضحاک ۶۱
ام طلق ۷۰

Marfat.com

ام عبداللہ ۱۲۰
ام عبداللہ بنت خالد بن معدان ۶۱
ام علی ۴۱، ۹۸، ۱۴۷
ام الفضل الوھطیہ ۳۴، ۱۳۷
ام کلثوم خالہ ۱۴۵
ام ہارون الدمشقیہ ۳۲، ۴۰، ۸۷
انعام الحق علی، ڈاکٹر ۱۳
انیسہ ۶۲، ۹۶
اوزاعی، امام ۶۱
احمد بن عطا (دیکھیے ابو عبداللہ الروذباریؒ)
احمد بن محمد بن زیاد (دیکھیے ابو سعید بن الاعرابیؒ)

ب

بحریہ ۳۲، ۴۰، ۸۸
بشر حافی ۳۳، ۱۱۴، ۱۱۵
بشریٰ خانم ۱۳
بکر بن محمد البصری ۷۷
بکیر بن دراج ۲۶
بلال بن ابی الدرداء ۶۷
بنی امیہ ۸۱
بنی عبدالقیس ۳۸
بیہقی، امام ۱۸، ۲۱

ت

تابش مہدی ۱۳

ج

جعفر ۴۵، ۷۷
جعفر بن احمد، ابوالقاسم الرازی ۱۳۸
جعفر بن سلیمان ۴۴، ۴۷، ۷۸
جنید بغدادی ۴۰، ۴۷، ۵۵، ۶۲، ۶۷، ۸۶،
۹۲، ۹۳، ۹۴، ۱۲۲، ۱۳۱، ۱۴۹، ۱۵۲
جمعہ بنت احمد القرشیۃ ۱۵۰
جعفر بن نصیر الخلدی، ابو محمد ۱۳۰

ح

حاتم اصم ۸۸
حاجی خلیفہ ۲۵، ۲۶
حارث محاسبی ۶۷
حاکم، امام ۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۵
حامد الاسود ۱۳۰
حبیب بن سنان ۵۶
حبیبیہ العدویہ ۱۲۱
حجاج بن یوسف ۳۲، ۵۴، ۸۱
حسن بصری ۹، ۳۱، ۴۸، ۷۷
حسن بن علی بن حیویۃ ۱۴۱، ۱۴۲
حسین بن علی بن خلف، ابو محمد ۸۵
حسنا بنت فیروز ۷۱
حسین بن عبدالعزیز الجذامی ۶۶
حسین بن محمد بن اسحاق ۱۵، ۱۶، ۵۲، ۵۳، ۷۲، ۱۰۲

Marfat.com

حفصہ بنت سیرین ۳۳، ۳۹، ۷۲، ۷۳

حکیمہ الدمشقیہ ۷۵

ابواسماعیل حماد بن زید ۳۹، ۶۴

ابوصالح حمدون بن احمد القصار ۱۲۳، ۱۴۵

حنا زاہدہ ۱۳

خ

خالد بن معدان، ابن ابی کرب ۶۱

خطیب بغدادی ۱۷، ۲۰، ۲۲، ۲۶، ۲۷، ۴۰، ۴۷، ۵۹

خلیفہ متوکل ۸۶

خیر النساج ۱۵۲

د

دارقطنی امام ۱۸، ۲۱

دلال بنت مدل ۹۶

داؤد المحبر ۸۰

داؤد بن نصر الطائی، ابوسلیمان ۶۸

ذ

ذکارہ ۱۰۷

ذوالنون مصری ۲۵، ۴۰، ۴۷، ۷۳، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶

حافظ ذہبی، امام ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۳۵، ۴۶، ۴۷، ۵۵، ۶۱، ۱۱۳، ۱۳۸، ۱۴۷

ر

رابعہ الشامیہ بنت اسماعیل (زوجہ احمد بن ابی الحواری) ۳۳، ۳۵، ۳۹، ۷۵، ۷۶، ۸۲، ۸۳

رابعہ الازدیہ ۷۷

رابعہ العدویہ ۹، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۵۰، ۵۳، ۵۴، ۱۲۱، ۱۴۲

رباح بن عمر القیسی، ابوالمہاجر ۴۴، ۴۵، ۴۷

رضی الاسلام ندوی ۱۲

رویم ۱۰۶، ۱۳۸

رئیسہ ۳۸

ریحانہ الوالہہ ۳۸، ۵۷

ز

زبدہ ۳۳، ۱۱۴

الزعفرانی ۵۵

زکریا السختنی ۱۰۵

زیادہ بنت خطاب الطزریہ ۱۴۰

زیتونہ (فاطمہ) ۴۰، ۹۳، ۹۴

س

سری سقطی ۶۷، ۷۳، ۹۱

سریرہ الشرقیہ ۱۴۸

سعدان بن نصر ۵۵

سعید بن عثمان الحناط البغدادی ۷۲، ۷۳

Marfat.com

سعیدہ بنت زید ۳۹، ۶۴
سفیان ثوری ۳۱، ۳۵، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۵۶، ۶۱، ۶۵، ۱۲۳، ۱۴۶
مسلمہ الافقم ۷۰
سنبل افشاں ۱۳
السہلجی ۸۶
سیار بن ابی حاتم ۴۵، ۷۲، ۷۸
سبکہ البصریہ ۳۷، ۵۵

ش

شاہ بن شجاع کرمانی ۱۰۴
شبلی، دلف بن حجدر ابوبکر ۱۵، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۵۳
شعبۃ بن الحجاج ۳۱، ۳۵، ۴۳، ۴۷، ۶۵
شعرانی، امام ۴۶
شعوانہ ۳۲، ۳۹، ۶۴، ۹۹
شقیق بلخی ۳۲، ۴۰، ۸۸
شمشاد بیگم ۱۳
شیبان الابلی ۴۴
شیبان بن فروخ ۴۳

ص

صالح المریؒ ۳۷، ۴۶، ۵۷
صفرا الرازیۃ ۴۰، ۹۵
صلاح الدین احمد، مولانا ۱۳
صلاح الدین صفدی ۸۳
صلۃ بن اشیم العدوی ۳۷، ۵۴
طحاوی، امام ابوجعفر ۱۰۸

ع

عاصم الجحدری، ابوالصباح العجاج ۷۰
عافیہ المشتاقہ ۳۸، ۶۰
عامر بن شریح ۵۶
عائشہ ام المومنین، حضرت ۹
عائشہ ۹۲
عائشہ الدینوریہ ۳۲، ۹۰
عائشہ بنت ابوعثمان ۳۲، ۴۱، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۳۲
عائشہ بنت احمد الطویل ۱۵۵
عائشہ المروزیہ (زوجہ احمد بن السری) ۱۱۳، ۱۱۷
عباس الاسکاف ۱۰۷
عباس بن حمزہ ۴۴، ۴۷، ۴۹، ۵۰، ۷۵، ۸۲، ۸۷، ۱۲۱
عباس بن ولید مشرقی ۴۴
عبدہ ۳۳، ۶۱، ۱۱۶
عبدوسہ بنت الحارث ۱۴۳
عبدالحلیم شرر ۱۵۲
عبدالرحمٰن جامی ۱۵، ۲۵، ۳۵
عبدالرحمٰن بن زید ۷۷
عبدالرحمٰن بن شہران ۱۴۶

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ ۶۲، ۹۶
عبدالرحمٰن بن مہدی ۶۵
عبدالرزاق بن ھمام، امام ۷۱
عبدالسید بن احمد الخطیب ۱۵۶
عبدالعزیز بن عمیر ۵۰، ۵۱
عبدالفاخر بن اسماعیل ۱۷، ۲۰
عبدالقیس ۶۰
عبدالواحد بن زید السیاری ۷۷، ۱۵۵
عبداللہ انصاری، شیخ الاسلام ۲۳
عبداللہ بن ایوب المقری ۴۳، ۴۵
عبداللہ بن ایوب بن زاذان، ابومحمد الضریر
المعروف بالقربی ۴۸
عبداللہ الجبلی ۱۲۴، ۱۲۵
عبداللہ بن مبارک ۶۵
عبداللہ المعلم ۱۳۷
عبداللہ المنازل ۱۵، ۱۳۹، ۱۴۵
عبداللہ بن یوسف الدمشقی ۶۶
عبیدہ بنت ابی کلاب ۳۳، ۸۰
عثامہ ۳۹، ۶۶، ۶۷
عجردہ العمیۃ ۷۸
عزیزہ الھرویۃ ۱۴۶
عکرمہ مولی عباس ۳۷
علقمہ بن ابراھیم ۳۷
علی بن احمد الطرسوسی ۱۲۲، ۱۲۶
علی بن جعد ۶۷
علی بن سعید المقری ۱۰۰
علی بن محمد ۱۲۴، ۱۴۲
علی بن مدینی ۶۵، ۶۷
عمران بن خالد ۶۳
عمر بن خطابؓ، حضرت ۱۰۳
عمر عبدالسلام تدمری، ڈاکٹر ۲۷
عمرو بن سلمہ ۱۲۰
عمرو بن عثمان مکی ۵۵
عمر بن مسرور الزاہد، ابوحفص ۱۰۷
عمرہ الفرغانیہ ۱۱۳
عنیزہ البغدادیۃ ۱۴۹
عونہ النیشاپوریہ ۱۳۳
عباس بن الشاعر ۱۲۸
عبداللہ بن موسی بن الحسن، ابوالحسن السلامی
(دیکھیے ابوالحسن السلامی)

غ

غطریف شہباز ندوی ۱۳
غفیرہ العابدہ ۵۸

ف

فاروق تجاروی، مفتی محمد ۱۳
فاطمہ بنت احمد ۳۲، ۳۳، ۳۹، ۴۰

Marfat.com

فاطمہ بنت احمد بن ہانی نیشاپوری ۱۱۷
فاطمہ بنت احمد الحجافیہ ۱۰۵
فاطمہ بنت احمد ۱۲۹
فاطمہ ام الیمن ۳۳، ۴۱، ۱۱۱
فاطمہ البردعی ۸۹
فاطمہ الخانقہیہ ۱۵۴
فاطمہ الدمشقیہ ۳۴، ۴۱، ۱۲۲
فاطمہ بنت عبداللہ ۱۰۰
فاطمہ بنت عمران ۱۴۲
فاطمہ نیشاپوریہ ۳۲، ۸۴، ۸۵
فخرویہ بنت علی ۱۰۳، ۱۰۴
فراست علی ۱۰، ۱۳
فریدالدین عطار ۱۶، ۳۵
فضیل بن عیاض ۳۰، ۱۱۵
فطمیہ ۱۲۳
فواد سیزگین ۲۳، ۵۹

ق

قاسم بن الفضل الثقفی ۲۱
قتیبہ بن سعید ۶۵
قتیبہ ۴۷
قریشیہ النسویہ ۱۳۵، ۱۳۶
قسیمہ ۱۲۶، ۱۲۷
کردیہ ۶۹

لبابہ ۳۶، ۴۹، ۷۴
لیث بن ابی عامر ۷۷

م

مالک بن انس، امام ۴۸
مجوسی ۸۶
ابوالفضل محمد بن ابرہیم بن الفضل المزکی ۱۷
محمد بن ابی داؤد الازدی ۱۷
محمد بن احمد الحلاوی، ابوبشر ۱۴۴
محمد بن احمد بن حمدان، ابوبکر الفرء ۱۳۷، ۱۳۹
محمد بن احمد بن سعید الرازی، ابوجعفر ۴۴، ۴۷، ۴۹، ۵۰، ۷۵، ۸۲، ۸۷، ۸۸، ۱۲۱
محمد بن احمد بن عبدان، ابومنصور ۱۱۳، ۱۱۷
محمد بن اسماعیل ۳۸، ۶۱
محمد بن اسماعیل اسماعیلیؒ ۱۷
محمد بن جعفر ۱۰۷
محمد بن حسن ۶۲، ۶۳
محمد بن الحسین ۶۴، ۶۸، ۷۰، ۸۱، ۱۰۷
محمد بن الحسین البرجلانی ۵۸، ۵۹، ۶۶، ۹۶
محمد بن داؤد الدینوری، ابوبکر الدقی ۱۲۸
محمد بن روح ۳۶، ۴۹
محمد بن سلیم بن ہلال الراسبی ۷۹
محمد بن سلیمان بن محمد الصعلوکی، ابوسہل ۱۳۷، ۱۳۸
محمد بن سیرین ۳۳، ۳۹، ۴۲، ۷۲، ۷۳

Marfat.com

محمد بن طاہر الوزیری ۲۷
محمد بن عبداللہ ۱۳۰
محمد بن عبداللہ بن اخی میمی ۴۳، ۴۴
محمد بن عبداللہ بن حمشاذ الشافعی، ابو منصور ۱۴۷
محمد بن عبداللہ الرازی ۲۱
محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن شاذان الرازی،
ابوبکر ۴۵، ۴۷، ۸۲، ۱۳۰
محمد بن عبدالحافظ ۱۰۲
محمد بن عبدالوھاب، ابو علی الثقفی ۱۰، ۱۰۳،
۱۰۴، ۱۳۸، ۱۴۵
محمد بن علی ۱۴۴
محمد بن علی الخشاب ۱۶، ۱۷
محمد بن فضل البلخی ۹۰
محمد بن واسع بن جابر الازدی ۴۵، ۴۸
محمد بن یعقوب الشیبانی ۱۸
محمد بن یعقوب، ابن یوسف ۱۰۲
محمد بن یوسف القطان ۲۰، ۲۱، ۲۲
محمد بن یحییٰ المزکی ۲۱
محبۃ (ابوسلیمان دارانی کی بہن) ۱۱۴
محمود محمد الطناحی ۹، ۱۱، ۲۶، ۲۷
محمود عابدی ۲۷
مرھا النصیبیۃ ۱۲۸
مریم البصریۃ ۳۶، ۵۰
مسدد ۷۰
مسدد بن قطن ۶۲، ۶۳، ۶۴
مسدد بن مسرہد ۷۸، ۸۱
مصطفیٰ عبدالقادر عطا ۱۱، ۲۶، ۲۷
مضغہ (ابوسلیمان دارانی کی بہن) ۴۳، ۱۱۴
معاذہ ۳۷، ۳۸، ۵۳، ۵۴، ۵۸، ۶۲، ۹۶، ۹۷
معمر بن راشد ۷۱
مفضل بن داؤد البغدادی ۹۳
مکی بن عبدان ۱۷
ملکہ بنت احمد بن حیویۃ ۱۴۱
ممتاز جہاں ۱۳
مہلب بن ابی صفرہ ۳۲، ۹۱
مہکی ۱۲
موسیٰ علیہ السلام، حضرت ۱۱۳
میمون ابن الاصبغ ۴۵
میمونہ ۱۳۰
مومنہ بنت بہلول ۳۶، ۵۲
مونسہ الصوفیہ ۱۰۲

ن

نورالدین شریبہ ۱۸، ۱۹، ۲۲
نسیبہ بنت سیلان ۳۸، ۵۶

و

وارث سہیل ۱۳

Marfat.com

وھطیہ ۱۲۸

ہارون الرشید، خلیفہ ۸۲
ہشام بن حسان الفردوسی، ابوعبداللہ ۲، ۷۳
ھشام بن عمار ۴۷
ہند بنت مہلب ۳۴، ۸۱

ی

یحییٰ بن بسطام ۵۸، ۶۳، ۷۰
یحییٰ بن معاذ ۱۰۴
یحییٰ بن معین ۲۲، ۳۷، ۵۶، ۵۸، ۷۰، ۷۷
یزید بن معاویہ ۵۴
یوسف بن اسباط الشیبانی ۳۸، ۵۶
یوسف بن حسین، ابو یعقوب الرازی ۸۲، ۸۳
یوسف بن عمر القواسؒ الزاہد ۶۶، ۶۷
یوسف القرضاوی ۳۴

۴۔ اسماء کتب

آداب التغازی ۲۵
آداب الصحبۃ وحسن العشیرہ ۲۴
آداب الصوفیہ ۲۴
آداب الفقر وشرائطہ ۲۴
الاخوہ والاخوات من الصوفیہ ۲۶
الاربعون فی اخلاق الصوفیہ ۲۴
الاصابہ فی احوال الصحابہ ۵۴
اعلام النساء ۳۲، ۴۶، ۴۹، ۵۱، ۵۲، ۶۴، ۶۷، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۸۷، ۱۱۰، ۱۲۱، ۱۳۱
الاغانی ۹
امثال القرآن ۲۵
الانس فی عیوب النفس ۲۴
الاستشہادات ۲۵
الاماء الشواعر ۲۶
البدایہ والنہایہ ۴۶
بیان احوال الصوفیہ ۲۴
البیان والتبیین ۵۴
بیان زلل الفقراء ومواجب آدابہم ۲۴
تاریخ الاسلام ۱۶، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۳۵، ۷۰، ۷۳، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۵، ۱۴۷
تاریخ اہل الصفۃ ۲۵
تاریخ بغداد ۲۷، ۲۸، ۴۰، ۴۷، ۴۸، ۵۸، ۵۹، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۸۹، ۹۴، ۱۰۸
تاریخ التراث العربی ۵۹
تاریخ خلیفہ ابن خیاط ۷۰
تاریخ دمشق ۴۷
تاریخ الصوفیہ ۲۵
تاریخ عثمان بن سعید الدارمی ۵۳
تاریخ نیشاپور ۱۵، ۱۹

Marfat.com

تاریخ یحییٰ بن معین ۲۰، ۲۲
تذکرۃ الاولیاء ۱۶، ۳۵، ۳۶
تلبیس ابلیس ۲۶، ۶۴
تہذیب التہذیب ۳۰، ۵۴
تہذیب الناسخ والمنسوخ فی القرآن ۲۴
جوامع آداب الصوفیہ ۲۵
حدیث السلمی ۲۵
حقائق التفسیر ۲۱، ۲۳
حلیۃ الاولیاء ۱۸، ۲۵، ۲۷، ۴۷، ۵۴، ۵۷، ۱۴۰
حکایات المشائخ ۶۷
خلاصہ تہذیب الکمال ۴۸
درجات المعاملات ۲۴
الدرالمنثور فی طبقات ربات الخدور ۴۶، ۶۴، ۸۵، ۸۷
ذکر النسوۃ الصوفیات المتعبدات ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۲۶، ۲۷، ۱۴۱
الرد علی اہل الکلام ۲۵
الرسالۃ القشیریۃ ۳۴، ۶۴، ۱۰۵
رسالہ ملامتیہ ۲۴
سلوک العارفین ۲۴
سنن الصوفیہ ۲۶
سوالات للدارقطنی عن احوال المشائخ ۱۸، ۲۵
سیاق التاریخ ۱۷
سیر اعلام النبلاء ۱۶، ۲۳، ۲۷، ۲۸، ۳۷، ۴۶، ۵۳، ۵۴، ۶۱، ۶۵، ۷۸، ۸۳
شذرات الذہب ۲۱، ۲۸، ۴۶، ۵۴، ۷۱، ۷۷، ۸۳
صفۃ الصوفیہ ۳۵، ۳۶، ۳۹، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۸، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۳۱، ۱۴۲
طبقات الاولیاء ۴۶، ۹۰، ۹۴
طبقات الشافعیہ ۲۲، ۲۸
طبقات الشعرانی ۵۴، ۶۴
طبقات الصوفیہ ۱۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۴۷، ۴۸، ۵۵، ۷۶، ۸۳، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۲، ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰
طبقات الصوفیہ (فارسی) ۱۲۲
الطبقات الکبریٰ ۳۰، ۳۷، ۳۹، ۵۳، ۷۲
العبر ۴۶، ۵۴
عیوب النفس ومداواتھا ۲۴
غلطات الصوفیہ ۲۴

Marfat.com

فتاوی ابن صلاح ۲۷
الفرق بین الشریعہ والحقیقۃ ۲۵
الفرق بین علم الشریعہ والحقیقۃ ۲۴
کتاب الرھبان ۵۸
کتاب الزہد ۲۵
کتاب الزہد و الرقائق ۵۹
کتاب الفوائد والزواھد والرقائق والمراثی ۶۷
کتاب السماع ۲۵
کتاب الصدق ۹۱
کتاب الطبقات ۳۷، ۵۵
کتاب الکرم والجود والسخا ۵۸
کتاب الکرم والجود وسخاء النفس ۵۹
کتاب الفتوۃ ۲۴
کشف الظنون ۲۵، ۲۶
اللمع ۱۸، ۳۴، ۸۶
محاضرات الابرار ۲۶
محن الصوفیہ ۲۵
محنۃ الامام الشافعی ۶۷
مختصر تاریخ دمشق ۷۳
مرأۃ الزمان ۲۵
مسائل وردت من مکہ ۲۴
مسألۃ درجات الصالحین ۲۴
مستدرک علی الصحیحین ۱۹
المصنف ۷۱
مقامات الاولیاء ۲۶
مقدمہ فی التصوف ۲۴
مناہج العارفین ۲۴
میزان الاعتدال ۴۷، ۵۶، ۹۶، ۱۱۳
النجوم الزاہرۃ ۴۰، ۴۶، ۸۵
نفحات الانس ۱۵، ۸۹، ۱۵۵
النور من کلمات ابی طیفور ۸۶
الوافی بالوفیات ۸۳
وصیۃ ۲۴

۵۔ مقامات

آذربائیجان ۸۹
اُبلہ ۳۹
اردبیل ۸۹
اصفہان ۲۷
انطاکیہ ۵۶
اہواز ۶۹
بخارا ۴۷
البرجلانیۃ ۵۹
بسطام ۸۶، ۱۲۴
بصرہ ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۵۰، ۵۸،
۶۰، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۲،
۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۸، ۱۲۱

Marfat.com

بغداد ۱۷، ۴۵، ۵۹، ٦٦، ٦۷، ۱۰۷، ۱۰۸،
۱۱۲، ۱۱۵، ۱۲۸
بلخ ۹۹
بیروت ۲۷، ۲۸
جبال ۸۳
حجاز ۱۷
حلب ۵٦
خراسان ۵۱، ۸۴، ۹۹، ۱۰٦، ۱۲۰، ۱۳٦
داغستان ۴۲
دامغان ۴۲، ۴۳، ۱۲۴، ۱۴۰، ۱۴۱
دمشق ۹، ۴۱، ۴۲، ۵۱، ۵۲، ۱۲۲، ۱۲۸
رے ۱۸، ۴۰، ۴۱، ۹۰
ریاض (سعودی عرب) ۲٦
سامراء ۵۸
سجستان ۵۴
سمرقند ۴۷، ۹۰
شام ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۷، ۷۴، ۷۵، ۸۲،
۸۷، ۱۰۲، ۱۲۷
شیخ الحدید ۵٦
صور ۱۲۷
طرزقوس ۱۴۰
طفاۃ ۳۳، ۸۰
عراق ۱۷، ۴۲، ۵۴، ۱۵۲
عکہ ۱۲۷
فرغانہ ۴۲
قاھرہ ۴۷
قطیعۃ الدقیق ۴۵
کربلا ۹
ماوراء النہر ۱۲، ۴۲
مرو ۱۷، ۱۱۳، ۱۱۵
مصر ۱۱۲، ۱۲۸
مکہ مکرمہ ۸۴، ۸۵، ۹۲، ۱۳٦
نوقابذ ۱۲۴
نہاوند ۱۵۲
نئی دہلی ۱۳
نیشاپور ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۲۰، ۴۷، ۹۲، ۱۰۳، ۱۰۴،
۱۲۳، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۴، ۱۴۵،
۱۴٦، ۱۴۷، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۵
ہرات ۱۴٦
ہمدان ۱۷
یمن ۱۷

Marfat.com

ادارہ کی چند اہم مطبوعات

بداية المجتهد ونهاية المقتصد	ابن رشد رمترجم ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی	1300
قرآن مجید بحیثیت ماخذ سیرت	مولانا عمر اسلم اصلاحی	460
مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن	پروفیسر اختر اداسع	220
تفسیر اور اصول تفسیر	فیصل احمد ندوی	340
تاریخ ارض القرآن	علامہ سید سلیمان ندوی	560
قرآن مجید کی تفاسیر یں چودہ سو برس میں		560
شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی قرآنی خدمات	پروفیسر محمد یسین مظہر صدیقی	360
قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ	ڈاکٹر شکیل اوج	360
برصغیر میں مطالعہ قرآن	ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی	320
اسلام یہ ہے (علامہ محمد غزالی)	ترجمہ: ابومسعود اظہر ندوی	360
محمد ﷺ سب کے لیے	غطریف شہباز ندوی	560
سیرت نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ	ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی	350
تذکرۃ المحدثین (3 جلد)	مولانا ضیاالدین اصلاحی	1600
اسلام اور جدید فکری مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	480
جرح وتعدیل	ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحق	600
رہبر تخریج حدیث	ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحق	240
تاریخ تحفظ سنت اور خدمات محدثین	ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحق	680
فقہ اسلامی (تعارف اور تاریخ)	پروفیسر اختر الواسع	340
دین رحمت	شاہ معین الدین ندوی	360
مختصر تاریخ خلافت اسلامیہ	مولانا عبدالقدوس ہاشمی	380
اسلامی فقہ کے اصول مبادی	ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی	300
معلم لغۃ القرآن (نیا ایڈیشن)	سید اعجاز حیدر	300
تعدیل رجال بخاری	مولانا حبیب الرحمن الاعظمی	340
عصر حاضر کی نفسیاتی الجھنیں اور ان کا اسلامی حل	مولانا سلطان احمد اصلاحی	260

Marfat.com

جو سر بہ سر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

قرآن مجید کی روشنی میں سیرتِ رسول اور حیاتِ رسول پر ایک منفرد، محققانہ اور مدلل کاوش

حیات رسول امی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: خالد مسعودؒ تلمیذ: مولانا امین احسن اصلاحیؒ

قرآن میں منصب رسالت کے تقاضوں اور پیغمبرؐ کی سرگزشتِ انذار کی پیروی میں لکھی گئی

حیات و سیرت رسول

مصنف کا دعویٰ ہے کہ "قارئین اس کتاب کو ہر اعتبار سے سیرت کی دوسری کتابوں سے مختلف پائیں گے"

صفحات: 600 بڑا سائز: 8/20x30 مضبوط اور خوبصورت جلد قیمت: 700 روپے

اسلامی فقہ پر علامہ ابن رشد کی شہرہ آفاق کتاب

بداية المجتهد ونهاية المقتصد

{ مجتہدین کی بنیادی اور طلبہ کی آخری کتاب }

❖ دورِ قدیم میں طرزِ جدید پر لکھی جانے والی فقہ کی پہلی کتاب۔

❖ تمام مکاتبِ فکر کی آراء کو قرآن و سنت اور عقلِ عامہ سے استدلال کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

❖ نہایت مختصر مگر پوری جامعیت کے ساتھ فقہی مسائل کے درج ذیل تمام پہلوؤں کو سمیٹتی ہے:

مسئلہ کی نوعیت ----- نصوص ----- استدلال ----- امت کا اجماع ----- فقہا کے اختلافات و اتفاقات

نصوص کے معنوی احتمالات ----- نصوص کی صحت اور ضعف ----- اور ان پر صاحبِ تصنیف کا اپنا فیصلہ

اساتذہ و طلبہ اور عام قارئین کے لیے انمول کتاب

صفحات: 1240 مضبوط، خوبصورت جلد قیمت: 1300 روپے

رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ 54000 فون: 7231119 موبائل: 0321-4021415

Marfat.com

تذکرہ خواتین صوفیاء

مصنف

ابو عبدالرحمان السلمی

ترجمہ وتحقیق

ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاوری

297.69
ا 1575 ت
160208

Marfat.com